e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 332 Friday , September 04 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۳۳۲) لکھنؤ، بروز جمعہ ۴-ستمبر ۲۰۲۶ء، مطابق ۲۱ ربیع الاول ۱۴۴۸ھ صفحات-۸

حکومت مفرور چوکسی کو ہندوستان لانے کیلئے پر عزم: وزارت خارجہ

نئی دہلی، 3 ستمبر (یو این آئی) وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ حکومت پنجاب نیشنل بینک کے 13,500 کروڑ روپے کے قرض فراڈ کیس میں مفرور میہول چوکسی کی حوالگی اور ہندوستان واپس لانے کے لیے پر عزم ہے۔ حکومت نے واضح کیا ہے کہ میہول چوکسی کو قانون اور انصاف کا سامنا کرنا ہوگا۔ جمعرات کو یہاں بیلجیئم کے وزیر اعظم کے ساتھ وزیر اعظم نریندر مودی کی بات چیت کے دوران یہ مسئلہ اٹھائے جانے کے بارے میں پوچھے جانے پر وزارت خارجہ میں سکریٹری (مغرب) سبی جارج نے کہا کہ ہندوستان نے کچھ عرصہ قبل میہول چوکسی کی حوالگی کی درخواست کی تھی۔ اسے گزشتہ سال اپریل میں بیلجیئم میں گرفتار کیا گیا تھا اور تب سے وہ بیلجیئم کی جیل میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندستان اس بات کو یقینی بنانے کے لیے پر عزم ہے کہ مفرور افراد کو ہندستان واپس لایا جائے تا کہ وہ قانون اور انصاف کا سامنا کر سکیں۔

مختار انصاری کے چچازاد بھائی منصور کو راحت، سبھی دکانیں ریلیز

لکھنؤ۔مختار انصاری کے چچا زاد بھائی منصور انصاری نے گزشتہ شب اس وقت راحت کی سانس لی جب ضلع انتظامیہ نے ان کی قرق کی گئی سبھی دکانوں کو ریلیز کر دیا۔ الہ آباد ہائی کورٹ کے حکم کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کارروائی کی گئی ہے۔ گزشتہ شب تقریباً 8 بجے محمد آباد کے تحصیل دار موقع پر پہنچے اور تمام دکانوں کو ریلیز کرتے ہوئے سبھی کاغذات اور دکانوں کی چابیاں منصور انصاری کے حوالے کر دیں۔ ہائی کورٹ نے کئی دن پہلے ہی منصور انصاری کی قرق کی گئی جائیداد کو ریلیز کرنے کا حکم صادر کیا تھا۔ اس کے بعد ریلیز کا حکم لے کر منصور انصاری نے اس وقت کے ضلع مجسٹریٹ اویناش کمار سے ملاقات بھی کی، لیکن ان کی جائیداد ریلیز نہیں ہو پائی تھی۔ بدھ کو ضلع انتظامیہ نے اس تعلق سے کارروائی کرتے ہوئے ان کی تمام دکانوں کو ریلیز کر دیا۔ گزشتہ شب ہی محمد آباد کے تحصیل دار وہاں پہنچے اور تمام دکانوں کو ریلیز کرتے ہوئے کاغذات منصور انصاری کے حوالے کر دیے۔

ہند-بیلجیئم کا دہشت گردی کی ہر شکل کے خاتمے کے عزم کا اعادہ

دفاع، صاف ستھری توانائی، سیمی کنڈکٹر، فن ٹیک اور اہم معدنیات سمیت متعدد شعبوں میں تعاون بڑھانے پر اتفاق، آئندہ 5 سال میں دوطرفہ تجارت دگنا کرنے کا ہدف: پی ایم مودی

نئی دہلی (ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ گزشتہ ایک دہائی میں ہندوستان اور بیلجیئم کی شراکت داری میں نئی رفتار آئی ہے اور دونوں ممالک کے درمیان تعاون روایتی شعبوں سے آگے بڑھ کر دفاع اور صاف ستھری توانائی جیسے اسٹریٹجک شعبوں تک پہنچ گیا ہے جسے آگے بڑھاتے ہوئے دونوں ممالک نے اگلے پانچ سال میں دوطرفہ تجارت کو دگنا کرنے کا ہدف رکھا ہے۔ مسٹر مودی نے ہندوستان-یوروپی یونین آزاد تجارتی معاہدے کو تاریخی قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے اقتصادی تعلقات کے لیے نئے مواقع کھلے ہیں۔ بیلجیئم کی کمپنیوں کے لیے ہندوستان میں سرمایہ کاری فاسٹ ٹریک نظام بنایا گیا ہے اور ہندوستان-بیلجیئم تجارتی فورم کو باقاعدہ نظام بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مسٹر مودی نے ہندوستان کے دورے پر آئے بیلجیئم کے وزیر اعظم بارٹ ڈی ویور سے جمعرات کو یہاں دوطرفہ بات چیت کی۔ بات چیت کے بعد مسٹر مودی نے مشترکہ پریس بیان میں کہا کہ دونوں ممالک کے تعلقات میں گزشتہ ایک دہائی میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے اور آج کی گفتگو سے دونوں ممالک کے تعلقات میں نیا باب جڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعاون اب روایتی شعبوں سے آگے بڑھ کر دفاع اور صاف ستھری توانائی جیسے حکمت اسٹریٹجک شعبوں تک پہنچ گیا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ پہلی جنگ عظیم کے دوران بیلجیئم میں ہزاروں ہندوستانی فوجیوں کی شجاعت اور قربانی دونوں ممالک کی مشترکہ یادداشت کا اہم حصہ ہے۔ جمہوری اقدار، مارکیٹ معیشت اور گہرے عوامی تعلقات ہندوستان اور بیلجیئم کو فطری شراکت دار بناتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک زور آور ٹینک جیسے جدید دفاعی سامان پر مل کر کام کر رہے ہیں۔ آندھرا پردیش کے کاکیناڈا میں دنیا کے سب سے بڑے گرین امونیا پروجیکٹوں میں سے ایک کو تیار کیا جا رہا ہے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ چیلنجنگ عالمی ماحول کے باوجود ہندوستانی معیشت نے اپنی رفتار برقرار رکھی ہے اور گزشتہ سہ ماہی میں اس میں 7.8 فیصد کی نمو درج کی گئی ہے۔ ہندوستان-یوروپی یونین آزاد تجارتی معاہدے کو انہوں نے تاریخی قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے اقتصادی تعلقات کے لیے نئے مواقع کھلے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بیلجیئم کی کمپنیوں کے لیے ہندوستان میں سرمایہ کاری فاسٹ ٹریک نظام بنایا گیا ہے اور ہندوستان-بیلجیئم تجارتی فورم کو باقاعدہ نظام بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ دونوں ممالک کے مالیاتی، فن ٹیک اور ریگولیٹری اداروں کے درمیان ہم آہنگی کو بڑھایا جائے گا۔ ان پہلوں کے ذریعے اگلے 5 سال میں دوطرفہ تجارت کو دگنا کرنے کا ہدف ہے۔ دفاعی اور سلامتی تعاون کو تعلقات کا اہم ستون قرار دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان فوجی تبادلے اور تربیت کے تعاون کو بڑھانے پر اتفاق ہوا ہے۔ حکومتوں اور دفاعی صنعتوں کے درمیان ہوئے معاہدوں سے دفاعی شعبے میں مشترکہ ترقی اور مشترکہ پیداوار کے نئے مواقع کھلیں گے۔ خفیہ معلومات کا تبادلہ اور جرائم کے خلاف تعاون کو بھی مضبوط کیا جائے گا۔ مسٹر مودی نے کہا کہ قابل تجدید توانائی پر ہوئے مفاہمت نامے سے پائیدار ترقی کے شعبے میں تعاون کو رفتار ملے گی۔ اہم معدنیات کی پروسیسنگ اور ری سائیکلنگ میں تعاون بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ سیمی کنڈکٹر شعبے میں بیلجیئم کی مہارت اور ہندوستان کے پیمانے کو ایک دوسرے کا مددگار بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بیلجیئم کے آئی ایم ای سی ادارے کو ہندوستان کے سیمی کنڈکٹر ایکو سسٹم سے جوڑنے کے لیے دونوں ممالک مل کر کام کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک نے اسٹارٹ اپس کے درمیان رابطہ مضبوط کرنے اور سمندری شعبے میں صلاحیت سازی کو بڑھانے پر اتفاق کیا ہے۔ یونیورسٹی اور تحقیقاتی تعاون کو مضبوط کیا جائے گا اور صلاحیتوں کی نقل و حمل کے لیے جلد ہی ایمیگریشن شراکت داری کا معاہدہ کیا جائے گا۔ علاقائی اور عالمی پیش رفت گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان اور بیلجیئم قانون کی حکمرانی، بات چیت اور سفارت کاری پر یقین رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یوکرین اور مغربی ایشیا میں تنازع کو جلد ختم کرنے اور امن کی تمام کوششوں کی دونوں ممالک حمایت کرتے ہیں۔ دہشت گردی کی ہر شکل کو جڑ سے ختم کرنا دونوں ممالک کا مشترکہ عزم ہے۔ انہوں نے کہا،" یوکرین ہو یا مغربی ایشیا ہم تنازع کی جلد منسوخی اور امن کی تمام کوششوں کی حمایت کرتے ہیں۔ اور دہشت گردی کی ہر شکل کو جڑ سے ختم کرنا ہماری مشترکہ عہد بستگی ہے۔ وزیر اعظم نے گزشتہ ماہ بیلجیئم اور نیدرلینڈز کی جانب سے مشترکہ طور پر ہاکی ورلڈ کپ کی میزبانی کا ذکر کرتے ہوئے ایونٹ کے لیے مبارکباد دی اور ہندوستانی کھلاڑیوں کی محنت اور کارکردگی کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ ہیرے کے کاروبار نے ہندوستان اور بیلجیئم کو طویل عرصے سے جوڑا ہے اور دونوں ممالک اس تاریخی لگاؤ کو وسیع تر شراکت داری کی نئی شکل دے رہے ہیں۔

'قانون کے طلباء کے خلاف بار کونسل ایکشن نہیں لے سکتا'

لاء یونیورسٹیوں کی تقریبات میں چیف جسٹس کو مدعو کرنے کی مخالفت کے بعد طلبہ کا اندراج روک دیا گیا تھا

نئی دہلی، 3 ستمبر (یو این آئی) سپریم کورٹ نے جمعرات کو کہا کہ بار کونسل آف انڈیا (بی سی آئی) کو قانون کے طلباء کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کا اختیار نہیں۔ عدالت نے کہا کہ یہ اختیار یونیورسٹی یا تعلیمی ادارے کے پاس ہے، جہاں طلباء کا داخلہ ہوتا ہے اور اس قانونی ادارے کی کسی شخص پر ریگولیٹری اتھارٹی تب شروع ہوتی ہے جب قانون کی تعلیم حاصل کرنے والا شخص بطور وکیل رجسٹرڈ ہوتا ہے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جویمالیہ باگچی اور وی موہنا کی بنچ نے کہا کہ ایڈووکیٹس ایکٹ 1961، جس کے تحت بی سی آئی کی تشکیل کی گئی تھی، اسے قانون کے طلباء کے خلاف تادیبی کارروائی شروع کرنے کا کوئی واضح یا مضمر اختیار نہیں دیتا ہے۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ بی سی آئی نے نیشنل اکیڈمی آف لیگل اسٹڈیز اینڈ ریسرچ (نلسار)، حیدرآباد کے 2026 بیچ کے طلباء کے خلاف اپنا سرکلر پہلے ہی واپس لے لیا ہے، عدالت نے کیس کو بند کر دیا۔

عدالت نے بی سی آئی کو نلسار یا کسی دوسری نیشنل لاء یونیورسٹی کے طلباء یا فیکلٹی کے خلاف کسی بھی طرح کی تعزیری کارروائی کرنے سے روکنے کے اپنے پہلے حکم کی بھی توثیق کی۔ بنچ نے کہا کہ اگرچہ بی سی آئی قانونی فریم ورک اور قابل اطلاق قوانین کے اندر قانونی تعلیم کے معیارات کو ترتیب دے سکتا ہے اور نافذ کر سکتا ہے، تاہم طلباء پر تادیبی کنٹرول ان کی متعلقہ یونیورسٹی یا تعلیمی ادارے کے پاس رہتا ہے۔ سی جے آئی نے کہا کہ جہاں تک قانون کے طلباء کے طرز عمل کا تعلق ہے بی سی آئی کے پاس نہ تو دائرہ اختیار ہے اور نہ ہی قانونی اہلیت۔ انہوں نے کہا کہ کسی شخص کو بطور وکیل ریگولیٹ کرنے میں اس کا کردار اس وقت شروع ہوتا ہے جب طالب علم ڈگری حاصل کر لیتا ہے اور قانونی فرم میں رجسٹرڈ ہوتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی نشاندہی کی کہ نلسار کے زیر بحث طلباء میں سے کسی نے بھی بطور وکیل رجسٹر نہیں کیا تھا۔ جسٹس باگچی نے قانونی مطالعہ اور بطور وکیل رجسٹریشن کے بعد کی جانے والی تحقیقات کے دوران تادیبی کنٹرول کے درمیان فرق کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہاں تک کہ اگر کسی طالب علم کا رویہ غیر اخلاقی یا نامناسب تھا، تب بھی یہ طالب علم کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کا تعین کرے کہ آیا قانونی تعلیم کو جاری رکھنا ہے۔ جسٹس باگچی نے کہا کہ بی سی آئی رجسٹریشن کے وقت یہ جانچ سکتا ہے کہ آیا کوئی قانون گریجویٹ وکیل بننے کے لیے مقررہ شرائط کو پورا کرتا ہے، لیکن یہ ایسی پیشگی شرط نہیں لگا سکتا جو ڈگری حاصل کرنے کے بعد کسی طالب علم کو رجسٹریشن سے روکے۔ تنازعہ اس وقت شروع ہوا جب نلسار طلباء نے جسٹس سوریہ کانت کو اپنے کانووکیشن میں بطور مہمان خصوصی مدعو کیے جانے کے خلاف احتجاج کیا۔ اس کے بعد، بی سی آئی نے ایک سرکلر جاری کیا جس میں نلسار کے 2026 بیچ کے لاء گریجویٹس کو وکلاء کے طور پر رجسٹر کرنے سے روک دیا گیا اور احتجاج کے پیچھے لوگوں کی تحقیقات کا حکم دیا۔ رجسٹریشن کی معطلی چند گھنٹوں کے اندر واپس لے لی گئی، حالاں کہ بی سی آئی کی جانب سے شروع کی گئی تحقیقات جاری تھیں۔

یوپی میں سیلاب کی صورتحال سنگین، 3 افراد جاں بحق

16784 افراد محفوظ مقامات پر منتقل، اتر پردیش کے 23 اضلاع میں سیلاب کا اثر برقرار

لکھنؤ: اتر پردیش کے کئی حصوں میں سیلابی صورتِ حال اور گنگا سمیت مختلف دریاؤں کے بڑھتے ہوئے پانی نے انتظامیہ کی تشویش میں اضافہ کر دیا ہے۔ وارانسی میں گنگا کی سطح وارننگ لیول سے تجاوز کر گئی ہے، جبکہ غازی پور میں دریا خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہا ہے۔ مرکزی آبی کمیشن کے مطابق وارانسی کے راج گھاٹ گیج سائٹ پر جمعرات کی صبح 6 بجے گنگا کا پانی 70.54 میٹر ریکارڈ کیا گیا، جو وارننگ لیول 70.262 میٹر سے زیادہ ہے۔ پانی کی سطح میں ہر گھنٹے تقریباً 2 سینٹی میٹر کی رفتار سے اضافہ ہو رہا ہے۔ راج گھاٹ پر گنگا کا خطرے کا نشان 71.262 میٹر ہے، جبکہ اب تک کی بلند ترین سیلابی سطح 73.901 میٹر درج کی گئی ہے۔ گنگا کے بڑھتے پانی کے باعث وارانسی کے کئی گھاٹ اور نشیبی علاقے زیر آب آ گئے ہیں۔ ضلعی انتظامیہ متاثرہ علاقوں میں صورتِ حال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے اور لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کے لیے انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ وارانسی کے پولیس کمشنر موہت اگروال اور ضلع مجسٹریٹ ستیندر کمار نے منگل کو سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ افسران نے این ڈی آر ایف کی کشتی کے ذریعے نمو گھاٹ سے سفر کرتے ہوئے سالار پور، سرائیا، کونیا، پل کوہنا، ڈھیلوریا اور سرائے موہانا سمیت مختلف علاقوں کا معائنہ کیا۔ انہوں نے متاثرہ لوگوں سے ملاقات کر کے انہیں ہر ممکن انتظامی مدد کی یقین دہانی کرائی۔ ضلع مجسٹریٹ نے حکام کو ہائی الرٹ رہنے اور متاثرہ علاقوں کی مسلسل نگرانی کی ہدایت دی۔ انہوں نے ضرورت پڑنے پر لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کے لیے پیشگی انتظامات، کشتیوں اور دیگر امدادی وسائل کی دستیابی یقینی بنانے کو کہا۔ پولیس اور این ڈی آر ایف اہلکاروں کو بھی ہنگامی صورتِ حال میں فوری کارروائی اور مسلسل نگرانی کی ہدایت دی گئی ہے۔ سیلاب متاثرین کے لیے قائم ریلیف کیمپوں میں خوراک، پینے کا پانی، بجلی، روشنی، صفائی، طبی سہولیات اور سیکیورٹی کا جائزہ بھی لیا گیا۔ بچوں، خواتین اور بزرگوں پر خصوصی توجہ دینے کی ہدایت کی گئی ہے۔ طبی ٹیموں کو باقاعدگی سے صحت کا معائنہ کرنے اور ضروری ادویات دستیاب رکھنے کو کہا گیا ہے۔ دوسری جانب ریاست کے مجموعی سیلابی منظرنامے کے مطابق اب تک 35 اضلاع متاثر ہوئے ہیں، جبکہ فی الحال 23 اضلاع میں سیلاب کا اثر برقرار ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 16,784 افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا جا چکا ہے۔

سیلاب کی تباہی کے وقت ڈبل انجن کی سرکار متاثرین کے ساتھ کھڑی ہے

سی ایم یوگی نے فرخ آباد کے سیلاب متاثرہ علاقوں کا فضائی سروے کیا، متاثرین کو امدادی سامان، نقد رقم اور زمین کے پٹے تقسیم

فرخ آباد۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے جمعرات کو کہا کہ فرخ آباد کے سیلاب متاثرہ گاؤں کے لوگوں کے ساتھ اس قدرتی آفات کی اس گھڑی میں ڈبل انجن کی سرکار پوری مضبوطی کے ساتھ کھڑی ہے۔ انہوں نے سیلاب متاثرہ ایک ہزار خاندانوں میں راحت سے متعلق امدادی سامان تقسیم کیا۔ وزیر اعلیٰ نے ضلع کے سیلاب متاثرہ علاقوں کا فضائی سروے کرنے کے بعد فتح گڑھ میں واقع پولیس لائن پریڈ گراؤنڈ میں منعقدہ سیلاب راحت پروگرام میں شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ عوامی نمائندوں کے ذریعے مسلسل راحتی سامان متاثرین تک پہنچایا جا رہا ہے اور راحتی کیمپوں میں بچوں کی تعلیم کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

مسٹر یوگی نے گنگا کے کنارے رہنے والے سیلاب متاثرین کو یقین دلایا کہ حکومت سیلاب کے مسئلے کا مستقل حل تلاش کرنے کے لیے پشتے تعمیر کرنے کی سمت کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسانوں کی فصلوں کو نقصان کا معاوضہ بھی دلایا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ گنے کے کسانوں کو بروقت ادائیگی یقینی بنانے کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جا رہا ہے، جبکہ آلو کے کسانوں کی سہولت کے لیے آگرہ میں بین الاقوامی مرکز قائم کیا جا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ فرخ آباد میں گنگا ایکسپریس وے کا لنک بنایا جا رہا ہے، جس سے ضلع کی ترقی کو رفتار ملے گی۔ سماج وادی پارٹی پر تنقید کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اب نظام بدل چکا ہے اور سرکاری ملازمتوں میں گڑبڑی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں تقریباً 50 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری متوقع ہے، جس سے روزگار کے مواقع بڑھیں گے۔ یوگی نے بتایا کہ 'مہارانی لکشمی بائی اسکوٹی یوجنا' کے تحت 50 ہزار طالبات کو اسکوٹی فراہم کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آؤٹ سورسنگ ملازمین کا اعزازیہ بڑھا کر 20 ہزار روپے کیا جائے گا اور رقم براہ راست ان کے بینک کھاتوں میں بھیجی جائے گی، تا کہ بچولیوں کی ضرورت نہ رہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ فرخ آباد کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں ہونے دی جائے گی اور نوجوانوں کے روزگار کے معاملے میں کسی قسم کی لاپرواہی برداشت نہیں کی جائے گی۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاستی حکومت نے اساتذہ کے لیے بھی اہم اقدامات کیے ہیں۔ بنیادی تعلیم سے اعلیٰ تعلیم تک، یونیورسٹیوں کے اساتذہ، غیر تدریسی ملازمین، شکشا متروں اور انسٹرکٹرز کو کیش لیس طبی سہولت سمیت مختلف سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ اساتذہ بلاخوف بچوں کی زندگی اور مستقبل سنوارنے میں اپنی پوری توانائی صرف کر سکیں۔ اس موقع پر قانون ساز کونسل کے رکن پرانشو دت دویدی، رکن اسمبلی میجر سنیل دت دویدی، سشیل کمار شکلا، ناگیندر سنگھ راٹھور، ڈاکٹر سُربی سمیت دیگر معزز شخصیات موجود تھیں۔

ستیندر جین کو اے سی بی کیس میں راحت، ملی ضمانت

نئی دہلی: عام آدمی پارٹی (عآپ) کے رہنما اور دہلی کے سابق وزیر ستیندر جین کو سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ منصوبوں کی ٹینڈرنگ میں مبینہ بے ضابطگیوں سے متعلق کیس میں جمعرات کو راؤز ایونیو کورٹ سے ضمانت مل گئی۔ خصوصی جج (انسدادِ بدعنوانی قانون) دگ وِنے سنگھ نے ستیندر جین کو 2 لاکھ روپے کے مچلکہ اور اتنی ہی رقم کے دو ضمانتی مچلکوں پر ضمانت دی۔ ستیندر جین کو دہلی کے اے سی بی نے 18 اگست کو گرفتار کیا تھا۔ ان کے خلاف دہلی جل بورڈ (ڈی جے بی) کے سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس کو اپ گریڈ کرنے کے منصوبوں کے لیے ٹینڈرنگ کے عمل میں مبینہ بے ضابطگیوں کے معاملے میں کارروائی کی گئی تھی۔ یہ مقدمہ مئی 2024 میں ڈائریکٹوریٹ آف ویجیلنس کی شکایت کے بعد درج کیا گیا تھا۔ کیس میں دہلی جل بورڈ کے سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس کو اپ گریڈ کرنے سے متعلق ٹھیکوں میں ٹینڈر کی شرائط میں ہیر پھیر، مجرمانہ سازش اور رشوت کی مشتبہ ادائیگیوں کے الزامات شامل ہیں۔ ستیندر جین کے خلاف انسدادِ بدعنوانی قانون اور انڈین پینل کوڈ کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

ڈرائیونگ لائسنس کے لیے گریڈڈ پوائنٹ سسٹم پر غور، ڈرائیور کی ہر غلطی پر کٹیں گے پوائنٹس

نئی دہلی (یو این آئی) حکومت ڈرائیونگ لائسنس کے لیے گریڈڈ پوائنٹ سسٹم پر غور کر رہی ہے جس کے تحت ڈرائیور کی ہر غلطی پر اس کے پوائنٹس کٹیں گے اور ایک مقررہ حد سے کم پوائنٹس ہونے پر لائسنس کی معطلی یا اسے منسوخ کرنے کا بھی بندوبست ہوگا۔ سڑک ٹرانسپورٹ کے مرکزی وزیر نتن گڈکری نے یہاں گاڑی بنانے والی کمپنیوں کی تنظیم سیام کے 66 ویں سالانہ اجلاس میں ایک بحث کے دوران کہا کہ ملک میں سڑک حادثات ملک کے سامنے ایک بڑا مسئلہ ہیں۔ ملک میں ہر سال تقریباً پانچ لاکھ سڑک حادثات ہوتے ہیں، جن میں سے تقریباً 1.20 لاکھ لوگوں کی جان چلی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈرائیور کا رویہ اس میں ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اسے کنٹرول کرنے کے لیے حکومت کئی اقدامات کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا، میری وزارت ڈرائیونگ لائسنس اور گاڑی کی رجسٹریشن سرٹیفکٹ میں گریڈڈ پوائنٹ سسٹم نافذ کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔" مسٹر گڈکری نے بتایا کہ ہر ٹریفک قانون کی خلاف ورزی پر ڈرائیونگ لائسنس سے کچھ پوائنٹس کاٹے جائیں گے۔ جب پوائنٹس ایک مقررہ حد سے نیچے رہ جائیں گے، تو ڈرائیونگ لائسنس کو معطل کیا جا سکتا ہے اور آگے چل کر اسے منسوخ بھی کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلسل غلطیاں کرنے والوں کو یہ کہہ کر نہیں چھوڑا جا سکتا کہ وہ غلطیوں سے سیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، "ہمیں کہیں نہ کہیں ان لوگوں کی حوصلہ شکنی کرنی ہوگی، جو عوام کی صحت اور عوامی سلامتی (کو نقصان پہنچانے) کے ذمہ دار ہیں۔" مرکزی وزیر نے کہا کہ اس پالیسی کے پیچھے بنیادی اصول یہی ہے کہ جن لوگوں کا ڈرائیونگ ریکارڈ اچھا ہوگا، انہیں انشورنس کمپنیوں یا دیگر اداروں کی طرف سے ترغیب اور دوسرے فائدے دیے جا سکتے ہیں۔ وہیں، جو لوگ بار بار اور عادت کے طور پر ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں، ان کے لیے سزا کا بندوبست ہوگا۔

ہلدوانی میں مبینہ 'شُدھی کرن' معاملہ

25 دن بعد بھی ایف آئی آر نہ ہونے پر کانگریس صدر کا نڈا کو خط

'شدھی کرن' کے شرمناک معاملے پر نریندر مودی اور امت شاہ دونوں خاموش بیٹھے ہیں: ملکارجن کھڑگے

ملکارجن کھرگے نے کہا، معاملے میں اگر ایف آئی آر درج نہیں ہوتی ہے تو راجیہ سبھا کے چیئرمین سی پی رادھا کرشنن کو خط لکھ کر معاملے میں مداخلت کرنے کا مطالبہ کریں گے

نئی دہلی (ایجنسی) اتراکھنڈ کے ہلدوانی میں ریلی کے بعد 'شدھی کرن' کے معاملہ پر وہیں دوسری جانب کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے پریس کانفرنس کر مودی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "میں نے کل راجیہ سبھا کے قائد ایوان جے پی نڈا کو خط لکھ کر یاد دلایا کہ 25 روز کے بعد بھی ہلدوانی کے شرمناک واقعہ پر حکومت نے کوئی کارروائی نہیں کی ہے۔ اس کے برعکس حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی کے خلاف کارروائی کر دی گئی ہے، کیونکہ انہوں نے شدھی کرن کے شرمناک واقعہ پر پریس کانفرنس کر آواز اٹھائی تھی۔ یہ کارروائی بہت عجیب ہے، کیونکہ راہل گاندھی مسلسل سماج کے ہر طبقہ کی آواز اٹھاتے رہے ہیں لیکن بی جے پی یہ سب کر کے ہماری پارٹی کو ڈرا نہیں سکتی۔"

ملکارجن کھڑگے نے 'شدھی کرن' کے حوالے سے مزید کہا کہ "آج اس واقعہ کا تعلق صرف مجھ سے نہیں بلکہ ملک کے دلت طبقہ سے ہے۔ بی جے پی باتیں تو بڑی بڑی کرتی ہے لیکن وہ متاثرین کی آواز اٹھانے والے کو ہی دبانے کی کوشش کرتی ہے۔ میرا بی جے پی سے صرف یہی کہنا ہے کہ ملک کے لوگوں کو ذات اور مذہب کی بنیاد پر تقسیم کرنا بند کرو، یہ ملک کے لیے ٹھیک نہیں ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "13 اگست 2026 کو راجیہ سبھا میں میں نے ہلدوانی معاملہ پر بات رکھی تھی۔ اس پر جے پی نڈا نے کہا تھا کہ اس کی تحقیقات ہوگی اور جو بھی قصوروار پایا جائے گا، اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ چیئرمین صاحب نے بھی اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا تھا کہ ایسے واقعات کو سنجیدگی سے لیا جانا چاہیے۔"

ملکارجن کھڑگے کے مطابق ہلدوانی کا واقعہ سیدھے طور پر چھوا چھوت کا معاملہ ہے۔ ہلدوانی میں 'شدھی کرن' کر کے دلتوں کو پیغام دیا گیا کہ ہم اعلیٰ ہیں اور وہ نیچی ذات کے ہیں، اس لیے 'شدھی کرن' کیا گیا۔ بابا صاحب امبیڈکر نے سالوں قبل مہاڑ تحریک چلائی تھی، کیونکہ اس وقت دلتوں کو ذات پر مبنی امتیاز کے باعث پانی پینے اور اس کے استعمال سے محروم رکھا جاتا تھا۔ اسی کو مد نظر رکھتے ہوئے بابا صاحب امبیڈکر نے آئین میں آرٹیکل 17 شامل کیا، تا کہ چھوا چھوت کو ختم کیا جا سکے۔ بی جے پی حکومت کی آنکھوں کے سامنے ہلدوانی میں 'شدھی کرن' کا واقعہ پیش آیا اور اس پر کوئی ایکشن نہیں لیا گیا تو سوچیے ملک کے باقی حصوں میں کیا ہوتا ہوگا۔

کانگریس صدر کا کہنا ہے کہ "پورے ملک نے ہلدوانی میں ہوئے 'شدھی کرن' کی تصاویر دیکھی ہیں، اس کے باوجود اتراکھنڈ کے وزیر اعلیٰ کہہ رہے ہیں کہ وہاں کچھ بھی نہیں ہوا۔ دوسری جانب جب راہل گاندھی دلتوں کے حقوق کی بات کرتے ہیں تو ان کے خلاف ایف آئی آر درج کر دی جاتی ہے۔" ان کے مطابق راہل گاندھی کو صرف ملک کے لوگوں کی فکر ہے۔ اگر اس کے لیے کوئی انہیں سزا دینا چاہتا ہے تو ہم اس کے خلاف مضبوطی سے لڑائی لڑیں گے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "میں ملک کے لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ راہل گاندھی اور ان کے اصولوں کے ساتھ کھڑے ہوں، کیونکہ بی جے پی ہر مسئلے کو سیاسی پولرائزیشن کا رنگ دے رہی ہے۔"

آئینی عہدے داروں کے قبل از وقت استعفیٰ پر سپریم کورٹ سخت، مرکز سے جواب طلب

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے آئینی عہدوں پر فائز افراد کی مدتِ کار مکمل ہونے سے قبل استعفیٰ دینے کے معاملے پر مرکز سے جواب طلب کیا ہے۔ عدالت میں دائر مفادِ عامہ کی عرضی میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ایسے آئینی عہدے دار، جو مبینہ طور پر عہدے سے ہٹائے جانے کی کارروائی سے بچنے کے لیے اپنی مدت مکمل ہونے سے پہلے استعفیٰ دے دیتے ہیں، انہیں استعفے کے بعد ملنے والے الاؤنس، سہولتیں اور دیگر فوائد سے محروم کیا جائے۔ چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت کی سربراہی میں جسٹس جوئے مالیا باگچی اور جسٹس وی۔ موہنا کی بنچ نے جمعرات کو مرکزی حکومت کو نوٹس جاری کیا۔ عدالت نے معاملے کی اگلی سماعت 17 ستمبر کو مقرر کی ہے۔ ممبئی کے رہائشی درخواست گزار پرتیک ویرا نے وکیل سنگرام سنگھ آر۔ بھونسلے کے ذریعے یہ مفادِ عامہ کی عرضی دائر کی ہے۔ عرضی میں اعلیٰ آئینی عہدوں پر فائز افراد کے مدتِ کار مکمل ہونے سے پہلے استعفیٰ دینے سے متعلق ایک وسیع تر آئینی سوال اٹھایا گیا ہے۔ عرضی گزار کا کہنا ہے کہ جو آئینی عہدے دار ایک مقررہ مدت کے لیے منتخب یا مقرر کیے جاتے ہیں، ان پر اپنی مدت مکمل کرنے اور عہدے سے وابستہ ذمہ داریاں ادا کرنے کی آئینی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، جب تک کہ انہیں آئین میں مقرر کردہ طریقۂ کار کے تحت عہدے سے نہ ہٹایا جائے۔ عرضی میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اگر کوئی عہدے دار عہدے سے ہٹائے جانے یا عدم اعتماد کی کارروائی کا سامنا کرنے کے بجائے درمیان میں ہی استعفیٰ دے دیتا ہے تو اس سے اعلیٰ آئینی عہدے داروں کو ہٹانے کے لیے آئین میں موجود حفاظتی انتظامات کا مقصد کمزور ہوتا ہے۔ درخواست گزار کے مطابق، ایسے عہدے اپنے حاملین پر ایک غیر تحریری آئینی ذمہ داری عائد کرتے ہیں کہ وہ یا تو اپنی مدت مکمل کریں یا عہدے سے ہٹائے جانے کے لیے شفاف آئینی عمل کا سامنا کریں۔

اعلان تعطیل

جنم اشٹمی کے موقع پر ۴ ستمبر کو اودھ نامہ دفتر بند رہے گا۔ لہٰذا اگلا شمارہ ۶ ستمبر کو شائع ہوگا۔

(ادارہ)

ایران کا کویت سمیت مشرق وسطیٰ میں امریکی فوجی اڈوں پر حملہ

امریکی حملے میں شہید معصوم شہریوں کا خون رائیگاں نہیں جائے گا: پاسداران انقلاب، ٹرمپ کی مزید کارروائی کی دھمکی

ایران نے جمعرات کو کویت میں امریکی فوجی اڈوں کو میزائلوں اور ڈرونز سے نشانہ بنایا ہے۔ یہ تازہ حملے ایران جنگ کے آغاز کے چھ ماہ بعد ایک مرتبہ پھر کشیدگی میں نمایاں اضافے کی علامت ہیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے خبردار کیا ہے کہ امریکی فوج ایران پر "جب چاہے" دوبارہ حملہ کرنے کے لیے تیار ہے۔ تازہ کشیدگی کا آغاز اتوار کو اس وقت ہوا جب امریکہ نے کئی ہفتوں کے وقفے کے بعد ایران میں مختلف اہداف پر حملے کیے۔ واشنگٹن کا کہنا تھا کہ ان کارروائیوں کا مقصد ایران کو آبنائے ہرمز میں سمندری بارودی سرنگیں بچھانے سے روکنا تھا۔ حالیہ امریکی بمباری میں ایرانی حکام کے مطابق کم از کم 19 افراد کی موت ہوئی ہے۔ اس کے جواب میں تہران نے مشرق وسطیٰ میں امریکی فوجی تنصیبات کو نشانہ بنایا۔ ایرانی حملوں کا دائرہ کویت، اردن، متحدہ عرب امارات، بحرین اور عراق کے خودمختار کردستان خطے تک پھیل گیا ہے۔ کویتی فوج نے تصدیق کی ہے کہ جمعرات کو ایران کی جانب سے آنے والے میزائلوں اور ڈرونز کو روکنے کی کارروائی کی گئی۔ دوسری جانب ایرانی سرکاری ٹیلی وژن نے کہا کہ تہران کویت میں امریکی اڈوں کو نشانہ بنا رہا ہے اور اسے ایران کے خلاف امریکی کارروائیوں کا جواب قرار دیا۔ ایران کے سکیورٹی عہدیدار محسن رضائی نے کہا ہے کہ تہران نے جنگ میں ایک "نئی حکمت عملی" اختیار کر لی ہے۔ انہوں نے امریکہ کو خبردار کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ یہ حکمت عملی اس کی "بنیادیں ہلا دے گی"۔ اس تازہ فوجی تصادم کے ساتھ جنگ بندی سے متعلق بنیادی معاملات بدستور تعطل کا شکار ہیں۔ ایران گزشتہ چھ ماہ سے عالمی تیل کی تجارت کے انتہائی اہم راستے آبنائے ہرمز پر مؤثر کنٹرول اور بندش برقرار رکھے ہوئے ہے، جبکہ امریکہ ایرانی بندرگاہوں کے خلاف اپنی جوابی ناکہ بندی جاری رکھے ہوئے ہے۔ حالیہ کشیدگی کے دوران دو آئل ٹینکروں کو بھی ایسے حملوں میں نشانہ بنایا گیا جن کی ذمہ داری کسی فریق نے قبول نہیں کی۔ ایک سعودی شپنگ کمپنی کے مطابق ایک حملے میں دو فلپائنی ملاح ہلاک ہوئے۔ امریکہ فوجی کارروائی کے ساتھ ایران پر اقتصادی دباؤ بھی مزید بڑھا رہا ہے۔ امریکی وزیر توانائی کرس رائٹ کے مطابق ایران کے اقتصادی اور تجارتی شراکت داروں کو نشانہ بنانے کے لیے پابندیوں کا دائرہ وسیع کیا جا رہا ہے، جس کا مقصد تہران پر "انتہائی زیادہ دباؤ" ڈالنا ہے۔ صدر ٹرمپ نے بدھ کو آبنائے ہرمز کا نام بدل کر "آبنائے ٹرمپ" رکھنے کی تجویز بھی سوشل میڈیا پر پیش کی، تاہم بعد میں انہوں نے اشارہ دیا کہ وہ اس معاملے میں سنجیدہ نہیں تھے۔

ایرانی نائب صدر محمد رضا عارف نے کہا ہے کہ ایران کا سکیورٹی اور دفاعی نظام مزید جدید ہو گیا ہے اور اب امریکی جارحیت کی صورت میں شدید کارروائی کی جائے گی۔ رپورٹ کے مطابق محمد رضا عارف نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر بیان میں کہا کہ ایران کا ردعمل جارح ملک کو تحفظ فراہم کرنے سے محروم کر دے گا۔ انہوں نے امریکیوں کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ امریکا کو پیٹرول اور ایندھن ذخیرہ کرنے کے بارے میں سوچنا شروع کر دینا چاہیے کیونکہ امریکی معیشت کے لیے تاریک مہینے آنے والے ہیں۔ ایران کی نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی تسنیم کے مطابق منگل کو امریکی حملوں میں ایرانی بحریہ کے 6 اہلکار جان کی بازی ہار گئے۔ رپورٹ میں اہلکاروں کی شہادت کی درست جگہ کے بارے میں مزید تفصیلات فراہم نہیں کی گئیں۔ ایران کی نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی تسنیم کے مطابق رواں ہفتے امریکی حملوں میں شہید ہونے والے فوجیوں کی تعداد 13 ہو گئی۔ ایرانی میڈیا نے امریکی حملوں کو مجرمانہ فعل قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ کارروائیاں رواں ہفتے دوبارہ شروع ہونے والی لڑائی کا حصہ ہیں۔ ایرانی پاسداران انقلاب کے کمانڈر میجر جنرل احمد وحیدی نے کہا ہے کہ امریکی افواج کے حملوں میں شہید ایرانی شہریوں کا خون رائیگاں نہیں کیا جائے گا اور اس کا حساب لیا جائے گا۔ ایرانی میڈیا کے مطابق احمد وحیدی نے شادی کی تقریب پر امریکی میزائل حملے کی مذمت کی، احمد وحیدی نے کہا کہ شادی کی تقریب میں معصوم خواتین، مردوں اور بچوں کو نشانہ بنانا امریکی دشمنی اور بے بسی کو ظاہر کرتا ہے۔ ان کے بقول ایرانی قوم کے خلاف ایسے اقدامات سے عوام کے عزم اور مزاحمت کو کمزور نہیں کیا جا سکتا۔ ایران کی سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل کے سیکرٹری محسن رضائی نے دعویٰ کیا ہے کہ جنگ میں امریکا کو تہران کی جانب سے ایک 'نئی حکمتِ عملی' کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ایک بیان میں محسن رضائی نے کہا کہ ان بے سود کوششوں کے ذریعے آپ نہ صرف اس جہنم کی گہرائیوں سے نکلنے میں ناکام رہیں گے جو آپ نے اپنے لیے خود بنایا ہے بلکہ جلد ہی آپ دیکھیں گے کہ میدانِ جنگ، سفارت کاری اور معاشی محاصرے کا مقابلہ کرنے کے حوالے سے ایران کی نئی حکمتِ عملی آپ کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دے گی۔ وہیں معروف آسٹرین عسکری تجزیہ کار ٹام کوپر نے اسرائیلی اخبار سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ایران کی پاسداران انقلاب کی جانب سے امریکی اڈوں، فوجی اثاثوں اور اتحادیوں کو نشانہ بنانے کی حکمت عملی کا مقصد ممکنہ طور پر اسرائیل کے ساتھ دوبارہ جنگ شروع ہونے سے پہلے امریکا کو خطے سے باہر نکالنا ہے۔ ٹام کوپر کے مطابق ایران آبنائے ہرمز اور خطے کے دیگر علاقوں میں امریکی اہداف کو نشانہ بنا کر کوشش کر رہا ہے کہ اس جنگ میں ایک بڑے حریف یعنی امریکا کو میدان سے نکالا جا سکے اور اپنی فوجی طاقت کو اس وقت کے لیے محفوظ رکھا جا سکے جب اسرائیل دوبارہ ایران پر حملہ کرے۔ ٹام کوپر کے مطابق ایران امریکا کو اپنے اسٹریٹجک ذخائر میں موجود کروز میزائلوں اور دفاعی میزائلوں کو ختم کرنے پر مجبور کرنے میں کامیاب ہو رہا ہے اور امریکا کی بڑے اور زیادہ مربوط حملے کرنے کی صلاحیت کم ہو رہی ہے۔

ایرانی حکومت کا تختہ الٹنا اسرائیل کا مرکزی ہدف

اسرائیلی پائلٹس کسی بھی وقت ایران میں کارروائی کیلئے پہنچ سکتے ہیں: نیتن یاہو

تل ابیب (ایجنسی) اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے کہا ہے کہ ایران کی موجودہ حکومت کا خاتمہ اب اسرائیل کا مرکزی مقصد بن چکا ہے اور یہ ہدف حاصل کرنا ناممکن نہیں ہے۔ تل ابیب میں تقریب کے دوران اسرائیلی فوج کے جنرل اسٹاف سے خطاب کرتے ہوئے نیتن یاہو نے کہا کہ انہیں ایران سے لاحق خطرے کو ہمیشہ کے لیے ختم کرنے کی اسرائیل کی صلاحیت پر مکمل یقین ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ایرانی قیادت اس وقت کمزور ترین حالت میں ہے اور اپنی بقا کی جنگ لڑ رہی ہے۔ وہیں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ان متعدد خبروں اور آزادانہ تجزیوں کی سختی سے تردید کی ہے، جن میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ امریکی فوج کے پاس ہتھیاروں کے ذخائر کم ہو رہے ہیں، صدر ٹرمپ نے ایسی رپورٹس کو 'غداری' قرار دیا ہے۔ کئی معتبر امریکی نیوز ویب سائٹس نے حالیہ ہفتوں میں رپورٹ کیا تھا کہ امریکا کے پاس ٹوماہاک اور پیٹریاٹ میزائل اور تھاڈ اینٹی بیلسٹک میزائل سسٹم سمیت اپنے کچھ انتہائی طاقتور ہتھیاروں کی کمی واقع ہو رہی ہے۔ اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر پوسٹ میں صدر ٹرمپ نے اس بات کو دہرایا کہ یہ خبریں سو فیصد غلط ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکی فوج کے پاس گولہ بارود کے تقریباً لامحدود مقدار موجود ہیں اور امریکا ہتھیاروں کی پیداوار میں بھی تیزی لا رہا ہے۔ ٹائمز آف اسرائیل کے مطابق اسرائیلی سرکاری نشریاتی ادارے کو ٹیلی فون پر انٹرویو میں ٹرمپ کا کہنا تھا کہ اسرائیلیوں کو امریکا اور ایران کے درمیان حالیہ کشیدگی میں اضافے پر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ اسرائیل کو پریشان نہیں ہونا چاہیے، جانتے ہیں کیوں؟ کیونکہ میں صدر ہوں اور میں اسرائیل کا خیال رکھوں گا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکا نے گزشتہ رات فضائی حملوں میں ایران پر انتہائی کاری ضرب لگائی ہے، جس کے دوران ایران کا نیا فوجی ساز و سامان مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا۔ وائٹ ہاؤس میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے امریکی صدر کا کہنا تھا، 'ہم نے گزشتہ رات ان پر بہت سخت حملہ کیا۔ انہوں نے ایک معمولی جوابی کارروائی کی لیکن ہم نے گزشتہ رات انہیں انتہائی شدید ضرب لگائی'۔ صدر ٹرمپ نے کہا کہ ایرانی 'اپنے ریڈار اور میزائل سسٹمز کو دوبارہ فعال کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن وہ جو کچھ کر رہے تھے ہم اسے دیکھ رہے تھے'۔ ٹرمپ نے مزید کہا کہ 'گزشتہ رات ہم نے ان کے ریڈارز اور دیگر کئی تنصیبات کو اڑا دیا اور ہم جب چاہیں ایک اور ایسا حملہ کرنے کے لیے مکمل تیار ہیں'۔

ایل نینو میں شدت، 2027 تک شدید گرمی اور تباہ کن موسم کا خطرہ بڑھ گیا

جنیوا، 3 ستمبر (یو این آئی) عالمی موسمیاتی تنظیم (ڈبلیو ایم او) نے جمعرات کو کہا ہے کہ ایل نینو موسمیاتی رجحان تیزی سے شدت اختیار کر رہا ہے اور یہ ریکارڈ پر آنے والے شدید ترین واقعات میں سے ایک بن سکتا ہے، جس کے باعث 2027 کے اوائل تک دنیا بھر میں شدید گرمی، سیلاب، خشک سالی اور دیگر تباہ کن موسمی حالات کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے موسمیاتی ادارے نے کہا کہ ایل نینو کے "بہت شدید" سطح تک پہنچنے اور سال کے اختتام کے آس پاس عروج پر پہنچنے کا امکان ہے۔ فروری 2027 تک اس رجحان کے برقرار رہنے کا امکان اب تقریباً 100 فیصد ہے، جو ایل نینو یا اس کے سرد متبادل لا نینا کے حوالے سے عالمی موسمیاتی تنظیم کی جانب سے جاری کی گئی اب تک کی سب سے واضح پیش گوئی ہے۔ اس شدت میں اضافے کی بنیادی وجہ بحرالکاہل کے استوائی خطے میں پانی کا غیر معمولی حد تک گرم ہونا ہے۔ سمندر کی سطح کے نیچے بھی گرم پانی کا ایک غیر معمولی طور پر بڑا ذخیرہ جمع ہو چکا ہے، جبکہ بحرالکاہل کے بعض حصوں میں جولائی اور اگست کے اوائل کے دوران پانی کا درجہ حرارت معمول سے 8 ڈگری سیلسیس سے زیادہ بلند رہا۔ تازہ ترین اعداد و شمار سے اس رجحان کے تیزی سے مضبوط ہونے کی رفتار ظاہر ہوتی ہے۔ وسطی استوائی بحرالکاہل میں سمندر کی سطح کے درجہ حرارت کا اہم پیمانہ "نینو 3.4 انڈیکس" مئی سے جولائی کے درمیان اوسطاً معمول سے 1.5 ڈگری سیلسیس زیادہ رہا۔ جولائی میں یہ 2 ڈگری سیلسیس تک پہنچ گیا، جبکہ جولائی کے اواخر سے اگست کے وسط تک ہفتہ وار پیمائش 2.6 ڈگری تک پہنچ گئی۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے کہا، "ہماری آنکھوں کے سامنے ایل نینو غیر معمولی حد تک بڑا ہوتا جا رہا ہے۔ سائنس میں کسی شک کی گنجائش نہیں: کرۂ ارض نامعلوم پانیوں میں داخل ہو چکا ہے اور یہ پانی گرم ہو رہے ہیں۔" موسمیاتی ماہرین کے مطابق ستمبر سے نومبر تک تقریباً پوری زمین کی سطح پر درجہ حرارت معمول سے زیادہ رہنے کا امکان ہے، جبکہ بارش کے نظام میں بھی نمایاں تبدیلی آ سکتی ہے، جس سے بعض علاقوں میں شدید بارش اور سیلاب جبکہ دیگر خطوں میں خشک سالی کا خطرہ بڑھ جائے گا۔ ان اثرات میں پہلے ہی غیر معمولی حد تک گرم عالمی سمندروں اور گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کے باعث گرم ہونے والے ماحول کی وجہ سے مزید شدت آ سکتی ہے۔ سائنس دان ابھی تک یہ ثابت نہیں کر سکے ہیں کہ موسمیاتی تبدیلی خود ایل نینو کو زیادہ طاقتور بنا رہی ہے، تاہم زیادہ گرم ماحول اور سمندر شدید موسمی حالات کو تقویت دینے کے لیے دستیاب حرارت اور نمی میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ عالمی موسمیاتی تنظیم نے کہا، "بہت شدید ایل نینو کا یہ مطلب نہیں کہ ہر خطہ ایک ہی شدت کی تباہی کا سامنا کرے گا۔" تنظیم نے واضح کیا کہ دیگر موسمیاتی عوامل بھی مقامی حالات پر اثر انداز ہوں گے۔ بحر ہند کے ڈائی پول کے مثبت مرحلے کے پیدا ہونے کی توقع ہے، جبکہ استوائی بحر اوقیانوس کے غیر معمولی طور پر گرم رہنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ ان عوامل کے باہمی اثرات کے باعث انفرادی ممالک پر پڑنے والے اثرات کی درست پیش گوئی مشکل ہے، تاہم مجموعی طور پر موسمیاتی خطرات میں اضافے کے ایک وسیع دور کی نشاندہی ہوتی ہے۔ عالمی موسمیاتی تنظیم کی سیکریٹری جنرل سیلیسٹے ساؤلو نے کہا، "ایل نینو کا ہسپانوی زبان میں مطلب 'چھوٹا لڑکا' ہے، لیکن اس میں دنیا بھر کی برادریوں اور معیشتوں کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچانے کی صلاحیت موجود ہے۔" انہوں نے کہا، "ہم پہلے ہی خشک سالی اور سیلاب سے ہونے والی تباہی اور خلل دیکھ رہے ہیں اور ایل نینو میں شدت کے ساتھ ان اثرات میں مزید اضافے کی توقع ہے۔" عالمی موسمیاتی تنظیم نے کہا کہ ابھرتے ہوئے خطرے کی غیر معمولی نوعیت کے پیش نظر بین الاقوامی سطح پر بے مثال تیاری کی جا رہی ہے۔ تنظیم قومی موسمیاتی اداروں کے ساتھ مل کر پیش گوئی اور ابتدائی انتباہی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے کام کر رہی ہے تاکہ حکومتوں اور انسانی امدادی تنظیموں کو زراعت، صحت عامہ، توانائی اور پانی کی فراہمی پر ممکنہ اثرات سے نمٹنے کے لیے تیار کیا جا سکے۔ ساؤلو نے کہا، "یہ غیر معمولی ایل نینو غیر معمولی تیاری اور ردعمل کا تقاضا کرتا ہے۔"

ایف اے ٹی ایف کا انتباہ: زیرِ زمین بینکاری سے منی لانڈرنگ میں اضافہ

پیرس، 3 ستمبر (یو این آئی) فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (ایف اے ٹی ایف) کی ایک نئی رپورٹ کے مطابق زیرِ زمین بینکاری، حوالہ اور اس نوعیت کی دیگر سروس فراہم کرنے والے ادارے (ایچ او ایس ایس پی ایس) پیشہ ورانہ منی لانڈرنگ کرنے والوں کے لیے بڑے ذرائع کے طور پر ابھرے ہیں۔ بعض معاملات میں چند ماہ کے اندر 50 کروڑ یورو سے زیادہ رقم کی منی لانڈرنگ کی گئی۔ جمعرات کو جاری کی گئی رپورٹ میں کہا گیا کہ زیرِ زمین بینکاری اور ایچ او ایس ایس پی ایس کا جرائم کے لیے استعمال دنیا بھر میں وسیع پیمانے پر جاری ہے۔ 80 فیصد سے زیادہ رپورٹنگ کرنے والے دائرہ اختیار نے ان ذرائع کو پیشہ ورانہ منی لانڈرنگ کرنے والوں کے لیے استعمال ہونے والے اہم ذرائع یا طریقوں میں شامل قرار دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق زیرِ زمین بینکاری اور حوالہ کے نیٹ ورک تیزی سے پیشہ ورانہ شکل اختیار کر چکے ہیں اور ایسے پیچیدہ، وسیع پیمانے پر قابلِ توسیع اور تجارتی بنیادوں پر چلنے والے سرحد پار کاروبار کے طور پر کام کر رہے ہیں جو غیر قانونی رقوم کی بڑی مقدار کو تیزی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر سکتے ہیں۔ ایف اے ٹی ایف نے خبردار کیا کہ پیشہ ورانہ منی لانڈرنگ نیٹ ورک بینک اکاؤنٹس، فن ٹیک پلیٹ فارمز، ادائیگی کی خدمات فراہم کرنے والے اداروں، ورچوئل آئی بینز (IBANs)، پری پیڈ کارڈز اور ورچوئل اثاثوں کے والیٹس کے ذریعے باضابطہ مالیاتی نظام کا بھی بڑھتا ہوا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ رپورٹ میں ٹیکنالوجی کے بڑھتے ہوئے استعمال کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا گیا کہ تقریباً 70 فیصد جواب دہندگان نے "ڈیجیٹل حوالہ" کی جانب منتقلی کی نشاندہی کی۔ جرائم پیشہ نیٹ ورک لین دین کو منظم اور مکمل کرنے کے لیے خفیہ پیغام رسانی کے پلیٹ فارمز، موبائل والیٹس، فن ٹیک ایپلی کیشنز، فوری ادائیگی کے نظام اور ورچوئل اثاثوں، بشمول اسٹیبل کوائنز، کا بڑھتا ہوا استعمال کر رہے ہیں۔ ایف اے ٹی ایف نے کہا کہ مصنوعی ذہانت پر مبنی ٹولز اور خصوصی طور پر تیار کردہ حوالہ ایپلی کیشنز کا استعمال بھی سامنے آیا ہے۔ تنظیم نے خبردار کیا کہ اس طرح کی پیش رفت منی لانڈرنگ کو مزید تیز، سراغ لگانا زیادہ مشکل اور سرحدوں کے پار زیادہ مضبوط بنا سکتی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ ان نیٹ ورکس کا مجرمانہ استعمال اب منشیات کی اسمگلنگ اور دیگر اسمگلنگ جیسے نقدی پر مبنی جرائم تک محدود نہیں رہا بلکہ اس میں فراڈ، سائبر جرائم، دہشت گردی کی مالی معاونت، غیر قانونی گیمنگ اور جوئے کے ساتھ ساتھ سرحد پار منظم جرائم میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ رپورٹ میں وکلا، اکاؤنٹنٹس، آڈیٹرز، نوٹریز، کمپنیوں کی تشکیل میں معاونت کرنے والے ایجنٹس، مالیاتی مشیران، رئیل اسٹیٹ ایجنٹس، کیسینوز اور 'جنکٹ آپریٹرز' کے منی لانڈرنگ کی اسکیموں میں سہولت کاری کے کردار کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔ ایف اے ٹی ایف کے صدر جائلز تھامسن نے کہا، "پیچیدہ، تجارتی بنیادوں پر چلنے والے سرحد پار منی لانڈرنگ نیٹ ورکس کا ابھرنا ایک سنگین خطرے میں کئی گنا اضافہ کرتا ہے، جس سے جرائم پیشہ افراد کے لیے دنیا بھر میں لوگوں اور برادریوں کو نقصان پہنچانے والی اپنی سرگرمیوں کو چھپانا آسان ہو جاتا ہے۔" انہوں نے کہا، "خواہ خصوصی رابطہ کاری کے ذرائع کے ذریعے ہو یا جدید تفتیشی ٹولز کے ذریعے، میں دنیا بھر کے سرکاری اور نجی شراکت داروں پر زور دیتا ہوں کہ وہ اس رپورٹ میں شناخت کیے گئے مؤثر طریقہ کار کو عملی جامہ پہنائیں تاکہ اس بنیادی ڈھانچے کا سراغ لگایا جا سکے اور اسے ختم کیا جا سکے جو منظم جرائم کو برقرار رکھنے میں مدد دے رہا ہے۔" ایف اے ٹی ایف کے عالمی نیٹ ورک اور اس کے شراکت داروں کے تحت 50 سے زیادہ دائرہ اختیار سے حاصل شواہد کی بنیاد پر رپورٹ میں پیشہ ورانہ منی لانڈرنگ نیٹ ورکس کے خلاف کارروائی کے لیے مضبوط قانونی ڈھانچے، بہتر نگرانی اور سراغ لگانے کی صلاحیتوں، سرکاری و نجی شعبے کے درمیان معلومات کے تبادلے، ملکی سطح پر بہتر رابطہ کاری اور بین الاقوامی تعاون کی سفارش کی گئی ہے۔

سوڈانی جنگ میں غیر ملکی جنگجو کا اہم کردار: تحقیقاتی مشن

اقوام متحدہ کے حمایت یافتہ ایک آزاد تحقیقاتی مشن نے خبردار کیا ہے کہ غیر ملکی جنگجو، نجی نیٹ ورکس اور بیرونی فوجی امداد سوڈان کی جنگ کو مزید شدید بنا رہے ہیں، جس کا سب سے زیادہ نقصان عام شہریوں کو اٹھانا پڑ رہا ہے۔ سوڈان میں اپریل 2023 سے ملکی فوج اور نیم فوجی تنظیم ریپڈ سپورٹ فورسز (آر ایس ایف) کے درمیان جنگ جاری ہے۔ اس تنازعے میں اب تک ہزاروں افراد ہلاک اور کئی ملین اپنے گھروں سے بے دخل ہو چکے ہیں۔ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے قائم کردہ فیکٹ فائنڈنگ مشن کی رپورٹ کے مطابق بیرونی مدد نے متحارب فریقوں کی فوجی صلاحیت میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ جدید ڈرونز، ہتھیار، گولا بارود، فوجی ٹیکنالوجی اور لاجسٹک سپورٹ نے دونوں فریقوں کو پہلے سے زیادہ پیچیدہ لڑائی کے قابل بنایا ہے۔ رپورٹ میں خاص طور پر آر ایس ایف کے لیے غیر ملکی اہلکاروں کی بھرتی، تربیت اور تعیناتی کا ذکر کیا گیا ہے۔ تحقیقات کے مطابق تقریباً دو ہزار سابق کولمبین فوجی کنٹریکٹرز آر ایس ایف کے ساتھ تعینات کیے گئے، جنہوں نے اس جنگ میں براہ راست جنگی ڈرونز، توپ خانے اور جدید ہتھیار چلائے۔

چینی نیپالی سرحد پر تباہ کن سیلاب، ہلاکتیں 1,273 تک پہنچ گئیں

چند روز قبل چین اور نیپال کی سرحد پر آنے والے تباہ کن سیلاب میں ہلاکتوں کی مجموعی تعداد بڑھ کر 1,273 ہو گئی ہے جبکہ دونوں ممالک میں مجموعی طور پر 4,757 افراد اب بھی لاپتا ہیں۔ یہ قدرتی آفت 26 اگست کو ہمالیائی خطے میں آئی تھی اور امدادی کارروائیاں اب بھی بڑے پیمانے پر جاری ہیں۔ نیپال کے ڈیزاسٹر مینجمنٹ حکام کے مطابق ملک میں اب تک 1,252 افراد کی ہلاکت کی تصدیق ہو چکی ہے جبکہ 4,216 افراد لاپتا ہیں۔ چین کے سرکاری میڈیا کے مطابق تبت میں 21 افراد ہلاک اور 541 لاپتا ہیں۔ لاپتا افراد میں 30 سے زیادہ ممالک کے تقریباً 600 غیر ملکی شہری بھی شامل ہیں۔ ان میں بھارتی شہریوں کی تعداد نمایاں ہے جبکہ امریکی محکمہ خارجہ کے مطابق 75 امریکی شہریوں کا بھی اب تک کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ سیلاب نے پہاڑی علاقوں میں بڑے پیمانے پر تباہی مچاتے ہوئے سڑکیں، پل اور دوسری بنیادی شہری سہولیات اور تنصیبات تباہ کر دی ہیں، جس کے باعث کئی متاثرہ علاقوں تک امداد پہنچانا انتہائی مشکل ہو گیا ہے۔ اقوام متحدہ اور دیگر امدادی ادارے اب روایتی ذرائع کے ساتھ ہیلی کاپٹروں، کارگو ڈرونز اور حتیٰ کہ انسانی پورٹرز کے ذریعے امداد پہنچانے پر غور کر رہے ہیں۔ نیپال کے پہاڑی علاقوں میں پورٹرز طویل عرصے سے دشوار گزار راستوں پر بھاری سامان منتقل کرنے میں اہم کردار ادا کرتے آئے ہیں۔ نیپال میں اقوام متحدہ کی ریزیڈنٹ کوآرڈینیٹر لیلا پیٹرز یحییٰ کے مطابق حکومت کے ساتھ اس بات پر بھی گفتگو جاری ہے کہ چین کی سرحد کے قریب شدید متاثرہ اور زمینی راستوں سے کٹ جانے والے علاقوں تک امدادی سامان کس طرح جلد از جلد پہنچایا جائے۔ دوسری جانب نیپالی فوج، مقامی امدادی ٹیمیں اور غیر ملکی ماہرین ہائیڈرو پاور منصوبوں کی متعدد سرنگوں میں ممکنہ طور پر پھنسے افراد کی تلاش بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ فوج کے مطابق سرنگوں میں کھدائی کرنے والی بھاری مشینری اور دیگر آلات استعمال کیے جا رہے ہیں تاکہ ملبہ ہٹایا جا سکے اور دیکھا جا سکے کہ آیا وہاں اب بھی کوئی شخص زندہ موجود ہے۔ 26 اگست کی اس تباہی کے ایک ہفتے سے زیادہ وقت گزرنے کے باوجود ہزاروں افراد کا لاپتا ہونا اس بحران کو مزید سنگین بنا رہا ہے، جبکہ تباہ شدہ انفراسٹرکچر امدادی اور سرچ آپریشنز کے لیے سب سے بڑی رکاوٹوں میں سے ایک بنا ہوا ہے۔

امریکہ اور آسٹریلیا کا دفاعی تعلقات مزید مضبوط بنانے کا عزم

واشنگٹن، 3 ستمبر (یو این آئی) امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگستھ اور آسٹریلیا کے نائب وزیر اعظم رچرڈ مارلز نے کہا ہے کہ چیلنجنگ عالمی تزویراتی ماحول کے پیش نظر دونوں ممالک باہمی دفاعی تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے لیے پرعزم ہیں۔ دونوں رہنماؤں کی ملاقات پینٹاگون میں ہوئی، جہاں امریکہ اور آسٹریلیا نے اپنے باضابطہ دفاعی اتحاد کی 75 ویں سالگرہ منائی۔ مسٹر ہیگستھ اور مسٹر مارلز نے بڑھتے ہوئے تزویراتی خطرات کے درمیان بہتر فوجی ہم آہنگی، مشترکہ منصوبہ بندی اور دفاعی صلاحیتوں میں زیادہ تال میل کی ضرورت پر زور دیا۔ مسٹر ہیگستھ نے کہا کہ دونوں ممالک دنیا کو درپیش بڑھتے ہوئے خطرات کے بارے میں یکساں سوچ رکھتے ہیں اور انہوں نے دونوں ممالک کی افواج اور دفاعی صنعتوں کے درمیان بہتر ہم آہنگی کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا، "آج دنیا میں خطرات کی پیچیدہ صورتحال اور اتحادیوں کے درمیان مل کر منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت کے بارے میں ہماری سمجھ یکساں ہے۔ اس کے ساتھ ہمیں یہ بھی یقینی بنانا ہوگا کہ اگر کبھی کوئی فوجی تنازع پیدا ہو تو ہماری صلاحیتیں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ اور ایک دوسرے کی معاون ہوں۔" انہوں نے امریکہ اور آسٹریلیا کے تعلقات کو دونوں حکومتوں، افواج اور دفاعی صنعتی شعبوں کے درمیان گہری ہوتی شراکت داری قرار دیا۔ انہوں نے کہا، "آپ کی قیادت کا شکریہ۔ ہماری جاری فوجی دوستی کے لیے یہاں موجود ہونے پر آپ کا شکریہ۔" انہوں نے کہا کہ دونوں فریق آئندہ "ٹو پلس ٹو" اجلاس سے قبل بھی بات چیت جاری رکھیں گے۔

نیویارک سٹی میں آٹھویں جماعت تک کے طلبہ کے لیے مصنوعی ذہانت ممنوع

نیویارک، 3 ستمبر (یو این آئی) امریکہ کے شہر نیویارک سٹی میں آٹھویں جماعت کے طلبہ کے لئے مصنوعی ذہانت کا استعمال ممنوع کر دیا گیا ہے۔ نیویارک سٹی نے بدھ کے روز جاری کردہ بیان میں، 2026-27 کے تعلیمی سال کے لیے آٹھویں جماعت تک کے طلبہ کے لیے مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے استعمال پر پابندی عائد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ میئر دفتر کے مطابق یہ پالیسی امریکہ میں طلبہ پر مرکوز مصنوعی ذہانت کے استعمال پر عائد کی جانے والی سب سے وسیع پیمانے کی پابندی ہے۔ پابندی کا اطلاق نرسری سے لے کر آٹھویں جماعت تک کے تقریباً 600,000 طلبہ پر ہوگا۔ پابندی 2 سال سے 13 یا 14 سال کی عمر کے بچوں کا احاطہ کرتی ہے۔ میئر زہران ممدانی نے کہا ہے کہ "بچوں کو سیکھنے اور نشوونما پانے کے لیے اساتذہ اور انسانی تعلقات کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہیں اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر اپنی صلاحیتیں پروان چڑھانے، اساتذہ کے ساتھ تعلق قائم کرنے اور مشکل مسائل کا خود سامنا کرنے کی ضرورت ہے۔"

یوکرین کے توانائی نظام کی بحالی کے لیے جرمنی مزید امدادی رقم فراہم کرے گا

جرمنی نے روسی حملوں سے متاثرہ یوکرین کے توانائی کے بنیادی ڈھانچے کی فوری مرمت اور بحالی کے لیے مزید 250 ملین یورو فراہم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جرمن وزارت اقتصادیات کے مطابق اس اضافی امداد کا مقصد مسلسل روسی حملوں کے باوجود یوکرینی شہریوں کے لیے بجلی اور ہیٹنگ کی فراہمی برقرار رکھنا ہے۔ جرمن وزیر اقتصادیات کاتھرینا رائشے نے کہا کہ توانائی کی فراہمی اس جنگ میں بدستور ایک اہم محاذ ہے۔ ان کے مطابق جرمنی یوکرین کو اس کے توانائی کے نظام کے تحفظ اور تباہ شدہ انفراسٹرکچر کی تعمیر نو میں مدد فراہم کرتا رہے گا۔ انہوں نے دوسرے بین الاقوامی شراکت داروں سے بھی مزید تعاون کی اپیل کی۔ جرمن حکومت اس سلسلے میں جرمنی کی کاروباری اور صنعتی کمپنیوں کے ساتھ بھی مل کر کام کر رہی ہے۔ وزارت کے مطابق جرمن کمپنیوں کی جانب سے حاصل ہونے والے عطیات کے ذریعے اب تک تقریباً 14 لاکھ یوکرینی شہریوں کو توانائی کی فراہمی بحال کی جا چکی ہے۔

یوکرین جنگ کے خاتمے کی کوششوں میں مدد کے لیے ہندوستان تیار: جے شنکر

ہندوستانی وزیر خارجہ کی یوکرین کے وزیر خارجہ سے ملاقات

کیف، 3 ستمبر (یو این آئی) ہندوستانی وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے جمعرات کو کہا کہ ہندوستان یوکرین جنگ کے خاتمے کی کوششوں میں مدد کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ "حل میدانِ جنگ سے نہیں نکلیں گے" اور تنازع کو بات چیت اور سفارت کاری کی راہ ہموار کرنی ہوگی۔ کیف میں یوکرین کے وزیر خارجہ آندری سیبیہا سے ملاقات کے بعد جے شنکر نے کہا کہ تنازع کے حوالے سے ہندوستان کا مؤقف مسلسل ایک جیسا رہا ہے اور انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کی جنگ کے خاتمے کی اپیل کا اعادہ کیا۔ جے شنکر نے کہا، "ہندوستان مسلسل یہ مؤقف اختیار کرتا رہا ہے کہ یہ جنگ کا دور نہیں ہے اور حل میدانِ جنگ سے نہیں نکلیں گے۔" انہوں نے کہا، "صرف دو روز قبل بشکیک میں وزیر اعظم مودی نے اعلان کیا کہ اب لامتناہی جنگ کو جنگ کے خاتمے کی راہ ہموار کرنی چاہیے۔" جے شنکر نے کہا، "تنازع کا گزرنے والا ہر دن مزید ہلاکتوں اور مزید تباہی کا باعث بنتا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ آگے بڑھنے کا راستہ تلاش کرنا متعلقہ فریقوں کا کام ہے، تاہم "اگر ہندوستان کسی بھی انداز میں کوئی مدد کر سکتا ہے تو ہم تیار ہیں۔" یہ ملاقات کیف میں ایک حملے میں ایک ہندوستانی شہری کی ہلاکت کے دو روز بعد ہوئی۔ جے شنکر نے متاثرہ شخص کے اہل خانہ اور تنازع سے متاثر ہونے والے تمام افراد سے تعزیت کا اظہار کیا۔ جے شنکر نے کہا کہ دونوں جانب سے تجارتی جہاز رانی پر حملوں اور سمندری جہازوں کے عملے کے ارکان کی سلامتی کے معاملے پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا، جو ہندوستان کے لیے خصوصی تشویش کا باعث ہے۔ انہوں نے کہا، "ہندوستانی ملاح مختلف ممالک کے پرچم والے جہازوں پر خدمات انجام دیتے ہیں اور بدقسمتی سے ان میں سے بعض بھی ہلاکتوں کا شکار ہوئے ہیں۔"

انہوں نے عالمی جنوب کے ترقی پذیر ممالک پر جہاز رانی میں خلل کے وسیع تر اثرات کو بھی اجاگر کیا اور کہا کہ اس کے باعث عالمی جنوب کے مختلف حصوں میں "ایندھن، کھاد اور خوراک" کی قلت پیدا ہو رہی ہے۔ ملاقات کے بعد ایکس پر اپنی پوسٹ میں جے شنکر نے کہا کہ انہیں "جاری تنازع اور امن مذاکرات میں حالیہ پیش رفت سے آگاہ کیا گیا" اور انہوں نے "تجارتی جہاز رانی اور ملاحوں کی حفاظت و سلامتی" یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ ہندوستان اب تک یوکرین کو تقریباً 160 ٹن وزنی انسانی امداد کی 19 کھیپیں فراہم کر چکا ہے، جن میں جنریٹر سیٹس، ادویات اور طبی آلات شامل ہیں۔ انہوں نے کہا، "ہم اس حوالے سے مزید کیا کیا جا سکتا ہے، اس پر بات کریں گے۔" دوطرفہ تعلقات کے بارے میں جے شنکر نے کہا کہ ہندوستان اور یوکرین کے درمیان طویل عرصے سے تعلقات قائم ہیں جو یوکرین کی آزادی سے بھی پہلے کے ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان ادویہ سازی، خوراک و زراعت، کھاد، مشینری، کیمیکلز اور اشیائے صرف سمیت مختلف شعبوں میں تعاون جاری ہے۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ جنگ اور لاجسٹک مشکلات کے باعث گزشتہ چار برس کے دوران دوطرفہ تجارت متاثر ہوئی ہے، تاہم ان کے بقول اس کے باوجود "واضح لچک" کا مظاہرہ ہوا ہے اور "کچھ نئے امکانات بھی سامنے آئے ہیں۔"

دونوں جانب سے تعلیم کے شعبے پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ جے شنکر نے یوکرین میں زیر تعلیم ہندوستانی طلبہ کی دیکھ بھال کرنے پر یوکرینی حکام کا شکریہ ادا کیا۔ فوری چیلنجز سے آگے دیکھتے ہوئے جے شنکر نے کہا کہ ہندوستان اور یوکرین تعاون کے نئے شعبوں، بالخصوص ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، جدت طرازی اور اسٹارٹ اپس میں امکانات تلاش کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) "صحت، تعلیم، زراعت حتیٰ کہ حکمرانی" کے شعبوں میں نئے امکانات پیدا کر رہی ہے اور دونوں ممالک شراکت داری کے لیے مخصوص شعبوں کی نشاندہی کریں گے۔

ایکس پر اپنی پوسٹ میں جے شنکر نے کہا کہ بات چیت میں "تعلیم، صحت، زراعت، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، جدت طرازی، سفارتی تربیت اور ترقیاتی تعاون" بھی شامل رہے۔ جے شنکر نے یوکرینی وزیر خارجہ آندری سیبیہا کو دونوں ممالک کی مشترکہ سربراہی میں ہونے والے بین الحکومتی کمیشن کے آئندہ اجلاس میں شرکت کے لیے ہندوستان آنے کی دعوت بھی دی۔ جے شنکر جمعرات کو بعد میں یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی سے ملاقات کریں گے، جس کے دوران وہ وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے "سلام اور نیک خواہشات" پہنچائیں گے۔ جے شنکر نے کہا کہ ان کے دورے کا محور "بات چیت اور سفارت کاری کے امکانات" ہیں اور یہ وزیر اعظم مودی کی جنگ کے خاتمے کی اپیل کے عین مطابق ہے۔ انہوں نے کہا، "آج یوکرینی فریق کی جانب سے پیش کیے گئے خیالات اور مؤقف کو میں اپنے ساتھ واپس لے کر جاؤں گا۔"

خیبر پختونخوا میں 15 دہشت گرد غیر فعال کر دیے گئے: پاک فوج

اسلام آباد، 3 ستمبر (یو این آئی) پاکستانی فوج کا کہنا ہے کہ افغانستان کی سرحد کے نزدیک خیبر پختونخواہ صوبے میں 15 عسکریت پسند بے اثر کر دیے گئے ہیں۔ پاکستانی مسلح افواج کے میڈیا و امور تعلقات عامہ نے سوشل میڈیا پر لکھا ہے کہ سیکیورٹی فورسز نے خیبر پختونخواہ کے شمالی وزیرستان علاقے میں ایک عسکری کارروائی کی۔ بیان میں کہا گیا کہ 36 گھنٹے تک جاری رہنے والی کارروائی کے نتیجے میں 15 عسکریت پسند بے اثر کیے گئے اور ہتھیار اور گولہ بارود بھی ضبط کیا گیا۔ پاکستان میں مسلح حملے خصوصاً افغانستان سے ملحقہ خیبر پختونخواہ اور بلوچستان صوبوں میں مرکوز ہیں۔ دونوں صوبوں میں پشتون اور بلوچ نسلی گروہوں کے حقوق کا دفاع کرنے کا دعویٰ کرنے والی مسلح تنظیمیں سیکیورٹی فورسز اور عام شہریوں پر حملے کرتی ہیں۔ اسلام آباد کا موقف ہے کہ کالعدم پاکستان تحریکِ طالبان افغانستان میں ٹھکانے بنائے ہوئے ہے اور وہیں سے حملے منظم کرتی ہے، جبکہ افغان انتظامیہ ان الزامات کی تردید کرتی ہے۔ بلوچستان میں بلوچستان لبریشن آرمی (بی ایل اے) کے حملے نمایاں ہیں۔ بی ایل اے بلوچستان کے پاکستان سے علیحدگی اور بلوچوں کے اس علاقے پر خود حکومت کرنے کا مطالبہ کرتی ہے۔

اتر پردیش میں جمہوریت نہیں، آمریت جیسا ماحول ہے: اجے رائے

کنور سنگھ نشاد کے گھر پہنچے اجے رائے، والدہ کو شال اوڑھا کر کیا اعزاز سے سرفراز

لکھنؤ، 3 ستمبر۔ جمعرات کو متھرا آمد پر اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر جناب اجے رائے نے کانگریس ترجمان کنور سنگھ نشاد کی رہائش گاہ پہنچ کران سے اوران کے اہلِ خانہ سے ملاقات کی۔ اس دوران انہوں نے کنور سنگھ نشاد کی والدہ کو شال اوڑھا کر اعزاز سے نوازا اور پورے معاملے پر کہا کہ پوری کانگریس پارٹی آپ کے احترام میں کھڑی ہے۔ کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے نے حکومت پر آمریت کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ کنور سنگھ نشاد کو پولیس کے ذریعے ان کے ہی گھر میں نظر بند کیا جانا اتر پردیش حکومت کے طرزِ عمل اور جمہوریت کے تئیں اس کی سوچ کو ظاہر کرتا ہے۔ ملک میں غیر اعلانیہ طور پر آمریت نافذ کر دی گئی ہے۔ اجے رائے نے کہا کہ "اتر پردیش میں جمہوریت اور آئین کی جانب سے دی گئی اظہارِ رائے کی آزادی پر مسلسل حملہ کیا جا رہا ہے۔ جو شخص اپنی آواز اٹھاتا ہے، ناانصافی کے خلاف بولتا ہے اور حکومت سے سوال کرتا ہے، اسے پولیس کے ذریعے دبانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کسی شخص کو اس کے گھر میں پولیس تعینات کر کے روک دینا جمہوری نظام پر سنگین سوال کھڑے کرتا ہے۔" اجے رائے نے کہا کہ یہ انتہائی افسوس ناک ہے کہ کانگریس ترجمان کنور سنگھ نشاد کی جانب سے ان کے ساتھ ہوئی مبینہ بدسلوکی اور ان کی والدہ کے تئیں کی گئی مبینہ نازیبا تبصرے کے سلسلے میں کارروائی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے، لیکن کارروائی کا مطالبہ کرنے والے شخص کو ہی پولیس کے ذریعے قابو کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مہنت راجو داس کی جانب سے لائیو ٹی وی مباحثے کے دوران کنور سنگھ نشاد اور ان کی والدہ کے تئیں مبینہ طور پر نازیبا زبان کا استعمال کیا گیا۔ یہ سب کچھ وزیرِ اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور بی جے پی کے اشارے پر کیا گیا۔ اجے رائے نے کہا کہ اس پورے معاملے میں غیر جانب دارانہ اور فوری قانونی کارروائی کر کے راجو داس کو جیل بھیجنا ہوگا۔ ریاستی کانگریس صدر نے کہا، "قانون کی حکمرانی تب ہی مانی جائے گی جب قانون سب کے لیے برابر ہو۔ کسی بااثر شخص کو تحفظ دینا اور متاثرہ شخص کی آواز دبانے کی پالیسی جمہوریت کے لیے خطرناک ہے۔ بی جے پی حکومت کو یہ واضح کرنا چاہیے کہ آخر کارروائی کا مطالبہ کرنے والے شخص کو ہی کیوں روکا جا رہا ہے؟" انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی پسماندہ، دلت، محروم اور کمزور طبقات کے احترام اور حقوق کی لڑائی مضبوطی سے لڑتی رہے گی اور کسی بھی شخص کو اقتدار کے دباؤ میں خاموش نہیں کرایا جا سکتا۔ اجے رائے نے کنور سنگھ نشاد کی والدہ کو شال اوڑھا کر اعزاز سے نوازتے ہوئے کہا کہ کسی بھی ماں، بہن یا خاتون کے احترام کے ساتھ سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ عوامی پلیٹ فارموں پر خواتین اور ماؤں کے تئیں توہین آمیز زبان استعمال کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی ہونی چاہیے۔ اس موقع پر کانگریس ترجمان کنور سنگھ نشاد نے ریاستی صدر اجے رائے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس پارٹی ہمیشہ ناانصافی اور ظلم کے خلاف کھڑی رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ لڑائی صرف ان کے ذاتی احترام کی نہیں بلکہ ہر اس شخص کی لڑائی ہے جس کی آواز دبانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کنور سنگھ نشاد نے کہا کہ جدوجہد جاری رہے گی، کیونکہ یہ لڑائی صرف ایک شخص کی نہیں بلکہ احترام، خودداری، اظہارِ رائے کی آزادی اور جمہوری حقوق کی لڑائی ہے۔ اس موقع پر ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر مکیش دھنگر، عظیم شہر کانگریس کمیٹی کے سابق صدر وکرم والمیکی، عظیم شہر کانگریس کمیٹی آگرہ کے صدر امیت سنگھ، کوشل سینی، کنہیا نشاد، دیویندر نشاد، مندیپ سنگھ بگھیل، انیل سکاروار، درشن سنگھ سکاروار، موہت سنگھ، گریش کمار، سشیل نشاد، روی نشاد، ویر پال سنگھ چھوکر، شیلیندر چودھری، مونو کمار نشاد، کرن سنگھ نشاد، ہیمنت کمار، بالویر پردھان، شیلیندر چودھری، دیپک پاراشر، ہاشم، ہمیر، کرن نشاد، اشوک نشاد، آشیش اگروال، دیپک دیکشت، ہری اوم اپادھیائے، یوگیش نشاد، دیپک سنگھ، بھگوان سنگھ، راجیش کمار سمیت دیگر اہم افراد موجود تھے۔

اسٹیج کی شدھی کرن کے خلاف ایف آئی آر اور راہل گاندھی پر درج ایف آئی آر منسوخ کرنے کا مطالبہ

ایکو گارڈن میں کانگریس کا دھرنا تیسرے روز بھی جاری

لکھنؤ۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کی ہلدوانی میں ریلی کے بعد اسٹیج کی پاکیزگی کے خلاف احتجاج کرنے پر ایف آئی آر درج کرنے اور قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی کے خلاف درج ایف آئی آر منسوخ کرنے کے مطالبے کو لے کر کانگریس کا ایکو گارڈن میں دھرنا تیسرے دن بھی جاری رہا۔ وہیں ریاستی کانگریس درج فہرست ذات محکمہ کے چیئرمین اور رکنِ پارلیمنٹ تنوج پونیا نے حضرت گنج کے امبیڈکر مہاسبھا میں واقع بابا صاحب کے مجسمے پر گل پوشی کی۔ انہوں نے اسٹیج کی پاکیزگی کرنے والوں کے خلاف ایف آئی آر درج کر کے کارروائی کرنے اور راہل گاندھی کے خلاف درج ایف آئی آر منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس کے بعد جناب پونیا ایکو گارڈن پہنچے اور غیر معینہ مدت کے دھرنے میں شامل ہوئے۔ رکنِ پارلیمنٹ تنوج پونیا نے کہا کہ مرکز کی مودی حکومت دلتوں، استحصال زدہ، محروم اور پسماندہ طبقات کے ساتھ مسلسل ناانصافی کرتی چلی آ رہی ہے۔ یہی نہیں، آئین کی دھجیاں اڑا کر بی جے پی بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر، آئین اور جمہوریت کی توہین کر رہی ہے۔ کانگریس صدر کے اسٹیج کی پاکیزگی آئین مخالف عمل ہے، جس کے لیے ذمہ دار افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کر کے سخت کارروائی ہونی چاہیے۔ ملک کے دلت طبقے میں اس واقعے کو لے کر غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ جب تک اتراکھنڈ کی بی جے پی حکومت اس آئین مخالف عمل کے ذمہ دار افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کر کے کارروائی نہیں کرتی اور اس دلت مخالف عمل کے خلاف آواز اٹھانے پر قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی کے خلاف درج فرضی ایف آئی آر منسوخ نہیں کرتی، کانگریس کا دھرنا جاری رہے گا۔ دھرنے میں سابق رکنِ اسمبلی شیام کشور شکلا، ضلع صدر رودر دمن سنگھ ببلو، شہر صدر شمالی امیت سریواستو تیاگی، شہر صدر جنوبی ڈاکٹر شہزاد عالم، ترجمان سدھی شری، وجے بہادر، وشم سنگھ، آر پی بدھ، سشیل والمیکی، مرلی منوہر، رجنیش یادو، سنجو گیتا ورما، ودیا گوتم، راجو راوت، ونیت گوتم، سیما بھارتی، اجے راوت، وجے پال گوتم سمیت بڑی تعداد میں کانگریسی شامل تھے۔

جنابِ فاطمہؑ کی زندگی خواتین کے لیے بہترین نمونۂ عمل ہے: مولانا کلبِ جواد

پیغمبرِ اسلامؐ نے فرمایا: فاطمہؑ میرے جگر کا ٹکڑا ہے: مولانا فیض عباس ☐ جنت البقیع میں منعقد ہوا جشنِ فاطمیہؑ

لکھنؤ۔ پیغمبرِ اسلام حضرت محمد صاحب کی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا (س) کی یاد میں جمعرات کو جنت البقیع سپہ بلقیہ اڈہ میں جشنِ فاطمیہ کا انعقاد کیا گیا۔ اس جشنِ محفل کو مولانا فیض عباس مشہدی نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت فاطمہ زہرا (س) اسلام میں اعلیٰ مقام رکھنے والی اور سب سے زیادہ قابلِ احترام خواتین میں سے ایک ہیں۔ وہ پیغمبر محمد صاحب کی لاڈلی بیٹی اور امام علی کی اہلیہ تھیں۔ پیغمبرِ اسلام نے انہیں جنت کی خواتین کی سردار قرار دیا۔ پیغمبرِ اسلام (س) نے فرمایا: "فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس نے اسے ناراض کیا، اس نے مجھے ناراض کیا۔" وہ جنت کی سردار ہونے کے باوجود اپنی پوری زندگی انتہائی سادگی، عبادت اور محنت میں گزارتی تھیں۔ وہ اپنے گھر آنے والے سائل یا بھوکے کو خود بھوکا رہ کر بھی کھانا کھلا دیتی تھیں۔ اس موقع پر مولانا کلبِ جواد نے بھی جنابِ فاطمہ زہرا کی عظمت اور فضیلت بیان کرتے ہوئے کہا کہ جنابِ فاطمہ کی زندگی خواتین کے لیے بہترین نمونۂ عمل ہے۔ جس طرح اللہ نے اپنے رسول کو لوگوں کی رہنمائی کے لیے بھیجا تھا، اسی طرح حضرت فاطمہ زہرا (س) کو بھی انسانوں کی رہنمائی کے لیے بھیجا تھا۔ انہوں نے کہا کہ آپ کا پاکیزہ کردار خواتین کے لیے ایک بہترین مثال ہے۔ محفل میں مولانا سید کلبِ جواد نقوی کے دستِ مبارک سے شعرائے کرام کو ایوارڈ دے کر اعزاز سے نوازا گیا۔ جشن کا آغاز مولانا سید تفسیر حسن کی تلاوتِ قرآنِ پاک سے اور نظامت مرثیہ خواں کامل رضوی نے کی۔ جشن میں مرثیہ خواں ڈاکٹر سید علی امام زیدی گوہر لکھنوی، کرنل جرار احمد، خورشید فتح پوری، صحی زیدی، کامل رضوی، فیض باقر، افسر دبیری، قاضی اسد، عون رضوی، سید کاظم ابرار رضوی، مرزا افضل دبیری، ارمان رضوی، سید زمان حیدر رضوی، قاسم رضا، معیز عباس اور علی ارہم باقر نے بارگاہِ شہزادی میں اپنے کلام پیش کیے۔ جشنِ محفل کا انعقاد فوکس لائیو نیوز گروپ کے اراکین کی جانب سے کیا گیا تھا۔ بعدِ محفل نظرِ امامِ زمانہ (عج) کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر روضے کو سجایا بھی گیا تھا۔

دیہی نوجوانوں کے خوابوں کو نئے پنکھ مل رہے ہیں

گرام پنچایتوں میں ہائی ٹیک ڈیجیٹل لائبریریوں کے ذریعے تعلیم کا ایک نیا باب

لکھنؤ: 03 ستمبر۔ اتر پردیش حکومت دیہی نوجوانوں کو معیاری اور جدید تعلیمی وسائل فراہم کرنے کے لیے مسلسل موثر اقدامات کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں پنچایتی راج محکمہ مرحلہ وار 11350 گرام پنچایتوں میں ہائی ٹیک ڈیجیٹل لائبریریاں قائم کر رہا ہے۔ ان لائبریریوں کا مقصد دیہاتوں میں طلباء اور نوجوانوں کو مسابقتی امتحانات کی تیاری، ہنرمندی کی ترقی اور ڈیجیٹل تعلیم کے لیے جدید تعلیمی سہولیات فراہم کرنا ہے۔ اسکیم کے پہلے مرحلے میں 75 اضلاع میں کتابوں اور 72 اضلاع میں فرنیچر کی فراہمی 100 فیصد مکمل ہو چکی ہے۔ اب تک 11350 گرام پنچایتوں میں کتابوں کی تنصیب اور 11321 گرام پنچایتوں میں جدید فرنیچر کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ ہر ڈیجیٹل لائبریری میں تقریباً 4 لاکھ روپے کی سرمایہ کاری کی جا رہی ہے، جس میں کتابوں، آئی ٹی آلات اور جدید فرنیچر کی فراہمی شامل ہے۔ مقابلے کے امتحانات کی تیاری کے لیے 80 ہزار سے زیادہ ڈیجیٹل اسٹڈی میٹریل، ای بک، ویڈیو لیکچرز، آڈیو مواد، ڈیجیٹل لرننگ ماڈیولز اور انٹرایکٹو کوئز طلباء کو دستیاب کرائے جائیں گے۔ اس اسکیم کے پہلے ہی مثبت نتائج سامنے آ رہے ہیں۔ متھرا ضلع کے گرام پنچایت اڈنگ میں واقع ڈیجیٹل لائبریری گیانم جیوتی میں تعلیم حاصل کرنے والے ٹیٹو شرما اور منیش یادو کو اتر پردیش پولیس میں سب انسپکٹر (ایس آئی) کے عہدے کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔

مالی رکاوٹیں بیٹیوں کی باعزت شادی میں حائل نہیں ہوں گی، اجتماعی شادی اسکیم جاری

مالی سال 2026-27 میں اب تک 17,758 جوڑوں کی شادی پیلی بھیت 1,271 شادیوں کے ساتھ سرفہرست

لکھنؤ: 03 ستمبر۔ وزیرِ مملکت برائے سماجی بہبود (آزادانہ چارج) جناب اسیم ارون نے کہا کہ وزیرِ اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں، ریاستی حکومت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے کہ مالی رکاوٹیں کسی بیٹی کی باعزت شادی میں رکاوٹ نہ بنیں۔ وزیرِ اعلیٰ کی اجتماعی شادی اسکیم اس عہد کو پورا کر رہی ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ اسکیم کے فوائد مکمل شفافیت کے ساتھ حقیقی اور اہل خاندانوں تک پہنچیں، جس کے لیے تصدیقی ٹیکنالوجی کے ذریعے مزید مضبوط کیا جا رہا ہے۔" وزیرِ اعلیٰ اجتماعی شادی کی اسکیم، جو سماجی بہبود کے محکمے کے ذریعے چلائی جاتی ہے، ریاست کے ہزاروں ضرورت مند خاندانوں کی بیٹیوں کی شادی کی پریشانی کو کم کرنے کے لیے ایک مضبوط سہارا بن رہی ہے۔ مالی سال 2026-27 میں اب تک 17758 جوڑوں کی شادی ہو چکی ہے۔ ریاست میں 72448 اجتماعی شادیوں کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ ڈپٹی ڈائریکٹر مسٹر آر پی سنگھ نے بتایا کہ اس اسکیم کے تحت اب تک 72787 درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ درخواستوں کی جانچ پڑتال کے دوران 20042 درخواستیں منظور کی گئیں جبکہ 7245 درخواستیں نااہل پائی گئیں۔ پیلی بھیت اجتماعی شادیوں کے معاملے میں ریاست میں پہلے نمبر پر ہے۔ اب تک 1271 جوڑے یہاں شادی کر چکے ہیں۔ شاہجہاں پور 1063 شادیوں کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ اس کے بعد سلطان پور 1040 اور رام پور 1031 ہیں۔ اسکیم کے اندر شفافیت کو بڑھانے کے لیے، ای-کے وائی سی کے ذریعے درخواست دہندگان کی تصدیق اور ای-ضلع پورٹل کے ذریعے آمدنی اور ذات کے سرٹیفکیٹ کی ڈیجیٹل تصدیق کو نافذ کیا گیا ہے۔ آدھار پر مبنی ادائیگی کا نظام جلد ہی نافذ کیا جائے گا، جس سے گرانٹ فنڈز براہِ راست اہل مستفیدین کے آدھار سے منسلک بینک کھاتوں میں منتقل کیے جا سکیں گے۔ قابلِ ذکر ہے کہ اسکیم کے تحت ہر جوڑے کو ایک لاکھ روپے کی مالی امداد دی جاتی ہے۔ اس میں گھریلو سیٹ اپ کے لیے 64000 روپے، شادی کے تحائف کے لیے 21000 روپے اور شادی کی تقریب کے لیے ضروری انتظامات کے لیے 15000 روپے شامل ہیں۔

لینگویج یونیورسٹی کے طلبہ کی یو جی سی نیٹ اور جے آر ایف کے امتحان میں شاندار کامیابی

لکھنؤ، 3 ستمبر 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے طلبہ نے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے نیشنل ایلیجیبلٹی ٹیسٹ اور جونیئر ریسرچ فیلوشپ کے امتحان میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قومی سطح پر یونیورسٹی کا نام روشن کیا ہے۔ حالیہ نتائج میں یونیورسٹی کے مختلف شعبوں کے بیس طلبہ نے کامیابی حاصل کی جن میں سترہ طلبہ نے یو جی سی نیٹ جبکہ تین طلبہ نے جے آر ایف کی اہلیت حاصل کی۔ طلبہ کی اس کامیابی کو یونیورسٹی کے معیاری تعلیمی ماحول، اساتذہ کی مؤثر رہنمائی اور طلبہ کی مسلسل محنت کا نمایاں ثبوت قرار دیا جا رہا ہے۔ یونیورسٹی کے مختلف شعبوں میں کامیاب ہونے والے طلبہ نے اپنی علمی استعداد اور مسابقتی امتحانات کی تیاری میں بہترین صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔ شعبۂ اردو، شعبۂ تعلیمی مطالعات، شعبۂ جرنلزم اینڈ ماس کمیونیکیشن، شعبۂ کمپیوٹر سائنس و آئی ٹی، شعبۂ بزنس ایڈمنسٹریشن، شعبۂ انگلش اینڈ فارن لینگویجز، شعبۂ جغرافیہ، شعبۂ فارسی اور شعبۂ فزیکل ایجوکیشن کے طلبہ نے یو جی سی نیٹ اور جے آر ایف میں کامیابی حاصل کر کے یونیورسٹی کی علمی و تحقیقی سرگرمیوں کو مزید تقویت بخشی ہے۔ اس کامیابی میں شعبۂ اردو کے طلبہ نے خصوصی طور پر نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ شعبۂ اردو کی مسکان بانو اور محمد عمران نے جونیئر ریسرچ فیلوشپ (جے آر ایف) حاصل کر کے شعبے اور یونیورسٹی کے لیے اہم اعزاز حاصل کیا جبکہ شمع پروین، سلمان ساجد اور سنبل فاطمہ نے یو جی سی نیٹ میں کامیابی حاصل کی۔ شعبۂ اردو کے طلبہ کی یہ کامیابی اس اعتبار سے بھی اہم ہے کہ جے آر ایف ملک کے اعلیٰ ترین تحقیقی مسابقتی امتحانات میں شمار ہوتا ہے اور اس کے ذریعے طلبہ کو اعلیٰ سطح پر تحقیق کے مواقع میسر آتے ہیں۔ شعبۂ اردو کے پانچ طلبہ کی نیٹ اور جے آر ایف میں کامیابی شعبے میں جاری تدریسی و تحقیقی سرگرمیوں، اساتذہ کی علمی رہنمائی اور طلبہ کی سنجیدہ محنت کی عکاس ہے۔ بالخصوص دو طلبہ کا جے آر ایف حاصل کرنا شعبۂ اردو کے لیے ایک قابلِ فخر اور حوصلہ افزا کامیابی ہے۔ شعبۂ تعلیمی مطالعات کی انکیتا ورما نے جے آر ایف حاصل کیا جبکہ پریا راوت، ساگر پرتاپ سنگھ، شوانگی سنگھ، نیرج کمار اور پراچی مشرا نے یو جی سی نیٹ کی اہلیت حاصل کی۔ اسی طرح شعبۂ جرنلزم اینڈ ماس کمیونیکیشن سے لکشمی شریواستو اور کومل کیسروانی، شعبۂ کمپیوٹر سائنس و آئی ٹی سے حذیفہ حبیب اور محمد مزمل، شعبۂ بزنس ایڈمنسٹریشن سے وپن کمار ویدیا، شعبۂ انگلش اینڈ فارن لینگویجز سے مسکان سونی، شعبۂ جغرافیہ سے دیویش کمار، شعبۂ فارسی سے عقیل اختر اور شعبۂ فزیکل ایجوکیشن سے پرویز احمد نے یو جی سی نیٹ میں کامیابی حاصل کی۔ اس موقع پر اس اہم کامیابی پر وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے تمام کامیاب طلبہ، ان کے اساتذہ اور شعبہ جات کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یو جی سی نیٹ اور جے آر ایف میں طلبہ کی یہ کامیابی یونیورسٹی کے معیاری تعلیمی ماحول، اساتذہ کی مسلسل رہنمائی اور طلبہ کی محنت و لگن کا نتیجہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ یونیورسٹی کا مقصد طلبہ کو محض ڈگری فراہم کرنا نہیں بلکہ انہیں تحقیق، اختراع اور علمی و فکری میدان میں آگے بڑھنے کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنا ہے۔ یونیورسٹی طلبہ کی علمی صلاحیتوں کو نکھارنے، تحقیقی رجحان کو فروغ دینے اور قومی سطح کے مسابقتی امتحانات کے لیے ان کی بہتر تیاری کے سلسلے میں مسلسل مواقع اور سہولیات فراہم کر رہی ہے۔ پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ طلبہ کی ایسی کامیابیاں پوری یونیورسٹی کے لیے باعثِ فخر ہیں اور دیگر طلبہ کے لیے بھی تحریک کا ذریعہ بنتی ہیں۔ انھوں نے امید ظاہر کی کہ کامیاب طلبہ مستقبل میں اعلیٰ تعلیم اور تحقیق کے میدان میں نمایاں مقام حاصل کرتے ہوئے ملک و قوم کی علمی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں گے۔ انھوں نے تمام کامیاب طلبہ کے روشن اور تابناک مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

سید حسن عسکری ایڈوکیٹ کے چالیسویں کی مجلس ۵ ستمبر کو

لکھنؤ۔ ۳ ستمبر۔ شہر کی ہر دل عزیز شخصیت مرحوم سید حسن عسکری نقوی ایڈوکیٹ کے چالیسویں کی مجلس ۵ ستمبر، بروز ہفتہ، شب میں ۸ بجے، امام باڑہ غفرآن ماب، چوک، لکھنؤ میں برپا ہو گی، جس کو آفتاب شریعت عالیجناب مولانا سید کلب جواد نقوی صاحب خطاب فرمائیں گے۔ مجلس سے قبل قرآن خوانی ہوگی اور شعرائے کرام بارگاہ امام میں نظرانہ عقیدت پیش کریں گے۔ یہ اطلاع مرحوم کے بھتیجے سید باقر افتخار نقوی نے دی ہے۔

رکشا بندھن ہندوستانی تہذیب کی مشترکہ وراثت اور سماجی اتحاد کا تہوار ہے: ڈاکٹر علی ظفر

مسلم راشٹریہ منچ کی جانب سے رکشا بندھن تقریب کا انعقاد، طالبات نے باندھی راکھیاں

محمود آباد۔ مسلم راشٹریہ منچ کی جانب سے راجکیہ انٹر کالج لائل خورد، محمود آباد میں رکشا بندھن کے موقع پر ایک پروقار اور خوبصورت تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب میں اسکول کے طلبہ و طالبات نے جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی۔ پروگرام کا مقصد رکشا بندھن کے ذریعے باہمی محبت، بھائی چارے، سماجی ہم آہنگی اور ہندوستانی تہذیب کی مشترکہ روایات کا پیغام عام کرنا تھا۔ پروگرام کے انچارج ڈاکٹر علی ظفر نے کہا کہ "رکشا بندھن ہندوستانی تہذیب کی مشترکہ وراثت اور سماجی اتحاد کا تہوار ہے۔" انہوں نے کہا کہ رکشا بندھن صرف بھائی بہن کی محبت اور اعتماد کا تہوار نہیں بلکہ ایک دوسرے کے احترام، تعاون، تحفظ اور ذمہ داری کے احساس کو مضبوط کرنے کا بھی موقع ہے۔ ہندوستان کی عظیم تہذیبی روایت کی یہ خصوصیت رہی ہے کہ یہاں کے تہوار لوگوں کو جوڑنے اور باہمی رشتوں کو مضبوط بنانے کا کام کرتے ہیں۔ ڈاکٹر علی ظفر نے کہا کہ ہندوستانی تہذیب ہمیشہ محبت، ہم آہنگی، سماجی مساوات اور "وسودھیو کٹمبکم" کے جذبے کو اہمیت دیتی رہی ہے۔ رکشا بندھن کا مقدس دھاگا ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ معاشرے میں رشتے صرف خونی تعلقات تک محدود نہیں ہوتے بلکہ محبت، اعتماد اور احترام کی بنیاد پر بھی مضبوط ہوتے ہیں۔ اس طرح کی تقریبات طلبہ میں ہندوستانی تہذیب، سماجی ذمہ داری اور قومی اتحاد کے تئیں مثبت جذبات پیدا کرتی ہیں۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی راجکیہ انٹر کالج لائل خورد، محمود آباد کے پرنسپل رام سنیہی پرشار نے کہا کہ رکشا بندھن ہندوستانی تہذیب کا ایک اہم تہوار ہے، جو بھائی بہن کے درمیان محبت اور اعتماد کو مضبوط کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیمی اداروں میں اس طرح کے ثقافتی پروگرام طلبہ کو اپنی روایات اور اقدار سے جوڑنے کے ساتھ ساتھ ان میں سماجی ہم آہنگی کا جذبہ بھی پیدا کرتے ہیں۔ تقریب میں خصوصی مہمان نروپما ورما، محمد ہارون، برجیش ورما، امیت ورما، عبداللہ صالح، احتشام، شاداب اور یاسر موجود رہے۔ تمام مہمانوں نے طلبہ کو رکشا بندھن کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے محبت، بھائی چارے اور باہمی احترام کو زندگی میں اپنانے کا پیغام دیا۔ اس موقع پر اسکول کی طالبات نے جوش و خروش کے ساتھ راکھیاں باندھ کر رکشا بندھن کی روایت کو زندہ رکھا۔ طلبہ و طالبات میں تقریب کے حوالے سے خاصا جوش و خروش نظر آیا۔ راکھی کے مقدس دھاگے کے ذریعے محبت، اعتماد، تحفظ اور سماجی اتحاد کا پیغام دیا گیا۔ پروگرام کے انچارج ڈاکٹر علی ظفر نے کہا کہ مسلم راشٹریہ منچ ہندوستانی تہذیب کی مشترکہ وراثت اور سماجی ہم آہنگی کو مضبوط کرنے والی ایسی تقریبات کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی یکجہتی اور سالمیت اسی وقت مضبوط ہوگی جب معاشرے کے تمام طبقات باہمی محبت اور اعتماد کے ساتھ ایک دوسرے کے تہواروں اور روایات کا احترام کریں گے۔ تقریب میں اسکول کے تمام طلبہ و طالبات سمیت اساتذہ اور دیگر معزز افراد نے شرکت کی۔ آخر میں تمام مہمانوں، اساتذہ اور طلبہ کا شکریہ ادا کیا گیا اور باہمی بھائی چارے، سماجی ہم آہنگی اور قومی اتحاد کو مضبوط بنانے کا عزم کیا گیا۔

دادا میاں کا مزار بھائی چارگی اور امن و سکون کا مرکز ہے: صباحت حسن شاہ

لکھنؤ: 3 ستمبر۔ حضرت خواجہ محمد نبی رضا شاہ المعروف دادا میاںؒ کا 119 واں سالانہ عرس نہایت ہی شان و شوکت کے ساتھ باضابطہ طور پر شروع ہو رہا ہے۔ دادا میاںؒ کا مزار بلاتفریق مذہب و ملت فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا مرکز ہے۔ اس درگاہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں سالانہ عرس کے موقع پر ملک بھر سے لاکھوں کی تعداد میں بلاتفریق مذہب و ملت کے زائرین و مریدین شرکت کر کے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ دادا میاں نے انسانیت کی دنیا کے سامنے ایسی مثال پیش کی۔ جس کی روشنی ہر طرف بکھری ہوئی ہے۔ آپ نے اپنی مختصری عمر میں اتنا کام کر دکھایا جس کی مثال آج کے زمانے میں ملنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ اس کی جیتی جاگتی مثال ملک و بیرون میں لاکھوں کی تعداد میں پھیلے ہوئے مریدین و عقیدت مند ہیں۔ آپ کا سلسلہ سلسلہ جہانگیریہ ہے جو سلسلہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیا، نقشبندیہ، ابوالعلائیہ کے مجموعے کا نام ہے۔ حضرت خواجہ محمد نبی رضا شاہ المعروف دادا میاں کا ہر سال پانچ روزہ عرس بڑی شان و شوکت کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس سال آپ کا 119 واں عرس پاک 4 ستمبر سے 8 ستمبر بروز جمعہ تا منگل آستانہ دادا میاں خانقاہ شاہ رضا مال ایونیو میں ہوگا۔ اس میں ذکر قرآن، قرآن خوانی، میلاد شریف، طرحی مشاعرہ، چادر پوشی، حلقہ ذکر، محفل سماع، عالمی سیمینار، غسل و صندل شریف کا پروگرام ہوگا۔ جس میں شریک ہونے کے لئے ملک بھر سے لاکھوں کی تعداد میں لوگ تشریف لاتے ہیں۔ اس ضمن میں 6 ستمبر بروز اتوار 12 واں عالمی سیمینار کا پروگرام ہوگا۔ جس کا عنوان اطاعت شیخ اور شاہ رضا ہوگا۔ جس کے ذریعہ دادا میاں کے تعلیمات کو لوگوں کے سامنے لایا جائے گا۔ جس میں محترم جناب محمد عارف اقبال مصباحی مدھوبنی بہار سے تشریف لا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ لکھنؤ اور آس پاس کے علمائے کرام تشریف لا رہے ہیں۔ سیمینار کے ذریعہ دادا میاں کی تربیت جو مریدین کے لئے آپ نے بتائی ہے اس کا طریقہ بتایا اور سکھایا جائے گا۔ اس موقع پر فرحت حسن خاں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ لکھنؤ۔ مرحوم ایڈووکیٹ حسن عسکری نقوی کے ایصالِ ثواب کے لیے مجلسِ چہلم 5 ستمبر کو منعقد ہوگی۔ مرحوم کے بھتیجے باقر افتخار نقوی نے بتایا کہ چوک منڈی واقع امام باڑہ گفران آب میں رات 8 بجے مجلس ہوگی۔ مجلس سے پہلے قرآن خوانی ہوگی اور شعراء اپنا کلام پیش کریں گے۔ مجلس کو مولانا کلبِ جواد نقوی خطاب کریں گے۔

اودھ نامہ

مسائل کا ادراک یا مظلومیت کا بیانیہ

ہندوستان ایک براعظم نما ملک ہے۔ کشمیر سے کیرالا، اتر پردیش سے تلنگانہ، آسام سے مہاراشٹر اور گجرات سے بنگال تک مسلمانوں کی سماجی، تعلیمی اور معاشی صورت حال یکساں نہیں۔ اس لیے پورے ہندوستانی مسلمان کو ایک ہی کیفیت، ایک ہی خوف اور ایک ہی سیاسی تجربے میں بند کر دینا اتنا ہی غیر محتاط رویہ ہے جتنا ان کے حقیقی مسائل سے انکار کر دینا۔ اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ ہندوستانی مسلمانوں کے ایک بڑے حصے کو تعلیمی، معاشی اور سماجی پسماندگی کا سامنا رہا ہے۔ 2006 کی مشہور سچر کمیٹی رپورٹ میں تعلیم، روزگار، بینک قرض، بنیادی سہولتوں، غربت اور معیارِ زندگی کے ساتھ مختلف ریاستوں کے درمیان تفاوت کا بھی تفصیلی جائزہ لیا گیا تھا۔ سچر کمیٹی کی سفارشات میں بھی مسلم برادری کی "نسبتی محرومی" کے علاج کے لیے شمولیاتی ترقی، مساوی مواقع اور قومی دھارے میں موثر شرکت پر زور دیا گیا تھا نہ کہ مسلمانوں کو ایک مستقل اور یک رنگ مظلوم جماعت تصور کرنے پر۔

موجودہ صورت حال جاننے کے لیے موجودہ اعداد و شمار، ریاستی تفاوت اور بدلتے ہوئے سماجی اشاریوں کو بھی دیکھنا ضروری ہے۔ مثلاً 2025 کے سرکاری پیریاڈک لیبر فورس سروے کے مطابق ملک گیر سطح پر عمومی بے روزگاری کی شرح مسلمانوں میں 3.3 فیصد، ہندوؤں میں 3.0 فیصد اور تمام مذہبی گروہوں کو ملا کر 3.1 فیصد تھی۔ شہری مسلم خواتین میں یہ شرح 6.0 فیصد تھی، جو یقیناً الگ توجہ چاہتی ہے۔ اعداد کا مقصد کسی سیاسی موقف کو ثابت کرنا نہیں بلکہ حقیقت کو اس کی پیچیدگی کے ساتھ سمجھنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کی صورتحال پر گفتگو ہو تو "سب کچھ ٹھیک ہے" اور "سب کچھ تباہ ہو چکا ہے" والی دو انتہاؤں کے بیچ ہونی چاہیے۔ سوشل میڈیا کی فوری ترسیل کی خدمت نے ناانصافی کو چھپانا مشکل بنایا ہے۔ جو یقیناً ایک مثبت تبدیلی ہے، مگر۔۔۔ اسی "تبدیلی" نے مقامی واقعے کو پورے ملک کی مستقل کیفیت سمجھ لینے کا امکان بھی بڑھا دیا ہے۔ یہیں سے ایک دوسرا سوال پیدا ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے موجودہ مسائل پر گفتگو کرنے والے بہت سے اہلِ قلم بجا طور پر اتحاد، سنجیدگی اور باہمی رواداری کا مطالبہ کرتے ہیں، لیکن کبھی کبھی یہی مطالبہ چند سطروں بعد مسلکی نزاع میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ کیا یہ فرق ہم سب نہیں جانتے کہ: ایک شخص کے قول کا محاسبہ اور اس کے پورے مسلک کا محاسبہ ایک ہی چیز نہیں ہے"۔

ہمارے تقریباً ہر مذہبی مکتبِ فکر میں سنجیدہ اہلِ علم بھی موجود ہیں اور ایسے مقرر بھی جن کی شناخت ہی اشتعال انگیز جملوں سے قائم ہوتی ہے۔ اگر ایک دیوبندی کی سخت کلامی تمام دیوبندیوں، ایک بریلوی کی دریدہ دہنی تمام بریلویوں، ایک اہلِ حدیث مقرر کا فتویٰ تمام اہلِ حدیث اور کسی جماعتی کارکن کی متشدد زبان پوری جماعت کے کھاتے میں ڈال دی جائے تو اتحاد کا مطالبہ محض تقریری آرائش بن کر رہ جاتا ہے۔ پھر جس "مسلم اتحاد" کی خواہش ظاہر کی جا رہی ہے، اس کے لیے جگہ کہاں باقی رہے گی۔ اتحاد کا مطلب اختلاف ختم کرنا نہیں۔ ہندوستانی مسلمانوں میں فقہی، مسلکی، سیاسی اور تہذیبی اختلافات کل بھی تھے، آج بھی ہیں اور آئندہ بھی رہیں گے۔ اصل تہذیبی امتحان یہ ہے کہ اختلاف کو اجتماعی کردار کشی اور مفروضہ سیاسی جرائم تک پہنچنے سے روکا جائے۔ اس بحث کا سب سے زیادہ قابلِ غور پہلو وہ تلخی زبان ہے جس کے تحت موجودہ سیاسی اقتدار کو مسلمانوں پر خدا کی طرف سے "مسلط" کیا گیا عذاب قرار دے دیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہم کسی جمہوری ملک میں انتخاب کے ذریعے قائم ہونے والی حکومت کو اس طرح خدائی عذاب قرار دینے کا اختیار لاتے کہاں سے ہیں؟ ہندوستانی وزیر اعظم کیا صرف مسلمانوں کا وزیر اعظم ہوتا/کہلاتا ہے؟ وطنِ عزیز میں قائم مرکزی حکومت تو پورے ہندوستان کی آئینی حکومت ہے۔ اسی طرح اتر پردیش کا وزیر اعلیٰ صرف وہاں کے مسلمانوں پر حکومت نہیں کرتا بلکہ متعلقہ ریاست کے تمام شہری اس حکومت کے دائرۂ اقتدار میں آتے ہیں۔ مسلمان کسی حکومت سے ناراض ہو سکتے ہیں، اس کی پالیسیوں کو اپنے لیے نقصان دہ سمجھ سکتے ہیں، اس کے فیصلوں کی مخالفت کر سکتے ہیں، عدالتوں سے رجوع ہو سکتے ہیں اور اگلے انتخاب میں ایسی ناپسندیدہ حکومت کو اقتدار سے ہٹانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ یہی ہندوستانی جمہوریت ہے۔

لیکن اس سیاسی اختلاف سے ایک قدم آگے بڑھ کر یہ کہنا کہ: اللہ نے مسلمانوں کے اعمال کی سزا کے طور پر فلاں فلاں حکمران کو ان پر "مسلط" کر دیا ہے، محض سیاسی رائے نہیں رہتی، یہ خدا کی منشا کے بارے میں دعویٰ بھی بن جاتا ہے۔ اگر ایک ریاست میں وہی جماعت برسر اقتدار ہو تو عذاب، اور دوسری ریاست میں دوسری جماعت برسر اقتدار آ جائے تو رحمت۔ مظلوم کے ساتھ ہونے والی زیادتی کی نشان دہی ضروری ہے، لیکن کسی معاشرے کو مسلسل اس کے "مظلوم" ہونے کا احساس دلاتے رہنا اس کی قوتِ عمل کو بھی متاثر کر سکتا ہے۔

'ہندوستانی غریب ہو سکتے ہیں، انھیں بکاؤ سمجھنے کی غلطی نہ کریں'

جب آپ جیسے رسوخ دار شخص عیسائی طبقہ، غیر ملکی فنڈنگ اور غریبی پر تبصرہ کرتے ہیں تو کروڑوں لوگ سنتے ہیں۔ ایسے میں غیر ذمہ دارانہ بیان سماجی تعصب کو توڑنے کی جگہ انھیں مزید گہرا کر دیتے ہیں۔

اے جے فلپ

محترم ہریش سالوے جی!

میں عموماً ٹی وی انٹرویو نہیں دیکھتا۔ لیکن ریپبلک ٹی وی پر ارنب گوسوامی کو دیا گیا آپ کا انٹرویو دیکھنے کے لیے مجھے اس مختصر ویڈیو کلپ نے مجبور کیا، جو میرے ایک دوست نے بھیجا تھا۔ اس میں آپ کی کچھ باتیں سن کر مجھے گہرا دھچکا لگا اور میں نے اپنی برداشت کی آزمائش کرتے ہوئے یوٹیوب پر وہ پورا انٹرویو دیکھا۔ اسے دیکھتے ہوئے مجھے 1990 کی دہائی میں 'جین ٹی وی' کے ساتھ آپ کے والدین کے پی سالوے کے انٹرویو کی یاد آ گئی۔ تب ارنب گوسوامی شاید 'جیسوٹ پادریوں والے کسی اسکول میں پڑھ رہے' ہوں گے، جیسا کہ انہوں نے اپنے تعلیمی پس منظر کا ذکر کرتے ہوئے خود کہا ہے۔

ارنب فائیو اسٹار ہوٹل کے جس سوئٹ میں آپ کا انٹرویو لے رہے تھے، اس کی شان و شوکت دکھا کر شاید ناظرین کو متاثر کرنا چاہ رہے تھے۔ میں نے دہلی کے 4 نامور وکیلوں کی زندگی کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ ان میں سے 2 بیس پچیس این جی اوز کو کروڑوں روپے کی باقاعدہ مالی مدد دیتے ہیں۔ دونوں کی بیشتر آمدنی بین الاقوامی ثالثی سے ہوتی ہے۔ ایک نے تو ثالثی قانون کے مطالعے کو فروغ دینے کے لیے ایک معروف لا یونیورسٹی میں اپنے والد کی یاد میں ایک چیئر بھی قائم کی ہے، جو خود ایک جانے مانے وکیل تھے۔

2018 میں جب کیرالہ میں تباہ کن سیلاب آیا، ان میں سے ایک وکیل نے 2 سرکاری اسکولوں کی تعمیر نو کے لیے میرے زیر قیادت ادارے کو 35 لاکھ روپے کی مدد دی تھی۔ ہم نے ڈیڑھ ماہ میں 27 لاکھ روپے خرچ کر کے یہ کام مکمل کیا۔ جب میں نے بچی ہوئی رقم واپس کرنے کی پیشکش کی، تو انہوں نے مجھ سے اسے بھی ضرورت مندوں پر ہی خرچ کرنے کو کہا۔ ہم نے اس رقم سے اپنے غریب طلبہ کو بھاری سبسڈی والی سردیوں کی اسکول یونیفارم فراہم کی۔ یہ حوالہ مجھے آپ کے اس بیان کی یاد دلاتا ہے جس میں آپ نے کہا ہے کہ آپ 'عطیہ' کے تصور کو سمجھ ہی نہیں پاتے۔ شاید اس لیے کیونکہ آپ نے دوسروں کو بے غرضی سے کچھ دینے کا روحانی اطمینان کبھی محسوس ہی نہیں کیا۔

میں نے 23 سال تک دہلی کے ایک چرچ کے 7 اراکین کے ذریعہ 1979 میں قائم کیے گئے ایک این جی او کو چلایا ہے۔ ان برسوں میں 4 لاکھ سے زیادہ غریب بچوں نے ہمارے پروگراموں کے ذریعہ اچھی تعلیم حاصل کی۔ ابتدا میں ہماری فنڈنگ کا 90 فیصد بیرون ملک سے آتا تھا۔ آج یہ کم ہو کر 5 فیصد سے بھی کم رہ گیا ہے۔ کسی بھی عطیہ دہندہ نے کبھی نہیں کہا کہ پیسے کا استعمال کسی کا مذہب تبدیل کرانے کے لیے کیا جائے۔ میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہماری کوششوں سے تعلیم یافتہ ایک بھی طالب علم عیسائی نہیں بنا۔ اگر وہ اچھے اور سچے شہری بن کر ملک کی خدمت کر رہے ہیں، تو میرے لیے یہی سب سے بڑا اطمینان ہے۔ آپ اس بات کو نہیں سمجھ پائیں گے، کیونکہ شاید آپ اسے سمجھنا ہی نہیں چاہتے۔

ارنب نے آپ کو ملک کا نمایاں عیسائی چہرہ بتایا۔ آپ نے فخر سے کہا کہ آپ کا عیسائی پس منظر نریندر مودی حکومت کی جانب سے آپ کو سالیسٹر جنرل مقرر کیے جانے کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنا۔ کسی بھی شخص کا مذہب اس کے عوامی عہدے کی اہلیت کا پیمانہ ہونا بھی نہیں چاہیے۔ لیکن ذرا ملک کے سیاسی منظرنامے پر نظر ڈالیے کہ مرکز اور ریاستوں میں کتنے مسلم اور عیسائی وزیر یا گورنر ہیں؟ اگر یہ تعداد نہ ہونے کے برابر ہے، تو کیا اس کا مطلب یہ نکالا جائے کہ ملک میں اہل مسلم اور عیسائی ہیں ہی نہیں؟ اس لیے صرف آپ کی تقرری اس بات کا ثبوت نہیں ہو سکتی کہ نظام میں امتیاز یا تعصب موجود ہی نہیں۔ جب پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ میں میرے خلاف مقدمہ تھا، میری پیروی کرنے والے وکیل سابق چیف جسٹس راجندر سچر تھے۔ ہم نے جس دوسرے سینئر وکیل سے مشورہ لیا تھا، وہ مرحوم فالی ایس نریمن تھے۔ ان میں کوئی عیسائی نہیں تھا۔ زندگی میں کئی ڈاکٹروں نے میرا علاج کیا ہے۔ جس ڈاکٹر کا میں سب سے زیادہ احترام کرتا ہوں، وہ تریویندرم میڈیکل کالج کے سابق پرنسپل مرحوم ڈاکٹر نارائن پائی تھے۔ وہیں جس ڈاکٹر کو میں سب سے تلخ تجربے کے ساتھ یاد کرتا ہوں، وہ کوٹایم میڈیکل کالج کے شعبۂ جراحی کے ایک پروفیسر تھے، جنھوں نے میرے والد کی ٹوٹی ہوئی ٹانگ کا آپریشن ایک ہزار روپے کی رشوت کے لیے 3 دن موخر کیا۔ اتفاق سے وہ بھی میری ہی طرح سیرین عیسائی تھے۔ قابلیت ہو یا بدعنوانی، اس کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔

ارنب چاہتے تھے کہ آپ نئے ایف سی آر اے قانون پر حکومت کو کلین چٹ دے دیں۔ میں داد دیتا ہوں کہ آپ نے یہ سچ تسلیم کیا کہ ہندوستان آنے والے تقریباً 23,000 کروڑ روپے کے کل غیر ملکی عطیے میں عیسائیوں کو صرف 10 فیصد ملتا ہے۔ باقی 90 فیصد کس کو ملتا ہے؟ ظاہر ہے، ہندو تنظیموں کو۔

مودی حکومت نے کچھ برسوں میں ہزاروں این جی اوز کے ایف سی آر اے لائسنس منسوخ کیے ہیں، جس سے لاکھوں لوگوں کا روزگار ختم ہو گیا۔ جن اداروں کے نام میں 'کرسچن'، 'فیلوشپ' یا 'چرچ' جیسے الفاظ تھے، انہیں خاص طور پر سخت جانچ اور انتظامی دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ قوانین اتنے سخت ہو گئے ہیں کہ سماجی کام کرنا دشوار ہے۔ مجھے مالی شفافیت یا جوابدہی سے کوئی پرہیز نہیں ہے۔ میرا اعتراض حکومت کے دوہرے رویے پر ہے۔ 'پی ایم کیئرز فنڈ' کو لیجیے۔ عوامی دستاویزات کے مطابق 2024-25 میں اس کے پاس 8,452 کروڑ روپے کا بیلنس تھا، جبکہ اس پورے مالی سال میں اس کا خرچ محض 87.85 لاکھ روپے کے آس پاس تھا۔

اگر کسی چھوٹے این جی او کے لیے ایک مقررہ مدت کے اندر غیر ملکی عطیے کو خرچ کرنا ضروری ہے اور ایسا نہ کرنے پر اس کی ایف سی آر اے رجسٹریشن منسوخ ہو سکتی ہے، تو کیا ہزاروں کروڑ روپے دبائے بیٹھی سرکاری تنظیموں پر شفافیت کا وہی پیمانہ نافذ نہیں ہونا چاہیے؟ ہندوستان میں کام کر رہی ایک ملٹی نیشنل کمپنی نے ہریانہ کے ایک پسماندہ علاقے میں اسکول کی عمارت بنانے میں ہمیں مالی مدد دینے کا وعدہ کیا تھا۔ بعد میں انتظامی دباؤ میں کمپنی نے وہ رقم پی ایم کیئرز فنڈ میں دے دی! ملک میں کئی آفات آئیں۔ اگر کوئی ہنگامی فنڈ ہزاروں کروڑ روپے جمع کر لے لیکن فنڈ کا معمولی حصہ بھی ضرورت مندوں پر خرچ نہ کرے، تو اس پر سوال اٹھنا فطری ہے۔ آپ یا تو ان زمینی حقیقتوں سے ناواقف ہیں یا سب کچھ جانتے ہوئے انجان بن رہے ہیں۔

آپ نے انٹرویو میں اشارہ دیا کہ عیسائی ادارے پیسوں کا لالچ دے کر مذہب تبدیل کراتے ہیں۔ میرا آپ کو کھلا چیلنج ہے۔۔۔ پورے ملک میں ایک بھی ایسا شخص دکھائیے جس نے صرف پیسوں کے لیے اپنا مذہب تبدیل کیا ہو۔ ہندوستانی غریب ہو سکتے ہیں، لیکن انہیں بکاؤ سمجھنے کی غلطی مت کیجیے۔

ارنب نے دعویٰ کیا کہ ان کی رپورٹر کو ایک اسٹنگ آپریشن کے دوران مذہب تبدیل کرنے اور مقامی شخص سے شادی کی پیشکش کی گئی۔ اس کے خلاف شکایت کیوں نہیں کی گئی؟ ارنب نے یہ بھی کہا کہ آپ نے ایک معاملے میں عدالت میں ان کی پیروی کی تھی۔ آج ملک کی مختلف جیلوں میں درجنوں غریب عیسائی بند ہیں جن پر مذہب تبدیل کرانے کے جھوٹے الزامات ہیں۔ اگر آپ واقعی عیسائی برادری کے تئیں ہمدردی دکھانا چاہتے ہیں، تو بغیر فیس لیے ان میں سے کسی ایک غریب اور بے قصور کا مقدمہ لڑ کر دکھائیے۔

آپ نے مذہبی آزادی پر پُرجوش تقریریں کیں۔ لیکن جس پارلیمانی حلقے کی نمائندگی کبھی آپ کے والد کرتے تھے، آج وہاں عیسائی اپنے گھروں میں بھی نجی دعائیہ اجتماع تک نہیں کر سکتے۔ زعفرانی گمچھا ڈالے شرپسندوں کا کوئی بھی چھوٹا گروہ چرچ میں گھس کر بے قصور عقیدت مندوں کو سرعام ہراساں کرتا ہے اور پولیس تماشائی بنی رہتی ہے۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کے اس کھلے استحصال کے خلاف عوامی پلیٹ فارموں پر بولنے کی اخلاقی جرأت دکھائیے۔ ایسا کرتے ہی حکومت سے ملنے والے مقدمات کی فائلیں بند ہو جائیں گی اور ارنب گوسوامی ٹی وی پر کہنے لگیں گے کہ آپ نے 'اصل رنگ' دکھا دیا ہے۔

انیسویں صدی کے شروع میں جب عیسائی مشنری ولیم کیری بھارت آئے تھے، تو انہوں نے سب سے پہلے ایسا اسکول کھولا جس میں ہر ذات اور طبقے کے بچوں کا خیر مقدم تھا۔ مشنری سرگرمیوں کے بارے میں کسی کا بھی نظریہ ہو، یہ سچ ہے کہ تعلیم ہی غربت کا اٹل علاج ہے۔ آج کئی شمالی ریاستوں میں ہزاروں سرکاری پرائمری اسکول بند ہو چکے ہیں۔

آپ کے انٹرویو میں جس بات نے مجھے سب سے زیادہ مضطرب کیا، وہ یہی تھی۔ مجھے آپ کی بے پناہ دولت، آپ کے عالی شان ہوٹل سوئٹ، آپ کی مہنگی گھڑیوں، آپ کی بین الاقوامی وکالت یا آپ کے بااثر موکلوں سے کوئی حسد نہیں ہے۔ اپنی سخت محنت کی کمائی سے لطف اندوز ہونے کا آپ کو پورا حق ہے۔ لیکن عوامی زندگی میں بڑی کامیابی اپنے ساتھ اخلاقی ذمہ داری بھی لاتی ہے۔ جب آپ جیسا بااثر شخص عیسائی برادری، شہری تنظیموں، غیر ملکی امداد اور غربت کے بارے میں بولتا ہے، تو کروڑوں لوگ اسے سچ مان لیتے ہیں۔ آپ کے الفاظ معاشرے کے تنگ تعصبات کو چیلنج کر سکتے ہیں یا انہیں مزید زہریلا بنا سکتے ہیں۔

چاہیں تو اس خط کو اپنے سے 2 سال بڑے ایک بزرگ صحافی کی بے تکی بڑبڑاہٹ سمجھ کر مسترد کر سکتے ہیں۔ میں نے زندگی میں دولت، اقتدار، غربت، فیاضی اور منافقت کو قریب سے دیکھا ہے۔ میں نے اس سفر میں یہی سیکھا ہے۔۔۔ کسی شخص کا مذہب مجھے اس کے کردار کے بارے میں کچھ نہیں بتاتا، اس کے اعمال اور طرزِ عمل ہی اس کی حقیقت بیان کرتے ہیں۔

مخلص

اے جے فلپ

(اس خط کا تفصیلی حقیقی ورژن 'انڈین کرینٹس' میں شائع ہو چکا ہے)

ہندوستان میں بابر حملہ آور، ازبکستان میں مشترکہ وراثت: ایک ہی تاریخ کے دو بیانیے کیوں؟

ازبکستان کی حکومت نے وزیر اعظم نریندر مودی کو غیر ملکی رہنماؤں کے لیے اپنا سب سے بڑا اعزاز دیا ہے۔ اب تاریخ کی کچھ بے چینی فطری ہے۔ کیونکہ ہندوستان میں بابر کا نام سنتے ہی پانچ سو سال پرانی تلواریں نیام سے باہر آنے لگتی ہیں۔ لیکن خارجہ پالیسی میں وہی تلوار کسی دوسرے ملک پہنچتے پہنچتے گلدستہ بن جاتی ہے۔

تریبھون

تاریخ سیاسی جماعت کے دفتر میں دشمن ہوتی ہے تو وزارت خارجہ پہنچتے ہی مشترکہ وراثت کا چوغہ اوڑھ لیتی ہے۔ تاریخ بڑی ہی ڈھیٹ، بدکردار اور موقع پرست ہے۔ اسے جتنا بھی درسی کتاب میں سیدھا کر کے بٹھا دیجیے، موقع ملتے ہی نہ جانے کب کسی سرکاری تقریب میں پہنچ جاتی ہے اور سامنے والی کرسی پر بیٹھ کر پوری مکاری سے مسکرانے لگتی ہے۔ ہندوستان میں بابر کا نام سنتے ہی پانچ سو سال پرانی تلواریں نیام سے باہر آنے لگتی ہیں؛ لیکن ازبکستان پہنچتے تو ہنہناتے گھوڑے پر سوار وہی بابر ایک یادگار کی شکل اختیار کر کے کنکھیوں سے تاکتا نظر آتا ہے۔ تاریخ کو فقیروں کو خاک سے کبھی نسبت نہیں رہتی۔ وہ تو ہمیشہ تختِ سلیمانی پر اتراتی ہے۔

ابھی جو ہندوستان میں عداوت کی وجہ بنا ہوا تھا، ازبکستان میں دوستی اور محبت کا ہم شکل بنتا جا رہا ہے۔ اگر آپ کو یقین نہ آئے تو جدید ازبکستان کا یہ معاملہ دیکھ لیجیے، جہاں ازبکستان کی حکومت نے ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی کے گلے میں غیر ملکی رہنماؤں کے لیے اپنا سب سے بڑا اعزاز 'اولی درجالی دوستلک' (اعلیٰ ترین درجے کی دوستی کا اعزاز) پہنا دیا۔ ازبکستان کے صدر شوکت مرزیایوف نے 30 اگست 2026 کو یہ اعزاز دیا اور مودی نے اسے ہندوستان کے 140 کروڑ عوام اور دونوں ملکوں کی 'صدیوں پرانی دوستی اور مشترکہ وراثت' کو معنون کیا۔

اب تاریخ کا کچھ بے چین ہونا فطری ہے۔ کیونکہ گھریلو سیاست میں تاریخ تلوار ہے؛ لیکن خارجہ پالیسی میں وہی کسی دوسرے ملک پہنچتے پہنچتے گلدستہ بن جاتی ہے۔ تاریخ بھی اب سمجھنے لگی ہوگی کہ سیاست کی کیمسٹری حیرت انگیز ہے۔ بابر میں ذرا سا یورینیم ملا دو تو تاریخ فوراً اسٹریٹجک شراکت داری میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

بابر 1483 میں اندیجان، وادیٔ فرغانہ میں پیدا ہوا تھا۔ یہی وہ خطہ ہے جو آج ازبکستان میں واقع ہے۔ وہاں کا سرکاری سیاحتی ادارہ بابر کے لیے یادگار، عجائب گھر اور پارک دکھاتا ہے اور اسے اپنی ثقافتی میراث کے ایک قابلِ فخر کردار کے طور پر پیش کرتا ہے۔ ازبک حکومت نے اسی سال ویلنٹائن ڈے یعنی 14 فروری 2026 کو اس کی سالگرہ کے موقع پر باقاعدہ اسے 'عظیم شاعر، سپہ سالار اور سیاستدان' قرار دیا۔ ہندوستان کی بعض سیاسی تقریروں میں یہی نام ایک تاریخی گالی کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ یہ بھی کیا قیامت ہے کہ بیچارے تاریخ کی نوکری دونوں ملکوں میں الگ الگ ہے۔ بابر وہاں قابلِ فخر ورثہ ہے اور یہاں کئی پلیٹ فارموں پر حملہ آور۔ اور بیچارے بابر کو شاید دونوں تقریری کے خطوط کبھی ملے ہی نہیں۔ لیکن تاریخ یہ بھی جانتی ہے کہ جو بابر دہلی یا ایودھیا میں پانچ سو سال پرانا ملزم ہے؛ تاشقند پہنچتے پہنچتے اس کی کیس فائل 'تہذیبی تعلقات' میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یہ بھی کس کو معلوم ہے کہ 'نانی یاد دلا دیں گے' جیسے محاورے استعمال کرنے والے محبِ وطن لوگوں کو سب سے پہلے بابر ہی نے نانی والا محاورہ دیا تھا۔ بابر کو اپنی نانی پر بہت فخر تھا، جن کے بارے میں بابر نے اپنی کتاب 'بابرنامہ' میں لکھا ہے: 'سوجھ بوجھ اور تدبیر لڑانے میں شاید ہی کوئی میری نانی کا مقابلہ کر سکے!'

اصل میں 'بابر کا ملک' کہنا بھی ایک دلچسپ تاریخی شارٹ کٹ ہے۔ کیونکہ بابر تو خود ہندوستان ہی کو اپنا وطن مانتا تھا اور یہی بات اس نے 'بابرنامہ' میں لکھی ہے۔ اور جن ازبک شیبانیوں سے بابر لڑا، انہوں نے ہی 1501 میں اسے سمرقند سے نکال باہر کیا تھا۔ یعنی جس جدید ملک کو ہم سہولت کے لیے 'بابر کا ملک' کہہ رہے ہیں، اسی نام سے وابستہ تاریخی ازبک طاقت کبھی بابر کی دشمن بھی تھی۔ اگر تاریخ اتنی صاف اور سادہ ہوتی تو ٹی وی چینلوں کا آدھا کاروبار بند ہو جاتا۔ مگر گھریلو سیاست کو اتنی باریکی کون سمجھائے؟ کیونکہ وہاں تاریخ شجرۂ نسب نہیں، بارود کا ڈھیر ہے۔

کسی ہندوستانی مسلمان کو سیاسی طنز میں 'بابر کی اولاد' کہہ دینا آسان ہے؛ لیکن تاشقند اترتے ہی بابر کا شجرۂ نسب امیگریشن کاؤنٹر پر جمع کرانا ہی پڑتا ہے۔ وہاں سامنے صدر مرزیایوف ہیں، سرخ قالین ہے، تجارت ہے، یورینیم ہے، اہم معدنیات ہیں، یو پی آئی ہے، ادویات ہیں، تعلیم ہے، سیاحت ہے اور میز کے بیچوں بیچ تاریخ نہیں بلکہ قومی مفاد بیٹھا ہے۔ اس سفر میں ہندوستان اور ازبکستان نے اپنے تعلقات کو 'جامع اسٹریٹجک شراکت داری' تک بلند کیا، 2030 تک 'دو طرفہ تجارت' کو پانچ ارب ڈالر تک لے جانے کا ہدف مقرر کیا، طویل مدتی یورینیم سپلائی کے اارینجمنٹ پر آگے بڑھنے کی بات کی اور کان کنی، اہم معدنیات، ڈیجیٹل عوامی بنیادی ڈھانچے، دفاع، صحت، تعلیم، آیوروید اور سیاحت تک تعاون کو وسعت دی۔

اگر تاریخ اجلاس میں گھس کر یہ کہتی کہ 'پہلے 1526 کا حساب کیجیے' تو خارجہ سکریٹری شاید نہایت شائستگی سے اسے ویٹنگ روم میں بٹھا دیتے۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ واپس آتے ہی سیاستدان اس حساب کو کرنے ضرور بیٹھ جاتے ہیں۔

سفارت کاری کی یہی خوبصورتی ہے۔ جو تاریخ گھر میں بلڈ پریشر بڑھاتی ہے، وہی بیرون ملک 'سولائزیشنل ٹائز' بن جاتی ہے۔ یہاں اسدالدین اویسی کا طنز اپنی جگہ دلچسپ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس ملک کی وادیٔ فرغانہ سے بابر ہندوستان آیا تھا، وہی ملک اب مودی کو اعزاز دے رہا ہے؛ جو لوگ بابر کے نام پر اتنی گالیاں دیتے رہے، انہیں اس پر غور کرنا چاہیے۔ اس میں تھوڑی سیاسی شرارت ہے؛ لیکن شرارت اکثر اس الماری کی چابی نکال لاتی ہے جس میں شدید منافقت بند ہوتی ہے۔

مگر مودی کا ازبک اعزاز نہ غلط ہے، نہ متضاد خارجہ پالیسی۔

وزیر اعظم کو بالکل وہاں جانا چاہیے، دوستی بڑھانی چاہیے، یورینیم حاصل کرنا چاہیے، بازار کھولنا چاہیے، وسطی ایشیا کے ساتھ رابطے اور کنیکٹیویٹی بڑھانی چاہیے۔ ملک پانچ سو سال پرانی ناراضگی کی بنیاد پر خارجہ پالیسی بنائے تو اسے چاہیے کہ وزارت خارجہ بند کر کے اس کی ذمہ داری محکمۂ آثار قدیمہ کو دے دے۔

طنز اعزاز لینے میں نہیں ہے۔ طنز دو لغت رکھنے میں ہے۔ ایک گھریلو لغت ہے، جس میں بابر حملہ آور ہے، مغل توہین کی علامت ہیں اور تاریخ کا کام موجودہ شہریوں کے نسب کی جانچ کرنا ہے۔ دوسری سفارتی لغت ہے، جس میں اسی خطے کے ساتھ 'گہری جڑوں والے تہذیبی تعلقات'، 'مشترکہ وراثت' اور 'صدیوں پرانی دوستی' جیسے الفاظ ہیں۔ وزیر اعظم نے اعزاز قبول کرتے ہوئے خود بھی انہی صدیوں پرانے تعلقات اور مشترکہ وراثت کی بات کی۔ گھر میں مشترکہ ورثے کی بات کیجیے تو کچھ لوگوں کو ثقافت خطرے میں نظر آنے لگتی ہے۔ تاشقند میں یہی بات کیجیے تو وہ خارجہ پالیسی بن جاتی ہے۔ یہی ہمارا قومی لطیفہ ہے۔ سرحد پار کرتے ہی اوصاف کا ویزا اور پاسپورٹ کا رنگ بدل جاتا ہے۔

اورنگ زیب تک پہنچتے پہنچتے معاملہ اور بھی دلچسپ ہو جاتا ہے۔ بابر سے ہمایوں، اس سے اکبر، جہانگیر، شاہجہاں اور پھر اورنگ زیب۔ یعنی جسے ہماری موجودہ سیاسی زبان میں مغل خاندان کا سب سے بڑا ولن بنا دیا گیا ہے۔ اس کے خاندان کی جڑیں بھی اسی فرغانہ میں جاتی ہیں، جہاں ہندوستان کے وزیر اعظم 'دوستی' کا اعلیٰ ترین اعزاز حاصل کر رہے تھے۔

لیکن تاریخ میں رشتہ داری کی بنیاد پر خارجہ پالیسی طے نہیں ہوتی۔ اگر ایسا ہوتا تو یورپ کے ممالک کو ایک دوسرے سے بات کرنے سے پہلے دو عالمی جنگوں کے آباؤ اجداد سے اجازت لینی پڑتی۔ سب سے دلچسپ ازبک نقطہ نظر ہے۔ ہندوستان میں ہم بابر کی یاد پر عدالت لگاتے ہیں؛ ازبکستان میں اس کے لیے ایک یادگاری پارک ہے۔ اندیجان میں اس کا گھڑ سوار مجسمہ ہے، میوزیم ہے، اس کی شاعری اور 'بابرنامہ' کی یاد موجود ہے۔ وہاں کا قومی سیاحتی پورٹل اس کی شاعری میں 'انسانی وقار، محبت اور شائستگی' تک دیکھتا ہے۔ اگر کوئی ہندوستانی ثقافتی جنگجو وہاں پہنچ جائے تو بڑی نظریاتی کشمکش ہوگی۔ پہلے یادگار کی مخالفت کرے یا وہاں سے واپس آنے والے وزیر اعظم کے اعزاز پر فخر؟

قوم پرستی میں کبھی کبھی گردن کی ایسی ہی ورزش کرنی پڑتی ہے۔

اصل سوال کسی مسلمان کو ازبکستان بھیجنے کا نہیں ہے؛ ہندوستانی مسلمان ازبکستان سے آیا ہوا کوئی پوسٹل پارسل نہیں ہے۔ کچھ لوگوں کی سیاسی زبان جس ہندوستانی مسلمان کو بار بار بابر کی فرضی نسل میں دھکیلتی ہے، ہماری خارجہ پالیسی اسی بابر کی جائے پیدائش کو 'مشترکہ تہذیبی ورثہ' کہہ کر گلے لگاتی ہے۔

وہ دوہرا رویہ اس مسلمان شہری سے زیادہ تاریخ کی توہین ہے۔

وہ شہری یہیں کا ہے۔ بابر پانچ سو سال پہلے کا ہے۔ لیکن سیاست کو موجودہ شہری سے سوال پوچھنے کے لیے مردہ بادشاہ زیادہ سہل معلوم ہوتا ہے۔

کئی بار ایسا لگتا ہے کہ تاریخ سرکاری ملازم بن گئی ہے۔ انتخابات کے دنوں میں اس کا تبادلہ وزارت داخلہ میں ہو جاتا ہے، جہاں وہ شناختی کارڈ چیک کرتی ہے۔ بیرون ملک سفر کا موقع آتے ہی حکم جاری ہوتا ہے اور وہی ملازم وزارت خارجہ پہنچ کر ثقافتی دوستی کی فائل سنبھالنے لگتا ہے۔ تنخواہ وہی، میز الگ۔

اور بابر؟

وہ اپنے 'بابرنامہ' میں شاید اس تماشے کی تفصیل بڑی دلچسپی سے لکھتا۔ آدمی خود 1530ء میں مر گیا، قبر کابل میں ہے، جائے پیدائش اندیجان میں ہے، سلطنت ہندوستان میں چھوڑ گیا؛ پانچ سو سال بعد ہندوستانی انتخابات میں اس کے نام پر سیاسی درجہ حرارت بڑھتا ہے، اور اس کی سرزمین پیدائش ہندوستانی وزیر اعظم کو 'اعلیٰ ترین دوستی' کا تمغہ عطا کرتی ہے۔

تاریخ نے شاید اس سے بہتر طنز خود کبھی نہیں لکھا۔

مودی جی ایوارڈ لے کر واپس آ جائیں گے۔ یورینیم آئے گا۔ تجارت بڑھے گی۔ یو پی آئی پہنچے گا۔ ممکن ہے ہندوستانی جامعات اور کمپنیاں وہاں مزید پھیلیں۔ ایسا ہی ہونا چاہیے۔ لیکن بابر کا بدلہ بھی لیا جا سکتا ہے، اگر کچھ ہندوستانی ٹی وی چینل کو ازبک زبان میں نشریات کے لیے تعینات کر دیا جائے۔ لیکن کبھی اس تمغے کو غور سے دیکھیے گا۔ اس کی چمک میں ایک چھوٹا سا سبق بھی دکھائی دیتا ہے۔ ممالک حال میں چلتے ہیں، ماضی میں صرف سیاسی ایجنڈے چلتے ہیں۔

بابر وہیں رہے گا۔ اندیجان کے عجائب گھر، کابل کی قبر اور تاریخ کی کتاب میں۔ ہندوستان کے مسلمان یہیں رہیں گے۔ ہندوستانی شہری کی طرح۔ اور اگر ہماری سیاست کو پھر بھی ہر اختلاف کے پیچھے بابر ہی نظر آتا رہے، تو مسئلہ بابر کی واپسی نہیں ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم ابھی تک 1526ء سے پوری طرح واپس ہی نہیں آئے ہیں!

(بشکریہ: دی وائر، مضمون نگار سینئر صحافی ہیں۔)

☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

عبادتوں میں نیکی وانسانیت کا مقام اعلیٰ وافضل ہے

جس معاشرے کے لوگوں میں نیکی، انسانیت، ہمدردی، صلہ رحمی، حقوق العباد، اور معاشرتی ذمہ داریوں کا فقدان ہے اس معاشرے کے باشندوں کو قرآنی آیات، احادیث آقا دو جہاںؐ، اقوال ذریں آئیمہ کرامؑ، نہج البلاغہ، صحیفہ سجادیہ، اور مکارم الاخلاق پر ایک نظر ڈالنے کی کوشش کریں تبھی انسان کو اشرف مخلوق کے رنگ و روپ میں دیکھا جا سکتا ہے، مقصد خلقت الٰہی کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے اور معلوم ہو سکے گا کہ حقیقی بندگی و زندگی کیا ہے۔ جدید معاشرے میں نیکی اور انسانی اقدار کی پامالی یا نظر انداز کرنا ہمدردی کے اعتماد میں کمی شامل ہے۔ یہ تبدیلی انتہائی افسوس ناک اور تعلیمات قرآن کے منافی ہے۔ اہل نظر و فکر کا ماننا ہے کہ مادیت پرستی، کمزور سماجی روابط، اور تیز رفتار زندگی کار فرما ہے۔ آج کے دور میں معاشرے سے رواداری اور باہمی احترام جیسی اعلیٰ نیکی، انسانی و اخلاقی قدریں تیزی سے ختم ہو رہی ہیں۔ ان خوبیوں کے زوال کی بڑی وجوہات میں انسانی احساس کا فقدان شامل ہیں، جس کی وجہ سے معاشرہ عدم برداشت اور بے حسی کا شکار ہو چکا ہے۔

ڈاکٹر شجاعت حسین

خالق کائنات نے تمھاری خلقت عمل احسن کے مقصد الٰہی سے ہوئی ہے تاکہ فیصلہ کیا جا سکے کہ تم میں بہتر عمل کرنے والا کون ہے (سورہ ملک)۔ تعداد سجود اور کسرت عبادت کافی نہیں۔ یہ تحریر کرنے کی ضرورت نہیں کہ ابلیس بہت عبادت گذار تھا۔ کیا ہم نے ان آیات مبارکہ کو تدبر و تفکر سے مطالعہ کیا اور عمل میں لا" پھر وہ دیکھ لیں گے اگر ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی اور اپنی بدی بھی دیکھ لیں گے گو وہ ذرہ برابر کی ہوگی"۔ (سورہ الزلزال)

ہمارے معاشرے میں روزانہ کوئی نہ کوئی ایسا واقعہ پیش آتا ہے لیکن اشرف الخلوقات اس طرف متوجہ نہیں ہوتی ہے۔ ایسی بے حسی کا مطلب ہے کہ تعلیمات قرآن اور احادیث پاک کے اثرات کردار و عمل سے نمایاں نہیں ہے۔ ایسے موجودہ حالات متنبہ کرتا ہے کہ زمانے کی قسم انسان خسارے میں ہے اور آخرت اور عالم برزخ میں نجات وشفاعت ناممکن ہے۔ اس المیہ کو سمجھنے کے لیے علم، عقل، تعلیم، بصیرت، معرفت، تربیت، تقویٰ، پرہیزگاری، حلال رزق، کربلا کے پیغام، مقصد حیات، اہداف زندگی، اخلاقیات، نیکی، انسانیت، ہمدردی، صلہ رحمی کے معنی و مفہوم اور اہمیت کو سمجھنے کی اشد ضرورت ہے۔

مسجد، محراب، امام بارگاہ، منبر، مومنین، فرش عزا، انجمن، ذاکر اہلبیت و شعرائے اہلبیت علیہم السلام، علمائے کرام کے قول وفعل کا باریک بینی سے جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ کیا خود کا یا معاشرہ کا محاسبہ ضروری ہے۔

جس معاشرے کے لوگوں میں نیکی، انسانیت، ہمدردی، صلہ رحمی، حقوق العباد، اور معاشرتی ذمہ داریوں کا فقدان ہے اس معاشرے کے باشندوں کو قرآنی آیات، احادیث آقا دو جہاںؐ، اقوال ذریں آئیمہ کرامؑ، نہج البلاغہ، صحیفہ سجادیہ، اور مکارم الاخلاق پر ایک نظر ڈالنے کی کوشش کریں تبھی انسان کو اشرف مخلوق کے رنگ وروپ میں دیکھا جا سکتا ہے، مقصد خلقت الٰہی کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے اور معلوم ہو سکے گا کہ حقیقی بندگی و زندگی کیا ہے۔ جدید معاشرے میں نیکی اور انسانی اقدار کی پامالی یا نظرانداز کرنا ہمدردی کے اعتماد میں کمی شامل ہے۔ یہ تبدیلی انتہائی افسوس ناک اور تعلیمات قرآن کے منافی ہے۔ اہل نظر وفکر کا ماننا ہے کہ مادیت پرستی، کمزور سماجی روابط، اور تیز رفتار زندگی کارفرما ہے۔ آج کے دور میں معاشرے سے رواداری اور باہمی احترام جیسی اعلیٰ نیکی، انسانی و اخلاقی قدریں تیزی سے ختم ہو رہی ہیں۔ ان خوبیوں کے زوال کی بڑی وجوہات میں انسانی احساس کا فقدان شامل ہیں، جس کی وجہ سے معاشرہ عدم برداشت اور بے حسی کا شکار ہو چکا ہے۔

کیا نیکی، انسانی اور اخلاقی زوال کی وجہ مادہ پرستی ہی ہے، روپے پیسے کو ہی سب کچھ سمجھنا ہی ہمارا اصول زندگی بن کر رہ گیا ہے۔

گھروں میں والدین اپنی ذمہ داریوں سے دستبردار نظر آتے ہیں۔ تربیتی فقدان، اسکولوں میں اچھے اخلاق کی تعلیم پر توجہ نہ دینا۔ معاشرتی نقصانات آپسی بھائی چارے اور اعتماد کا خاتمہ۔ معاشرے کا پستی اور زوال کی طرف گامزن ہونا قابل غور ہے۔

ان آیات کریمہ کا مطالعہ کتنا اہم ہے۔ اس پر عمل درآمد ہونے کی نہایت ضروری ہے۔ یہ تعلیم وتربیت پر زور دیتی ہیں۔

قرآن مجید میں انسانیت کا درس بنیادی طور پر تکریمِ آدمؑ، جان کا احترام اور باہمی تعاون پر مبنی ہے۔ قرآن ہر انسان کو رنگ ونسل اور مذہب سے بالاتر ہو کر عزت واحترام دیتا ہے اور نیکی وانسانیت کا درس دیتا ہے۔

انسانیت کے احترام سے متعلق اہم آیات عزت وتکریم پر غور کریں:

پوری انسانی جان کا احترام: "جس نے کسی انسان کو بغیر خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے ناحق قتل کیا، تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کرڈالا۔ اور جس نے اسے زندہ رکھا، تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندہ رکھ دیا"۔ (المائدہ:32)

نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو"۔ (المائدہ:2)

قرآن مجید میں اخلاقیات کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے توحید وعبادات کے ساتھ ساتھ بہترین انسانی رویوں اور عاجزی کی شدید تاکید فرمائی ہے تاکہ ایک پرامن اور صالح معاشرہ کی تشکیل ہو۔ اللہ نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

یہ سبھی آیات مبارکہ اچھے معاشرے کی تشکیل کے لیے ہیں جو ہر فرد کے قول وفعل سے ظاہر ہو۔

حضرت محمد مصطفیٰؐ کی ذات اخلاقِ حسنہ کا مکمل نمونہ اور قرآنِ مجید کا عملی مجسمہ ہے۔ آپ کا اخلاقی درس نیکی اور انسانیت پر محیط ہے۔ تمام انسانوں کے ساتھ حسنِ سلوک پر مبنی ہے۔

ائمہ معصومینؑ کا اخلاقی درس قرآن مجید اور پیغمبر اسلامؐ کی تعلیمات کا عملی نمونہ ہے۔ ان کا بنیادی اخلاقی پیغام انسانیت کی خدمت، ہمدردی، محبت اور عیادت کرنا ہے۔ جو مکتبِ اہل بیتؑ (جیسے نہج البلاغہ اور صحیفہ سجادیہ) میں نمایاں ہے۔ اہم اخلاقی اصول میں حسنِ سلوک اور عاجزی ہے یعنی لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا اور تکبر سے اجتناب کرنا۔ ایثار اور خدمتِ خلق: ضرورت مندوں کی مدد کرنا اور اپنے بھائیوں کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنا۔ عملی اور تربیتی پہلو ائمہؑ نے اخلاق کو صرف گفتار تک محدود نہیں رکھا بلکہ اپنے کردار سے ثابت کیا۔

نہج البلاغہ میں امام علیؑ کا اخلاقی درس ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ دنیا فانی ہے، لہٰذا انسان کو آخرت کی تیاری کرنی چاہیے۔ اخلاقیات میں زبان کی حفاظت، اور کمزوروں کی مدد کرنا سب سے اہم ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ انسان اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوتا ہے، لہٰذا تول کر بات کریں۔ جو بات کہیں، اسے پورا کریں۔ غصے کے وقت عقل سے کام لیں اور معاف کرنا سیکھیں۔ سماجی رویے غریبوں کی دستگیری: یتیموں اور محتاجوں کا خیال رکھیں۔ لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک کریں۔ واقعہ کربلا صرف ایک تاریخی سانحہ نہیں بلکہ انسانیت کے لیے اخلاق، صبر اور حریت کی ایک عظیم الشان درسگاہ ہے۔ اس واقعہ سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ اصولوں پر سمجھوتہ کیے بغیر ظالم کے سامنے ڈٹ جانا چاہیے، اور تمام تر مصائب میں بھی اعلیٰ انسانی ونیکی اقدار، عزم اور خدا کی رضا کو مقدم رکھنا چاہیے۔ معرکہ کربلا سے نیک اور انسانیت کا درس ملتا ہے۔ آپؑ نے دشمنوں اور ان کے جانوروں کو بھی پانی پلایا۔

صحیفہ کاملہ جسے صحیفہ سجادیہ بھی کہتے ہیں، حضرت امام زین العابدین (ع) کی دعاؤں کا عظیم مجموعہ ہے جو روحانیت کے ساتھ ساتھ اعلیٰ ترین اخلاقی اقدار، تزکیہ نفس اور انسانی رویوں کی درست تربیت کا ایک مکمل مکتبِ فکر پیش کرتا ہے۔ مکارم الاخلاق (اعلیٰ اخلاق کی دعا): صحیفے کی مشہور دعا (دعائے مکارم الاخلاق) میں بہترین اخلاق، اور لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی التجا سکھائی گئی ہے۔ بندگانِ خدا کے ساتھ نرم دل اور خیرخواہی کا رویہ رکھنا۔ والدین، پڑوسیوں، رشتہ داروں اور عام انسانوں کے حقوق کا پاس رکھنا اور معاشرتی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے نبھانا۔

مکارم الاخلاق (اعلیٰ اور بلندترین اخلاق) اسلامی تعلیمات کا بنیادی مقصد ہیں۔ پیغمبرِ اسلام حضرت محمدؐ نے فرمایا کہ مجھے بلند اخلاق کو پورا کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ مکارم الاخلاق کے اسباق انسان کو معاشرے میں بہتر، دیانت دار اور مہربان بنانا سکھاتے ہیں۔ رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا۔ ان کے دکھ درد میں شریک ہونا۔ سچی ہمدردی: غریبوں اور محتاجوں کی مدد کرنا۔ لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا۔ یہ واقعہ مشہور ومعروف ہے کہ آقا دو جہاںؐ پر یہودن کوڑا ڈالا کرتی تھی، جب وہ بیمار پڑ گئی تو حضرت محمدؐ اس کی عیادت کے لیے گئے۔

یہ الفاظ قرآن کریم کی سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 177 (جسے آیت البر بھی کہا جاتا ہے) کا حصہ ہیں، جس کا آغاز اس طرح ہے: »لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ« اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ صرف عبادت یا نماز کے وقت اپنا منہ مشرق یا مغرب (قبلہ یا کسی خاص سمت) کی طرف کر لینا ہی اپنے اندر مکمل نیکی اور دینداری کا خلاصہ نہیں ہے۔ ظاہری سمت بدلنے یا صرف رسومات ادا کرنے سے انسان حقیقی نیکوکار نہیں بن جاتا، جب تک کہ اس کے عقائد درست نہ ہوں اور وہ عملی زندگی میں احکامِ الٰہی پر عمل نہ کرے۔ اصل نیکی اور اچھے کام آیت کے اگلے حصے میں اللہ تعالیٰ نے حقیقی نیکی اور پرہیزگاری کی یہ نشانیاں بتائی ہیں: اللہ، آخرت کے دن، فرشتگان، آسمانی کتابوں اور تمام انبیاء پر دل سے ایمان لانا۔ اپنے پیارے مال کو قریبی رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں، مسافروں اور مانگنے والوں کو دینا۔ نماز کو ٹھیک طرح قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا۔ وعدہ پورا کرنا اور پریشانی، تنگدست یا جنگ کے حالات میں صبر کرنا وغیرہ پر عمل کریں۔

حضرت امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں "دنیا ایک گزر گاہ ہے"۔ تم ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل کیے جاتے رہو گے۔ دنیا رہنے کی جگہ نہیں ہے۔

گزرگاہ اسے کہتے ہیں کہ جہاں کبھی نہیں ٹھہرنا ہے۔ کاش یہ پیغام ہر فرد و بشر، مولائی، نجفی، حیدری، اور مومنین کو سمجھ میں آجاتا کہ جس طرح معاشرے میں مومنوں کی موت ہو رہی ہے ویسے نہیں ہوتی۔ یہ موت ایک ابدی عبرت ناک دامن پر داغ کہلاتا ہے اور چہرے چھپانے کی کوئی جگہ بھی نہیں ملے گی۔ وجوہات وضاحت سے لکھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ سنجیدگی سے تفتیشی معاملہ ہے۔

عبادت گزاروں اور اشرف الخلوقات کا توجہ مبذول مقصود ہے کہ موت سے کچھ دیر قبل آخرت کی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ طبعی تبدیلیوں کا آغاز ہو جاتا ہے۔ پہلی جگہ برزخ، محشر، پل صراط کی طرف جاتا ہے۔ یہ سب زندگی کے مراحل ہیں۔ یہ ہزاروں سال بھی ہو سکتا ہے جو زندگی کے مختلف مراحل ہیں۔ پل صراط کے بعد جنت کا راستہ آئے گا۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ تم بقا کے لیے خلق ہوئے ہو، فنا کے لیے نہیں۔ تم آخرت کے لیے خلق ہوئے ہو، دنیا کہ لیے نہیں۔ آخرت مسلسل تبدیلی کا نام ہے۔ اس مقام سے چلنے کی تیاری کرو جس جگہ پر ہمیشہ رہنا ہے۔ اس جگہ سے اٹھاؤ وہ چیزیں (عمل احسن) جو آگے تمھارے ساتھ جائے گا اور کام آئے گا۔ امام متقیانؑ فرماتے ہیں کہ اپنی بنیادی اخلاقی غلطیوں پر غور وفکر کرو۔ تم لوگ دنیاوی زندگی کے بارے میں زیادہ سوچتے ہو۔ موت کے بعد کی زندگی دائمی ہے وہاں کے لیے توشۂ بخشش جمع کرو۔ مادہ پرستی کو الوداع کہو اور آخرت پرست بنو۔ امام امیرالمومنینؑ متوجہ کراتے ہیں کہ فانی دنیا کی فکر نہ کریں بلکہ آخرت کو مدنظر رکھیں۔ امام علیؑ نے اپنے شیعوں کو یہی درس دیا ہے۔

تعلیمات قرآن کریم، احادیث پاک رحمت اللعالمینؐ، اقوال ذریں ائمہ چہاردہ معصومینؑ، نہج، صحیفہ سجادیہ، مکارم الاخلاق، درسگاہ کربلا، فرش عزا، والدین کی تربیت، اسکول کی تعلیم اور ذاکر اہلبیت ع اور وارث رسولؐ کی لاتعداد واعظ ونصائح کردار وعمل سے عیاں ہونے چاہیے۔

موجودہ نسلوں کو اپنے عمل احسن سے نئی نسلوں اور آئندہ نسلوں کی تربیت قرآن کریم، رسولؐ کی احادیث پاک، ائمہ کرامؑ کے اقوال ذریں، نہج البلاغہ، صحیفہ سجادیہ اور مکارم الاخلاق کے دروس کے مطابق تربیت کریں۔ دنیا سے اپنے قلوب کو نکال دیں قبل اس کے کہ آپ کے جسم کو دنیا سے نکالے جائیں۔ اگر آپ عمل احسن اپنی زندگی کا شعار نہ بنایا تو آپ کا جسم دنیا سے بڑی سختی سے نکالا جائے گا۔ مادہ اور دنیاوی پرست کی موت بہت سخت ہوتی ہے۔ کل نفس ذائقۃ الموت، ہر نفس کو موت کا مذہ چکھنا ہے۔ لہٰذا یہ حقیقت ہمیشہ مدنظر رہے کہ عبادتوں میں نیکی و انسانیت اعلیٰ وافضل ہے۔

☆☆☆☆☆☆

سیرت نبویؐ اور صحت مند کا تصور

ڈاکٹر نازش احتشام اعظمی

حضور اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور بعثتِ مبارکہ کا اصل مقصد صرف چند عقائد کی تصحیح یا مذہبی معابد وشعائر کی حد تک انسانی زندگی کو محدود رکھنا نہ تھا، بلکہ تاریخ عالم کی اس عظیم ترین انقلابی تحریک کا اصل مدعا انسانی وجود کے ہر انفرادی واجتماعی گوشے کی اصلاح، تطہیر اور ایک کامل ومتوازن نظام حیات کا قیام تھا۔ اسلام جس معاشرتی نظام کی تعمیر کرنا چاہتا ہے، وہ محض ایک خیالی اور غیر عملی تصور نہیں بلکہ ایک ایسا زندہ اور متحرک انسلاک ہے جس میں جسمانی قوت، عقلی صفائی، اخلاقی پاکیزگی، سماجی عدل اور روحانی بالیدگی ایک دوسرے سے مکمل طور پر پیوست اور ہم آہنگ ہیں۔ اگر بنظرِ غائر مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ رسولِ پاک ﷺ نے جس عمرانی اور مدنی ڈھانچے کی بنیاد رکھی، اس کا اصل گوہرِ مقصود ایک ایسا صحت مند معاشرہ تشکیل دینا تھا جو باطنی روگوں کے ساتھ ساتھ ظاہری عوارض، سماجی ناانصافیوں اور روایاتی بگاڑ سے بھی پاک ہو۔ ایک حقیقی اور باکمال معاشرے کا معیار صرف یہ نہیں ہوتا کہ اس کی حدود میں علاج معالجے کے جدید ترین مراکز قائم ہوں، ادویات کے انبار موجود ہوں یا طبی ٹیکنالوجی کی تمام تر سہولیات میسر آ چکی ہوں، بلکہ بصیرت مندانہ نگاہ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ ایک واقعی صحت مند معاشرہ وہ ہوتا ہے جہاں امراض کے پیدا ہونے کا بنیادی راستہ ہی روک دیا جائے، جہاں حفظانِ صحت اور صفائی انسان کی جبلت اور اس کے عقیدے کا حصہ بن چکی ہو، اور جہاں فرد کا دوسرے فرد کے ساتھ تعلق محض مادیت کے بجائے ہمدردی، اخوت اور انسانی وقار کی پاسداری پر استوار ہو۔ اسوۂ نبوی ﷺ اسی جامع اور عالمگیر توازن کی ایک روشن ترین اور لازوال سائنسی واخلاقی دستاویز ہے۔ عہدِ حاضر کی المناک ترین حقیقت یہ ہے کہ انسان نے سائنسی پیش رفت، طبی تسخیر اور تکنیکی ترقی کی بلند ترین چوٹیوں کو چھونے کے باوجود خود کو ایک شدید ترین اور گہرے بحران میں مبتلا کر لیا ہے۔ آج دنیا کی غالب آبادی طرزِ زندگی کی خرابیوں، بے ہنگم غذائی عادات، شدید ذہنی اضطراب، خاندانی شیرازہ بندی کے بگاڑ اور ماحولیاتی تباہ کاریوں کے نرغے میں ہے، جس نے معاصر تہذیب کے جسم وروح دونوں کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔ ان حالات میں جب ہم سیرتِ طیبہ ﷺ کے عطا کردہ حیات بخش اصولوں پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ نبوی حکمت و تدبیر نے آج سے چودہ سو سال قبل انسانیت کے ان تمام بنیادی المیوں کا ایک ایسا منطقی اور پائیدار حل پیش کر دیا تھا جس کی افادیت زمانی اور مکانی سرحدوں کو عبور کر کے ہر دور کے لیے یکساں طور پر رہنمایانہ حیثیت رکھتی ہے۔ اسلام نے صحتِ عامہ کو کسی ہنگامی یا ثانوی شعبے کے طور پر نہیں دیکھا، بلکہ اسے دین کے اقامتی مقاصد اور انسانی امانت داری کا ایک ناگزیر ستون قرار دیا ہے۔ نبوی نظامِ حیات میں ذاتی صفائی اور نظافت کو محض ایک اتفاقی یا رسمی عادت کی سطح سے اٹھا کر ایمان کی روح اور عبادات کا لازمی جزو بنا دیا گیا۔ روزانہ پانچ وقت کی نماز سے پہلے وضو کی پابندی، جس میں جسم کے کھلے اور آلودگی کے قریب ترین اعضا کو بار بار دھونے کا حکم دیا گیا ہے، حفظانِ صحت کا ایک ایسا منظم اور خودکار انفرادی نظام ہے جس کی مثال دُنیا کا کوئی دوسرا فلسفہ یا فکر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اسی پر بس نہیں، بلکہ مسواک کی روزمرہ تاکید اور سنتِ نبوی کے طور پر اس کا مسلسل اہتمام ایک ایسا انقلابی عمل تھا جس نے منہ اور دانتوں کی نظافت کو انسانی نظامِ حیات کی ایک مستقل عادت بنا دیا۔ موجودہ دور کی جدید طبی سائنس، حیوانی کیمیا اور دندان سازی کی تحقیق اب جا کر اس حقیقت کا انکشاف کر رہی ہے کہ منہ کی ناقص صفائی نہ صرف دانتوں اور مسوڑھوں کی تباہی کا سبب بنتی ہے بلکہ اس کا براہِ راست اور مہلک تعلق دل کی بیماریوں، گردوں کے عوارض اور ذیابیطس جیسے دائمی امراض سے بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس باریک سائنسی حقیقت کو عباداتی نظافت سے جوڑ کر انسان کو اندرونی وبیرونی بیماریوں سے محفوظ رکھنے کا ایک ایسا پائیدار اور بے لاگ انتظام فرمایا جس کے لیے کسی بھاری معاشی بوجھ یا پیچیدہ ٹیکنالوجی کی ضرورت نہیں، بلکہ صرف فکر کی بیداری اور انفرادی نظم وضبط کی حاجت ہے۔ غذائی زندگی کا معاملہ ہو یا جسمانی احتیاج کا، سیرتِ نبوی ﷺ کا سب سے نمایاں اور جلی ترین اصول ضبطِ نفس، اعتدال اور وسطیت ہے۔ قرآنی تعلیمات میں کھانا پینے کی اجازت کے ساتھ اسراف اور بے اعتدالی کی سخت مذمت کی گئی، اور نبی اکرم ﷺ نے اپنے عمل اور قول سے اس حکمت کی ایسی شرح فرمائی کہ جس پر عمل پیرا ہو کر دنیا کی نصف سے زائد بیماریاں پلک جھپکتے میں ختم ہو سکتی ہیں۔ آپ ﷺ نے پیٹ کو تمام بیماریوں کا گھر قرار دیا اور غذائی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے معدے کو تین حصوں میں تقسیم کرنے کا عالمگیر سنہری قانون عطا فرمایا، یعنی ایک حصہ کھانے کے لیے، ایک حصہ پانی کے لیے اور ایک حصہ سانس کی آمد ورفت کے لیے خالی رکھنا۔ یہ اصول انسان کو شہوتِ شکم، خواہش پرستی اور نڈر ہو کر پیٹ بھرنے کے ان ہلاکت خیز رویوں سے نجات دلاتا ہے جو انسان کو حیوان کی سطح پر گرانے کے ساتھ ساتھ جسمانی طور پر بھی مفلوج کر دیتے ہیں۔ عصرِ حاضر میں، جب ترقی یافتہ اور نام نہاد مہذب معاشرے انتہائی پراسیس شدہ غذاؤں، ضرورت سے زائد خوراک کے استعمال اور بے جا سستی کے نتیجے میں موٹاپے، امراضِ قلب، بلند فشارِ خون اور ٹائپ ٹو ذیابیطس کی وبائی لہروں کا شکار ہیں، سیرتِ نبوی ﷺ کا یہ متوازن غذائی قانون انسانی جسم کو امراض کا امجاہ بننے سے بچاتا ہے اور ایک صاحبِ بصیرت انسان کی شایانِ شان غذائی طرزِ فکر پیش کرتا ہے جو ضرورت سے کم اور ضرورت سے زائد کے درمیان کامل عدل کا مظہر ہے۔ موجودہ وبائیاتی سائنس اور تدابیرِ صحت کا ایک اور روشن ترین پہلو امراض کی پیش بندی اور متعدی بیماریاں پھیلنے کے موقع پر اختیار کیے جانے والے سائنسی اصول ہیں۔ سیرتِ طیبہ ﷺ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ طاعون یا کسی بھی متعدی وبا کے پھیلنے کی صورت میں نبوی حکمتِ عملی اتنی واضح، صریح اور منطقی بنیادوں پر استوار تھی کہ عقلِ سلیم اس کے آگے سرنگوں ہونے پر مجبور ہے۔ آپ ﷺ نے یہ انقلابی ہدایت فرمائی کہ جس علاقے میں کوئی وبائی مرض پھوٹ پڑے وہاں کے لوگ باہر نہ نکلیں اور باہر کے لوگ اس متاثرہ بستی میں داخل نہ ہوں۔ یہ دنیا کی تاریخ کا سب سے پہلا، کامل اور باقاعدہ قرنطینہ ※ کا قانون تھا، جو جدید سائنسی اور طبی علوم کے وجود میں آنے سے چودہ صدیاں قبل نافذ کیا گیا۔ اس نبوی تعلیم کے پیچھے جو اصل اور گہر افکر کارفرما تھا، وہ فرد اور معاشرے کی باہمی اخلاقی ذمہ داری تھی۔ اسلام یہ تصور پیش کرتا ہے کہ فرد کی ذاتی آزادی ہرگز اس حد تک بے لگام اور مطلق نہیں ہو سکتی کہ وہ دوسرے انسانوں کی صحت اور اجتماعی بقا کے لیے خطرہ بن جائے۔ یوں آپ ﷺ نے صرف بیماری کا علاج کرنے کے بجائے بیماری کے پھیلاؤ کو اس کے نقطۂ آغاز ہی پر روک دینے کی وہ تدبیر عطا فرمائی جو آج بھی کسی بھی عالمی یا مقامی طبی بحران سے نمٹنے کے لیے واحد سب سے موثر اور حتمی سائنسی ذریعہ سمجھی جاتی ہے۔ انسانی شخصیت کی تعمیرِ نو اور معاشرتی فلاح کا معاملہ صرف جسمانی تندرستی تک محدود نہیں ہو سکتا، بلکہ انسان کا ذہنی توازن، نفسیاتی سکون اور جذباتی ثبات بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ اس کا جسمانی طور پر صحت مند ہونا۔ سیرتِ مطہرہ ﷺ کا ایک نہایت درخشندہ اور انقلاب آفریں پہلو یہ ہے کہ رسول پاک ﷺ نے انسانوں کے نفسیاتی روگوں، جذباتی جھٹکوں اور ذہنی تناؤ کا جو معالجہ فرمایا، وہ دنیا کی تاریخ میں بے نظیر ہے۔ آپ ﷺ کا ہر شخص سے کھلے چہرے اور مسکراہٹ کے ساتھ ملنا، دوسروں کی بات کو بغیر کسی اکتاہٹ کے انتہائی توجہ اور حوصلے سے سننا، بیواؤں، یتیموں، مساکین اور پسے ہوئے طبقات کے زخموں پر ہمدردی کا مرہم رکھنا، اور معاشرے میں ہر لحات میں امید، صبر، توکل اور رجائیت کی فضا قائم کرنا در اصل وہ عظیم اور تدارکی تدابیر تھیں جو کسی بھی معاشرے کو باہمی بیگانگی، تنہائی، اضطراب، افسردگی اور نفسیاتی انحطاط سے محفوظ رکھتی ہیں۔ آج کی مادی دنیا جب تنہائی اور ذہنی تناؤ کے ہولناک دائرے میں جکڑی جا چکی ہے، تو اسوۂ نبوی ﷺ کا عطا کردہ جذباتی توازن اور ہمدردانہ سماجی یکجہتی کا نظام ان تمام نفسیاتی روگوں کا ایک ایسا حتمی، شفا بخش اور کامل علاج بن کر ابھرتا ہے جو فرد کے اندر جینے کا حوصلہ اور معاشرے میں باہمی ربط کی روح پھونک دیتا ہے۔ معاشرتی صحت کا یہ ہمہ گیر تصور اس وقت تک نامکمل اور بے معنی رہتا ہے جب تک کہ وہ سماج کے مفلوک الحال، محتاج، کمزور اور محروم طبقات کا احاطہ نہ کرے۔ نابرابری، غربت، بھوک، مناسب رہائش کا نہ ہونا اور امتیازی سلوک وہ سماجی ناسور ہیں جو انسان کی جسمانی اور نفسیاتی صحت کو اندر سے کھوکھلا کر دیتے ہیں۔ سرورِ کائنات ﷺ نے زکوٰۃ کے منضبط نظام، صدقات کی ترغیب اور مواخات کے بے مثال عمل کے ذریعے ایک ایسا عادلانہ سماجی اور معاشی ڈھانچہ قائم فرمایا جس میں غریب کی کفالت، یتیم کی سرپرستی اور مریض کی دیکھ بھال کو کسی کا احسان نہیں بلکہ صاحبِ ثروت پر اخلاقی وشرعی فرض کا درجہ دیا گیا۔ یہ نظام معاشرے سے معاشی کڑھن، بغض، حسد اور سماجی محرومی کے زہر کو مٹا دیتا ہے، اور اس حقیقت کو پوری قوت سے عیاں کرتا ہے کہ جس معاشرے میں اس کے کمزور افراد بھوک، ناداری اور بے توجہی کی سولی پر لٹک رہے ہوں، وہ کبھی بھی ایک صحت مند اور متوازن معاشرہ کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ نبوی تعلیمات نے صحت کے حصول اور بنیادی انسانی ضروریات کی منصفانہ فراہمی کو ایک اجتماعی اخلاقی فریضہ بنا کر عدلِ اجتماعی کی سچی بنیادیں استوار کیں۔ اسی طرح، نبوی طبی اخلاقیات کی روح اور اس کا اصل گوہرِ مقصود انسانی وقار کا مطلق احترام ہے۔ اسلام کی نظر میں مریض محض کسی بیماری کا نام، کوئی معائناتی کیس یا بستر کا نمبر نہیں ہوتا، بلکہ وہ ایک محترم، مکرم اور ذی روح انسانی وجود ہے جو جذبات، احساسات، خاندانی تعلقات اور امیدوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے خود مریضوں کی عیادت فرما کر، ان کی مزاج پرسی کر کے، اور ان کے پاس بیٹھ کر شفقت ومحبت سے ان کا دل بہلا کر معالجین اور معاشرے کے سامنے اخلاقِ طب کی وہ عظیم ترین مثال قائم کی جس کی نظیر انسانی تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ آپ ﷺ نے بیمار کی خدمت کرنے والوں کو صبر، مہربانی اور حسنِ سلوک کی تلقین فرمائی اور یہ درس دیا کہ شفایابی کا آدھا تعلق دوا اور سائنسی تدبیر سے ہوتا ہے تو باقی آدھا تعلق معالج کی ہمدردی، اخلاق اور انسان دوست رویے سے استوار ہوتا ہے۔ طبی سائنس اور پیشہ ورانہ مہارت اگر انسانی ہمدردی، اخلاقیات اور احترامِ آدمیت سے عاری ہو جائیں تو وہ شفا کا ذریعہ بننے کے بجائے محض ایک بے روح، تجارتی اور سفاکانہ مشغلہ بن کر رہ جاتی ہیں، جبکہ اسوۂ نبوی ﷺ علم، ٹیکنالوجی اور اخلاقیات کا ایسا شاندار امتزاج پیش کرتا ہے جو مریض کی روح اور جسم دونوں کو شفا بخشتا ہے۔ خاندانی نظام کو رسول اللہ ﷺ نے صحت مند معاشرے کی بنیادی اکائی، اینٹ اور اس کا سب سے محکم قلعہ قرار دیا۔ آپ ﷺ نے شوہر اور بیوی، والدین اور اولاد، اور دیگر عزیز واقارب کے باہمی تعلقات کی ایسی دلنشین، فطری اور متوازن حد بندی فرمائی کہ گھرانہ سکون، اطمینان اور الفت کا حقیقی گہوارہ بن جائے۔ آپ ﷺ کا فرمانِ گرامی کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے لیے بہتر ہے، خاندانی زندگی میں محبت، نرم گفتگو، باہمی تعاون اور جذباتی وابستگی کا ایک ایسا لازوال منشور ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ہی ایک محفوظ سماجی ماحول وجود میں آ سکتا ہے۔ جب خاندانی چھت کے نیچے فرد کو محبت، احترام، تحفظ اور جذباتی سہارا میسر آتا ہے تو اس کی جسمانی اور نفسیاتی نشوونما انتہائی سازگار حالات میں ہوتی ہے، جو آگے چل کر ایک توانا، صائب اور صالح معاشرے کی تشکیل کا باعث بنتی ہے۔ اس کے برعکس، خاندانی ٹوٹ پھوٹ، گھروں کے اندر کے تنازعات اور جذباتی بے حسی نسل در نسل انسانوں کی صحت اور نفسیات کو مسمار کرتی چلی جاتی ہے، جس کا مداوا دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا ہسپتال یا طبی مرکز بھی نہیں کر سکتا۔ کرۂ ارض کی ماحولیاتی پاکیزگی اور فطری توازن کے قیام میں بھی سیرتِ نبوی ﷺ کا کردار تاریخ کے صحائف میں آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ آپ ﷺ نے انسان کی صحت کو اس کے اردگرد کے ماحول، فضا، پانی اور زمین کی صحت کے ساتھ برائے راست مربوط فرمایا۔ راستے سے تکلیف دہ اور ناپاک چیزوں کا ہٹانا، عمومی راستوں اور سایہ دار جگہوں کو آلودگی سے پاک رکھنا، پانی کے قدرتی ذخائر اور چشموں کو گندا کرنے سے منع فرمانا، اور درخت لگانے ونباتات کی افزائش کو صدقہ جاریہ اور عبادت قرار دینا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اسلام کا تصورِ صحت صرف انسان کے اندرونی وجود تک محدود نہیں بلکہ وہ پورے ماحولیاتی کرے کی حفاظت کا احاطہ کرتا ہے۔ آج جب دنیا نیاز ہر یلی فضا، آبی آلودگی، جنگلات کی بے دریغ کٹائی اور موسمیاتی تبدیلیوں کے نتیجے میں ہولناک بیماریوں اور تباہ کاریوں کا سامنا کر رہی ہے، سیرتِ نبوی ﷺ کا یہ ماحولیاتی اخلاقی نظام ایک ایسی شمعِ ہدایت بن کر سامنے آتا ہے جو انسان کو قدرت کے توازن کا احترام کرنے اور ماحول کو آلودگی کی بربادی سے بچانے کی عملی وروحانی ترغیب دیتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی اپنی ذاتِ بابرکت اور روزمرہ کا معمول متحرک، باعمل اور کامل توازن سے عبارت زندگی کی سب سے بڑی عملی تجسیم تھا۔ آپ ﷺ کثرت سے پیادہ چلتے، سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے، اپنے ہاتھوں سے گھر کے اور معاشرے کے کام کاج انجام دیتے، اور سستی و کاہلی سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ نے مناسب وقت پر آرام کرنے، نیند کے حقوق پورے کرنے، اور خلوت وفکر کے اوقات کی پاسداری کی بھی شدید تاکید فرمائی۔ آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا بنیادی محور اور درخشندہ اصل یہ تھی کہ نہ تو نفس کو مار کر جسم کو بے جا مشقت میں ڈالا جائے اور نہ ہی کاہلی کو اختیار کر کے جسمانی صلاحیتوں کو زنگ آلود ہونے دیا جائے، بلکہ کام، عبادت، خاندانی فرائض، تفریح اور آرام کے درمیان ایک ایسا توازن قائم کیا جائے جو انسانی طاقت کو دیرپا اور مضبوط بناتا ہے۔ عصرِ حاضر کا طبی علم بھی اس بات کی کامل تصدیق کرتا ہے کہ باقاعدہ جسمانی تحرک، متوازن غذا اور مناسب آرام کا یہی مجموعہ دائمی امراض سے بچاؤ اور لمبی وصحت مند زندگی کا واحد قدرتی راز ہے۔ حاصلِ کلام یہ ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ کا تصورِ صحت محض طبی ہدایات یا حفظانِ صحت کے چند بکھرے ہوئے قواعد کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ انسان کے جسم، عقل، روح، معاشرے اور ماحول کو ایک اکائی تسلیم کرنے والا کامل، منطقی اور سائنسی نظامِ حیات ہے۔ یہ فلسفہ سائنسی پیش رفت اور طبی علوم کی نفی نہیں کرتا، بلکہ سائنس اور ٹیکنالوجی کو اخلاقی اقدار اور انسانی احترام کے تابع کر کے انسانیت کے لیے حقیقی شفا، امن اور طمانینت کا سامان فراہم کرتا ہے۔ آج جب اکیسویں صدی کا انسان تمام تر طبی سہولیات کے باوجود داخلی انتشار، جسمانی شکستگی اور معاشرتی بگاڑ کا شکار ہے، سیرتِ طیبہ ﷺ کا یہ لازوال اسوہ ہی اسے ان تمام تاریکیوں سے نکال کر ایک پاکیزہ، تندرست اور انسان دوست معاشرے کی طرف گامزن کر سکتا ہے۔ نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے سچی محبت، عقیدت اور آپ ﷺ کو حقیقی خراجِ عقیدت پیش کرنے کا واحد بامعنی طریقہ یہی ہے کہ ہم اس جامع نظامِ عمل کو اپنے انفرادی معمولات، خاندانی روابط، پیشہ ورانہ ذمہ داریوں اور اجتماعی پالیسیوں میں نافذ کریں، اور ایک ایسے صحت مند معاشرے کی تعمیر کے لیے فعال کردار ادا کریں جہاں ہر فرد اپنی ذات کے ساتھ ساتھ تمام نوعِ انسانی کی صحت، عزت، وقار اور بقا کا حقیقی محافظ بن جائے۔

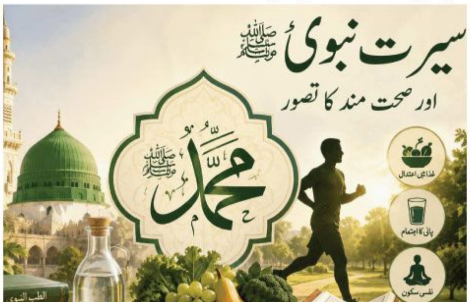

عآپ نے پنجاب میں راگھو چڈھا کا ووٹ کٹنے پر کیا جوابی حملہ

نئی دہلی (یواین آئی) عام آدمی پارٹی (عآپ) نے راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ راگھو چڈھا کا پنجاب میں ووٹ کٹنے کے تعلق سے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی طرف سے اٹھائے جا رہے سوالوں پر جوابی حملہ کیا ہے۔ عآپ کے دہلی پردیش صدر سوربھ بھاردواج نے جمعرات کو صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر چڈھا پنجاب میں نہیں، دہلی میں رہتے ہیں، ایسے میں پنجاب میں ان کا ووٹ کیوں ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ خصوصی تفصیلی نظر ثانی (ایس آئی آر) کے تحت اگر کوئی شخص متعلقہ پتے پر نہیں ملتا ہے تو اس کا نام ووٹر لسٹ سے ہٹایا جا سکتا ہے۔ ان کے مطابق، راگھو چڈھا بھی متعلقہ پتے پر نہیں ملے اور ان کا نام کٹ گیا۔ مسٹر بھاردواج نے دعویٰ کیا کہ دہلی میں مکان بدلنے والے بڑی تعداد میں لوگوں کے نام بھی ووٹر لسٹ سے ہٹائے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن سے بات چیت میں پارٹی کو بتایا گیا کہ اگر کوئی شخص برسوں سے ایک مکان میں رہ رہا تھا اور بعد میں پاس کے دوسرے مکان میں چلا گیا، تو نئے پتے کی وجہ سے اسے منتقل شدہ دکھایا جا سکتا ہے اور اس کا ووٹ کاٹا جا سکتا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر دہلی میں عام لوگوں پر یہی قانون نافذ کیا جا رہا ہے تو راگھو چڈھا کے معاملے میں بی جے پی اتنی تشویش کیوں ظاہر کر رہی ہے۔

انہوں نے الزام لگایا کہ دہلی میں ایس آئی آر سے پہلے کے عمل کے دوران بڑی تعداد میں غریب ووٹروں کے نام متاثر ہوئے ہیں۔ الیکشن کمیشن کو یہ واضح کرنا چاہیے کہ الگ الگ لوگوں کے لیے الگ الگ معیار کیوں اپنائے جا رہے ہیں۔

سابق آئی اے ایس آشیش جوشی حراست کے بعد رہا

دہلی پولیس نے آشیش جوشی کو ایک 'آن لائن سرگرمی' معاملہ میں پوچھ تاچھ کے لیے حراست میں لیا تھا، کانگریس نے اٹھائے سوال

نئی دہلی۔ (ایجنسی) دہلی پولیس نے سابق آئی اے ایس آشیش جوشی کو ایک 'آن لائن سرگرمی' معاملہ میں پوچھ تاچھ کے لیے حراست میں لیا تھا، اور پوچھ تاچھ کے بعد انھیں چھوڑ دیا گیا ہے۔ یہ پوچھ تاچھ بدھ کی صبح انھیں حراست میں لینے کے بعد شروع ہوئی تھی اور بوقت شام دہلی اسپیشل سیل کے اہلکاروں نے انھیں واپس گھر چھوڑ دیا۔ اس بارے میں انگریزی نیوز پورٹل 'دی پرنٹ' پر ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے، جس میں متعلقہ افسران کے حوالے سے کچھ اہم جانکاریاں دی گئی ہیں۔ دہلی پولیس ذرائع نے تصدیق کی ہے کہ اسپیشل سیل نے 2 روز قبل جوشی کے خلاف ان کی 'آن لائن سرگرمی' کے سلسلے میں بی این ایس (بھارتیہ نیائے سنہیتا) کی دفعہ 192 کے تحت مقدمہ درج کیا تھا۔ یہ دفعہ 'فساد برپا کرنے کے ارادہ سے قصداً اشتعال دلانے' سے متعلق ہے۔ 1992 بیچ کے انڈین پوسٹ اینڈ ٹیلی کمیونکیشن اکاؤنٹس اینڈ فائنانس سروس (آئی پی اینڈ ٹی اے ایف ایس) کے افسر جوشی کو پوچھ تاچھ کے بعد شام کو رہا کر دیا گیا۔ شام تقریباً 7.30 بجے آشیش جوشی نے خود ہی اس کی جانکاری سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر دی۔ انھوں نے لکھا کہ "ابھی گھر واپس آیا ہوں۔ دہلی اسپیشل سیل مجھے گھر چھوڑ کر گیا۔ تفصیلات بعد میں۔"

قابل ذکر ہے کہ آشیش جوشی نے رواں سال مارچ میں ہی حکومت ہند کے ایڈیشنل سکریٹری عہدہ سے ریٹائرمنٹ لی تھی۔ 2019 میں انھیں مبینہ طور پر سول سروس کے ضابطۂ اخلاق کی خلاف ورزی کرنے سے متعلق معاملہ میں معطل کر دیا گیا تھا۔ انھوں نے اس وقت 'ایکس' پر باغی عآپ رکن اسمبلی کپل مشرا کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا تھا، جو ایک متنازعہ ویڈیو پوسٹ کرنے کے بعد تنقید کی زد میں تھے۔ اس وقت میڈیا ادارہ سے بات کرتے ہوئے انھوں نے کہا تھا کہ "میں نے کوئی جرم نہیں کیا۔ ایک سرکاری ملازم کی حیثیت سے میں صرف متعلقہ حکام کو اطلاع دینے کا اپنا کام کر رہا تھا۔ مجھے اپنے کیے پر کوئی افسوس نہیں ہے۔"

بہرحال، بدھ کی صبح جب آشیش جوشی کو دہلی پولیس نے حراست میں لیا تو سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر یہ خبر گردش کرنے لگی کہ جوشی کو سادہ لباس میں دہلی پولیس کے اہلکار اٹھا لے گئے ہیں۔ سابق رکن اسمبلی اور کانگریس کے سینئر لیڈر سندیپ دیکشت نے 'ایکس' پر جوشی کے لاپتہ ہونے کی اطلاع دی۔ انھوں نے لکھا کہ "آج صبح میرے اچھے دوست اور سول سوسائٹی تک پہنچنے میں میری مدد کرنے والے آشیش جوشی bismil_prasad (ریٹائرڈ ایڈیشنل سکریٹری) کو نہرو پارک سے 2 پولیس کانسٹیبل اپنے ساتھ لے گئے۔ مجھے صبح ان کی اہلیہ سے بات کرنے کے بعد اس بارے میں معلوم ہوا۔ ہم صبح 10 بجے سے انہیں تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن ان کا کوئی سراغ نہیں مل رہا ہے۔ ہم بہت پریشان ہیں اور @CPDelhiDelhiPolice کو جلد از جلد ہمیں بتانا چاہیے کہ انہیں کہاں لے جایا گیا ہے۔"

کانگریس ترجمان سپریا شرینیت نے بھی اس بارے میں سوشل میڈیا پر پوسٹ جاری کی، جس میں لکھا کہ "سابق بیوروکریٹ آشیش جوشی bismil_prasad کو آج دہلی میں صبح کی سیر کے دوران سادہ لباس میں موجود 2 دہلی پولیس اہلکار اٹھا کر لے گئے۔ ان کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں ہے۔ کیا مودی حکومت ان کی سوشل میڈیا پوسٹس سے اتنی بے چین ہے کہ اسے اس طرح کا قدم اٹھانا پڑ رہا ہے؟" نیوز پورٹل 'دی پرنٹ' نے اپنی رپورٹ میں اس بات کی تصدیق کی کہ ادارہ سے بات کرتے ہوئے ایک سینئر پولیس افسر نے جوشی کو حراست میں لیے جانے کی بات کہی۔ افسر نے کہا کہ "ایک معاملے میں ان سے پوچھ تاچھ کی جا رہی ہے اور انہیں جلد ہی رہا کر دیا جائے گا۔" افسر نے ایف آئی آر یا مقدمے میں لگائی گئی دفعات کی کوئی تفصیل نہیں بتائی۔ میڈیا رپورٹ میں دہلی پولیس کے ایک دیگر افسر کے حوالہ سے بتایا گیا ہے کہ "مقدمہ 2 روز قبل درج کیا گیا تھا۔ انہیں (آشیش جوشی) پوچھ تاچھ کے لیے بلایا گیا اور پابند کیا گیا۔ یہ قابل ضمانت جرم ہے۔"

دراصل سابق سول سرونٹ کی کچھ سوشل میڈیا پوسٹس میں حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ انہوں نے حال ہی میں سی جے پی کے احتجاج پر بھی پوسٹ کیا تھا۔ ان کی ایک پوسٹ، جسے بعد میں ڈیلیٹ کر دیا گیا، میں لکھا تھا کہ "سول سروسز گریپ وائن۔ طلبا کے خلاف کارروائی سے متعلق ایچ ایم اور ایچ ایس کے درمیان زبردست اختلاف ہوا تھا۔ ایچ ایس طلبا کے خلاف سخت پولیس کارروائی کے مخالف تھے۔ میدان میں موجود جونیئر افسران کی جانب سے بھی مزاحمت تھی۔ ایچ ایس معاملہ کو بڑھانا نہیں چاہتے تھے، لیکن ایچ ایم کے اعتراض کے باوجود انہیں توسیع دے دی گئی۔ شہری ان باتوں کے درمیان کی حقیقت سمجھ سکتے ہیں۔" انہوں نے کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کی ریلی کے بعد ہلدوانی میں ہونے والی 'شدھی کرن' پر بھی سوشل میڈیا پوسٹ کی تھی۔

'بہار حکومت کچھ بھی کر لے میں ان نوجوانوں کے ساتھ کھڑا ہوں'، بہار طلبہ تحریک کے زخمیوں سے ملے راہل گاندھی

نئی دہلی۔ (ایجنسی) لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے آج بہار طلبہ تحریک کے دوران زخمی ہوئے نوجوانوں سے ملاقات کی۔ اس دوران راہل گاندھی نے نوجوانوں کے ساتھ کھڑے رہنے اور ان کی ہر ممکن مدد کرنے کا یقین بھی دلایا۔ کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر طلبہ سے ملاقات کی چند تصاویر بھی شیئر کی ہیں۔ وہ اپنی پوسٹ میں لکھتے ہیں کہ "بہار کے ان طلبہ اور نوجوانوں سے ملاقات کی، جنہوں نے صرف امتحانی نظام میں دھاندلی کے خلاف آواز اٹھانے پر پولیس کی شدید بربریت کا سامنا کیا۔"

کانگریس لیڈر راہل گاندھی اپنی پوسٹ میں مزید لکھتے ہیں کہ "پولیس کی لاٹھیوں، اے کے-47 اور پستول سے چلائی گئی گولیوں نے کئی طلبہ کو زخمی کر دیا۔ فوج میں شامل ہو کر ملک کی خدمت کرنے کی خواہش رکھنے والے ایک نوجوان کا پیر اے کے-47 سے گولی مار کر توڑ دیا، ساتھ ہی ان کی زندگی کا خواب بھی۔" اپنی پوسٹ میں راہل گاندھی یہ بھی لکھتے ہیں کہ "یہ نوجوان صرف غیر جانبدارانہ مواقع، شفاف امتحانی نظام اور اپنے حقوق کا مطالبہ کر رہے تھے۔ ایسے مطالبے پر لاٹھیاں اور گولیاں چلانے کی کیا ضرورت تھی؟" حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی کے مطابق اتنی بڑی بربریت کی ذمہ داری صرف چند چھوٹے افسران پر ڈال کر حکومت بچ نہیں سکتی۔ یہ کارروائی یا تو اوپر کے حکم کا نتیجہ ہے یا پھر اقتدار کی بدترین ناکامی۔ راہل گاندھی اپنی 'ایکس' پوسٹ کے آخر میں لکھتے ہیں کہ "بہار حکومت کچھ بھی کر لے، میں ان نوجوانوں کے ساتھ کھڑا ہوں۔ ان کی ہر ممکن مدد کرنے کے لیے تیار ہوں۔ بی جے پی یاد رکھے، نوجوانوں کی آواز دبانے والی ہر حکومت کو ایک دن عوام کے سامنے جواب دینا پڑتا ہے۔ وہ دن اب دور نہیں ہے۔"

ابھیشیک بنرجی کا ٹی ایم سی دفتر پر علی الصبح حملے کا الزام، پولیس کی کارروائی پر سوال

کولکتہ، (یواین آئی) ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے رہنما ابھیشیک بنرجی نے الزام لگایا ہے کہ کولکاتہ کے کیمک اسٹریٹ واقع پارٹی دفتر پر جمعرات کی صبح تقریباً ساڑھے چار بجے مسلح بی جے پی کارکنوں نے حملہ کیا، توڑ پھوڑ کی اور لوگوں کو نشانہ بنایا۔ ابھیشیک بنرجی نے اپنے واٹس ایپ چینل پر کہا کہ حملہ آور زبردستی دفتر میں داخل ہوئے، لوگوں کے موبائل فون چھین لیے، فرنیچر کو نقصان پہنچایا اور الیکٹرانک آلات تباہ کر دیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ دفتر میں موجود افراد اور ان کے وکلاء کی جانب سے بار بار فون اور ای میل کیے جانے کے باوجود کولکاتا پولیس نے تقریباً دو گھنٹے تک کوئی کارروائی نہیں کی۔ ٹی ایم سی رہنما نے واقعہ میں مبینہ طور پر ملوث تمام افراد کی فوری گرفتاری، حملے کی منصوبہ بندی کرنے والوں کی تحقیقات اور پولیس کی مبینہ لاپروائی کی جانچ کا مطالبہ کیا۔

کولکاتا: سابق وزیر فرہاد حکیم سے وابستہ کمپنیوں پر چھاپے، بدعنوانی کی تحقیقات

کولکاتہ (ایجنسی) ممتا بنرجی کی قیادت والی گزشتہ ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) حکومت کے دور میں مبینہ ادارہ جاتی بدعنوانی کی تحقیقات کے لیے مغربی بنگال حکومت کی جانب سے تشکیل دی گئی عدالتی تحقیقاتی کمیٹی کی ایک ٹیم نے جمعرات کو بڑی کارروائی کی۔

ٹیم نے ریاست کے سابق وزیر برائے بلدیاتی امور و شہری ترقی اور کولکاتہ کے سابق میئر فرہاد حکیم کی 2 کارپوریٹ کمپنیوں کے دفاتر میں تلاشی لی۔ تحقیقاتی ٹیم دوپہر کے وقت جنوبی کولکاتہ کے ٹالی گنج سرکلر روڈ پر واقع حکیم پولی میکرس پرائیویٹ لمیٹڈ اور حکیم کیمیکلس کے دفاتر پہنچی۔ کولکاتہ پولیس کی موجودگی میں تلاشی لی گئی۔ دونوں کمپنیاں حکیم کی ہیں، جو ترنمول کانگریس کے 4 مرتبہ رکن اسمبلی رہ چکے ہیں اور مغربی بنگال کی سیاست میں 'بابی' کے نام سے مشہور ہیں۔ کمپنیوں کی ویب سائٹ پر موجود معلومات کے مطابق حکیم ان کے مالک ہیں۔ خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' کے مطابق اس معاملے کی جانکاری رکھنے والے ذرائع نے بتایا کہ کمیٹی کے ارکان یہ پتہ لگانے کی کوشش کر رہے تھے کہ کیا بدعنوانی سے کمائی گئی رقم ان دونوں کمپنیوں میں سے کسی ایک میں لگائی گئی تھی؟ ٹیم یہ بھی جانچ کر رہی تھی کہ کیا ان کمپنیوں کے کام کاج اور گزشتہ ریاستی حکومت کے دوران مبینہ ادارہ جاتی بدعنوانی کے درمیان کوئی تعلق ہے۔ ذرائع نے یہ بھی بتایا کہ جب تحقیقاتی ٹیم پہنچی تو حکیم یا ان کے خاندان کا کوئی فرد دونوں دفاتر میں موجود نہیں تھا۔ قابل ذکر ہے کہ حکیم نے رواں سال ہوئے مغربی بنگال اسمبلی انتخاب میں کولکاتہ پورٹ اسمبلی سیٹ برقرار رکھی اور مسلسل چوتھی بار کامیابی حاصل کی۔ انہوں نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے امیدوار راکیش سنگھ کو 56 ہزار سے زائد ووٹوں کے فرق سے شکست دی، جبکہ ریاست میں ترنمول کانگریس کو بڑی شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ 14 جولائی کو وزیر اعلیٰ سووینڈو ادھیکاری نے 2011 سے 2026 کے درمیان ممتا بنرجی کی قیادت والی ترنمول کانگریس حکومت کے دوران ادارہ جاتی بدعنوانی کے مختلف الزامات کی تحقیقات کے لیے ایک عدالتی کمیشن تشکیل دینے کا اعلان کیا۔ اس کمیشن کے سربراہ کلکتہ ہائی کورٹ کے سابق جج جسٹس بسواجیت بسو (ریٹائرڈ) ہیں۔

اِمت شاہ نے میکس اسمارٹ سپر اسپیشلٹی اسپتال میں 400 بستروں والے نئے ٹاور کا افتتاح کیا

نئی دہلی، (یواین آئی) مرکزی وزیر داخلہ و امداد باہمی امت شاہ نے جمعرات کو ساکیت میں واقع میکس اسمارٹ سپر اسپیشلٹی اسپتال میں 400 بستروں والے نئے ٹاور کا افتتاح کیا۔ اسپتال کے مطابق، اس توسیع سے دہلی-این سی آر اور ملک کے دیگر حصوں کے مریضوں کو جدید اور خصوصی طبی سہولیات فراہم کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔ اس موقع پر دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا خاص مہمان کے طور پر موجود رہیں۔ دہلی حکومت کے وزیر صحت و خاندانی بہبود، ٹرانسپورٹ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈاکٹر پنکج کمار سنگھ اور جنوبی دہلی کے رکنِ پارلیمنٹ رام ویر سنگھ بدھوڑی بھی پروگرام میں موجود تھے۔ مسٹر شاہ نے بعد میں سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، "دہلی کے ساکیت میں میکس اسمارٹ سپر اسپیشلٹی اسپتال کی نئی عمارت کا افتتاح کیا۔ یہ نئی سہولت اسپتال چین کی جانب سے عوام کی خدمت کے 25 سال کے سفر میں ایک اور اہم پڑاؤ ہے، اس چین نے صرف گزشتہ سال ہی 3.60 لاکھ لوگوں کو 244 کروڑ روپے کی جدید ترین مفت طبی سہولیات دی ہیں۔ اس نئی سہولت سے ایسی خدمات اور بڑھیں گی، جس سے مزید لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ نئے ٹاور کے شامل ہونے کے بعد میکس اسپتال، ساکیت کی کل صلاحیت تقریباً 1,200 بستروں کی ہو گئی ہے۔ اسپتال کے مطابق، یہ بستروں کی صلاحیت کے لحاظ سے دہلی کا سب سے بڑا نجی اسپتال ہے۔ یہاں 22 سے زیادہ طبی شعبوں میں بہترین اور اعلیٰ درجے کی صحت کی سہولیات دستیاب ہیں۔ میکس ہیلتھ کیئر کے چیئرمین اور مینیجنگ ڈائریکٹر ابھے سوئی نے کہا کہ نئی سہولت میں جدید ترین ٹیکنالوجی، عالمی سطح کے بنیادی ڈھانچے اور ہندوستانی طبی صلاحیتوں کو ایک ساتھ لایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کا مقصد ہندوستان اور بیرونِ ملک کے مریضوں کو جدید اور معیاری طبی سہولیات فراہم کرنا اور ہندوستان میں مضبوط و جامع طبی نظام کی تعمیر میں تعاون دینا ہے۔ نئی سہولت میں داوِنچی ایکس آئی سرجیکل روبوٹ اور ماکو ٹوٹل نی ریپلیسمنٹ روبوٹ جیسی جدید طبی ٹیکنالوجیز شامل ہیں۔

دہلی پولیس پر دو خواتین صحافیوں کے خلاف بربریت کا الزام

پریس کلب آف انڈیا سمیت کئی تنظیموں نے کارروائی کا مطالبہ کیا

نئی دہلی، (یواین آئی) دہلی پولیس کے مبینہ حملہ اور دو آزاد خاتون صحافیوں شاہین خان اور نفیسہ خان کے ساتھ بدسلوکی کی مذمت کرتے ہوئے کئی سرکردہ میڈیا اداروں نے ملزم پولیس افسران کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ وہ قومی دارالحکومت کے ایک اسپتال میں ایک پروگرام کی کوریج کر رہی تھیں۔ یہ اطلاع یہاں جاری ایک پریس ریلیز میں دی گئی۔ پریس کلب آف انڈیا کے علاوہ انڈین ویمن پریس کور، دہلی یونین آف جرنلسٹس، پریس ایسوسی ایشن اور کیرالہ یونین آف ورکنگ جرنلسٹس نے مشترکہ طور پر اس واقعے کے حوالے سے ایک پریس بیان جاری کیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق یہ دونوں خاتون صحافی میکس اسپتال میں نئے ونگ کی افتتاحی تقریب کو کور کرنے کے لیے ساکیت کے علاقے میں پہنچی تھیں۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اور دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھیں۔ الزام ہے کہ کوریج کے دوران ساکیت پولیس اسٹیشن کے پولیس اہلکاروں نے دونوں صحافیوں سے بدتمیزی کی اور انہیں زبردستی تھانے لے گئے۔ یہ بھی الزام ہے کہ اسٹیشن ہاؤس آفیسر (ایس ایچ او) کے کہنے پر خواتین اہلکاروں کی موجودگی میں پولیس اسٹیشن کے ایک کمرے میں ان پر حملہ کیا گیا۔ صحافیوں کا دعویٰ ہے کہ ان کی مذہبی شناخت ظاہر ہونے کے بعد پولیس افسران کا رویہ اور بھی جارحانہ ہو گیا اور انہیں جھوٹی ایف آئی آر میں پھنسانے کی دھمکیاں دی گئیں، ان کی فرقہ وارانہ توہین کی گئی۔ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی ویڈیو میں دونوں صحافیوں کے جسموں پر زخموں اور چوٹوں کے نشانات دیکھے جا سکتے ہیں۔ تنظیموں نے دہلی پولیس کمشنر انوراگ کمار سے اپیل کی ہے کہ وہ اس معاملے کی غیر جانبدارانہ اور آزادانہ تحقیقات کریں اور اس میں ملوث تمام پولیس افسران بشمول ساکیت تھانے کے ایس ایچ او کے خلاف سخت تعزیری کارروائی کریں۔ مزید برآں، تنظیموں نے پریس کونسل آف انڈیا سے اس معاملے کا ازخود نوٹس لینے اور آزادیٔ صحافت کی خلاف ورزی کرنے والوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کے لیے ایک آزاد تحقیقاتی ٹیم تشکیل دینے کی درخواست کی ہے۔

منی پور تشدد: ریاستی حکومت نے جاری کیے 3 سال کے اعداد و شمار، اب تک 306 لوگوں کی ہوئی موت، 49 لاپتہ

منی پور میں طویل عرصہ سے جاری تشدد نے اب تک سینکڑوں جانیں لے لی ہیں اور کئی افراد لاپتہ ہیں۔ اس سلسلے میں آج منی پور کے وزیر داخلہ گووندداس کونتھوجم نے اسمبلی میں کچھ اہم جانکاریاں سامنے رکھیں۔ انھوں نے بتایا کہ 2023 میں برپا ہوئے نسلی تشدد میں کم از کم 306 لوگ مارے گئے اور 49 افراد اب بھی لاپتہ ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ میتئی اور کوکی طبقات کے درمیان تشدد کا آغاز 3 مئی 2023 کو ہوا تھا۔ یہ تشدد پہاڑی ضلعوں میں 'قبائلی یکجہتی مارچ' منعقد ہونے کے بعد شروع ہوا، جو میتئی طبقہ کی 'درج فہرست قبائل' کا درجہ پانے کے مطالبہ کی مخالفت میں نکالا گیا تھا۔ اس کے بعد سے نسلی تشدد وقفہ وقفہ پر دیکھنے کو ملا اور اب بھی کئی بار آگ زنی جیسے واقعات دیکھنے کو ملتے ہیں۔ 3 ستمبر کو منی پور اسمبلی اجلاس کے دوسرے دن بی جے پی رکن اسمبلی پیم رنجن سنگھ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کونتھوجم نے کہا کہ "3 مئی 2023 کو تشدد شروع ہونے کے بعد سے 306 لوگوں کی موت ہو چکی ہے اور 31 اگست 2026 تک 49 افراد لاپتہ ہیں۔" تشدد کو دیکھتے ہوئے ریاست میں گزشتہ سال 13 فروری کو صدر راج نافذ کیا گیا تھا۔

رام مندر کے سی ای او کی تقرری پر کانگریس کا طنز
ایک مشرا کی جگہ دوسرے مشرا کو لایا گیا: ادت راج

نئی دہلی۔ (ایجنسی) 'شری رام جنم بھومی تیرتھ چھیتر ٹرسٹ' نے ریٹائرڈ ایئر مارشل جتیندر مشرا کو پہلا 'چیف ایگزیکٹو آفیسر' (سی ای او) مقرر کیا ہے، جس پر انڈین نیشنل کانگریس کے لیڈر اور سابق رکن پارلیمنٹ ادت راج نے اپنا سخت ردعمل دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں "دلچسپ بات یہ ہے کہ ایک مشرا کی جگہ دوسرے مشرا کو لایا گیا ہے۔" انھوں نے یہ بھی کہا کہ یہ کوئی تقرری نہیں ہے، یہ ڈراما تھا جو کئی دنوں تک جاری رہا۔ ٹرسٹ نے کہا تھا کہ کسی قابل شخص کو سی ای او بنایا جائے گا، لیکن یہ سچ نہیں ہے۔ کیوں کہ سب کچھ پہلے سے ہی طے رہتا ہے۔ یہ سب راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کا کھیل ہے۔ سی ای او کی انتظامی صلاحیتوں پر بھی غور کیا جانا چاہیے۔

ہندوستانی فضائیہ کے سابق آفیسر سے متعلق ادت راج نے کہا کہ "جتیندر مشرا ایئر مارشل رہے ہیں اور ان کا کیریئر بہت شاندار رہا ہے اور اس میں کوئی

شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن یہ ایک سول سوسائٹی میں کام کرنے کا معاملہ ہے، جبکہ انہوں نے فوج میں کام کیا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ دوسرے لوگوں پر بھی غور کیا جا سکتا تھا۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ آئی آر ایس، ڈیفنس اکاؤنٹس، فائنانس یا ایڈمنسٹریٹو سروسز میں لوگ بالآخر ان کی پسند ہیں۔ لیکن جب آپ پوری انتظامیہ کو دیکھیں گے تو اس میں او بی سی یا دلتوں کی کوئی نمائندگی نہیں ہے۔ وہ واضح لفظوں میں کہتے ہیں کہ رام سب کے ہیں اور ہندو مذہب بھی سب کا ہے، اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ ادت راج نے کہا کہ گزشتہ 100 برسوں سے آر ایس ایس کے 'سرسنگھ چالک' کے طور پر صرف ایک ذات کی نمائندگی رہی ہے۔ کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ ہندو مذہب سب کے لیے کیسے ہے؟ اگر مذہب سب کا ہے، تو معاشرے کے سبھی طبقات کے لوگوں کو قیادت کا موقع ملنا چاہئے۔ وہیں بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ سدھانشو ترویدی نے معاملے پر کہا کہ "شری رام جنم بھومی ٹرسٹ نے اپنا پہلا چیف ایگزیکٹو آفیسر مقرر کیا ہے، جو فضائیہ کے ریٹائرڈ ایئر چیف مارشل ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ ٹرسٹ نے جو بھی فیصلہ لیا ہے، وہ تمام انتظامات، افادیت، صلاحیتوں اور کارکردگی کو مدنظر رکھتے ہوئے لیا ہوگا اور یہ ایک مثبت قدم ہے، تاکہ زیادہ پیشہ ورانہ انداز میں، زیادہ صلاحیت کے ساتھ اور زیادہ شفافیت کے ساتھ شری رام جنم بھومی ٹرسٹ کا کام کر سکے۔

جامعہ رجسٹرار کے خلاف مبینہ الزامات پر طلبہ تھانے پہنچے

'سوشل میڈیا نہیں، حقائق کی بنیاد پر ہو فیصلہ'، طلبہ نے مبینہ طور پر پھیلائے جانے والے پروپیگنڈے کے معاملے میں پولیس سے ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا

نئی دہلی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے بڑی تعداد میں طلبہ نے جامعہ نگر تھانے پہنچ کر یونیورسٹی کے رجسٹرار پروفیسر مہتاب عالم رضوی کے خلاف مبینہ طور پر پھیلائے جا رہے قابلِ اعتراض اور ہتکِ عزت پر مبنی الزامات کے سلسلے میں ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا۔ طلبہ نے بھوپیندر پال سنگھ چمار اور حارث الحق کے خلاف شکایت دیتے ہوئے نشر کیے جانے والے مواد کی صداقت اور اس کے ماخذ کی جانچ کیے جانے کا مطالبہ کیا۔ طلبہ کا کہنا ہے کہ سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع سے رجسٹرار کے بارے میں ایسا مواد پھیلایا جا رہا ہے جس میں مناسب حقائق اور سیاق و سباق کا فقدان ہے۔ طلبہ نے پولیس سے مطالبہ کیا کہ پورے معاملے کی جانچ کی جائے اور یہ معلوم کیا جائے کہ متعلقہ مواد کہاں سے نشر ہوا، اس میں کیے گئے دعوؤں کی حقیقت کیا ہے اور کیا اس عمل میں کسی قانون کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔

طلبہ کی شکایت ایسے وقت سامنے آئی ہے جب رجسٹرار کے حق میں پہلے ہی ایک سول عدالت کا حکم آ چکا ہے۔ عدالت نے متنازع الزامات سے متعلق مواد کی اشاعت پر روک لگا دی ہے۔ حکم میں رجسٹرار کی تقرری اور ترقی کو یونیورسٹی کی مقررہ قانونی کارروائی کے تحت کیے جانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی، پابندی کے باوجود متعلقہ مواد کو مزید پھیلانے پر توہینِ عدالت کی کارروائی کی بات بھی کہی گئی ہے۔ پولیس تھانے کے باہر بڑی تعداد میں طلبہ جمع ہوئے اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ پورے معاملے کو قانونی اور ادارہ جاتی طریقۂ کار کے تحت جانچ کی جائے۔ طلبہ نے واضح کیا کہ ان کا مقصد جائز تنقید کو روکنا نہیں ہے، بلکہ سنگین الزامات کو حقیقت کے طور پر پیش کیے جانے سے پہلے ان کی صداقت کی جانچ کو یقینی بنانا ہے۔ طلبہ نے کہا کہ یونیورسٹی انتظامیہ سے سوال کرنا کسی بھی ادارے میں صحت مند جمہوری عمل کا حصہ ہے۔ تاہم، حقائق پر مبنی تنقید اور کسی شخص کی ساکھ کو نقصان پہنچانے والے غیر مصدقہ الزامات کے درمیان فرق کیا جانا ضروری ہے۔ ان کے مطابق تقرری، ترقی اور انتظامی فیصلے جیسے معاملات یونیورسٹی کے مقررہ قواعد اور قانونی طریقۂ کار کے تحت آتے ہیں۔ ایسے میں کسی بھی معاملے پر اعتراض یا شکایت کے لیے مناسب ادارہ جاتی فورم موجود ہے۔

مظاہرے میں شامل طلبہ نے سوشل میڈیا پر غیر مصدقہ اور نامکمل معلومات کے تیزی سے پھیلاؤ پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ ڈیجیٹل ذرائع کے ذریعے کوئی بھی الزام چند ہی منٹوں میں بڑی تعداد میں لوگوں تک پہنچ جاتا ہے، جبکہ اس کی حقائق کی چھان بین میں وقت لگتا ہے۔ طلبہ کے مطابق، رجسٹرار سے متعلق نشر کیے گئے مواد میں کئی باتوں کو ان کے اصل سیاق و سباق سے الگ کر کے پیش کیا گیا ہے۔ اس لیے انہوں نے پولیس سے مواد کی ابتدا، اس کے پھیلاؤ اور اس میں کیے گئے دعوؤں کی جانچ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ طلبہ نے یہ بھی کہا کہ کسی بھی اعلیٰ عہدیدار پر لگائے گئے الزامات صرف متعلقہ شخص کی شبیہ کو متاثر نہیں کرتے بلکہ ان کا اثر پورے ادارے کی ساکھ پر بھی پڑتا ہے۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ ملک کی اہم مرکزی یونیورسٹیوں میں شامل ہے اور اس کی ادارہ جاتی شناخت سے ہزاروں طلبہ، اساتذہ، محققین اور سابق طلبہ وابستہ ہیں۔ مظاہرے میں طلبہ نے رجسٹرار کے تئیں اپنی حمایت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یونیورسٹی کی ساکھ کا تحفظ یہاں کے ہر طالب علم اور رکن کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ کسی بھی تنازع کا حل حقائق، شواہد اور مقررہ طریقۂ کار کی بنیاد پر ہونا چاہیے، نہ کہ سوشل میڈیا پر جاری الزامات اور جوابی الزامات کے ذریعے ہو۔ طلبہ کا پولیس سے بنیادی مطالبہ ہے کہ رجسٹرار کے خلاف لگائے گئے الزامات اور انہیں پھیلانے کے لیے استعمال کیے گئے مواد کی قانونی دائرے میں جانچ کی جائے۔ اگر تحقیقات میں کسی قانونی دفعہ کی خلاف ورزی ثابت ہوتی ہے تو متعلقہ افراد کے خلاف ضابطے کے مطابق کارروائی کی جائے۔

راجناتھ نے دفاعی سفارت کاری پر رکشا دستاویز جاری کی

نئی دہلی، 03 ستمبر (یواین آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے جمعرات کو یہاں دفاعی سفارت کاری پر رکشا دستاویز کا اجراء کیا جس میں اگلے 10 سال کے لیے عالمی دفاعی شراکت داریوں کے سلسلے میں ہندوستان کے اسٹریٹجک روڈ میپ اور نقطہ نظر کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ وزارت دفاع نے بتایا کہ دستاویز میں قومی سلامتی کے مقاصد کو فعال عالمی تعاون کے ساتھ جوڑنے پر زور دیا گیا ہے، جس سے طویل مدتی استحکام اور باہمی ترقی کو فروغ مل سکے۔ رکشا دستاویز میں اسٹریٹجک شراکت داری، صلاحیت سازی، دیسی دفاعی برآمدات اور سمندری سلامتی کو اہم ستون بنایا گیا ہے۔ اس کے تحت دوطرفہ اور کثیر جہتی سلامتی تعاون کو مضبوط کرنے، مشترکہ فوجی مشقوں اور تربیتی پروگراموں کو فروغ دینے نیز دوست ممالک کے ساتھ دفاع کے بہترین طریقوں کو شیئر کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ہندوستان میں تیار کردہ دفاعی پلیٹ فارمز کو فروغ دے کر ملک کو قابل اعتماد عالمی دفاعی مینوفیکچرنگ مرکز کے طور پر قائم کرنے کی بات کہی گئی ہے۔ دستاویز میں بحر ہند کے خطے میں ہندوستان کے سلامتی فراہم کنندہ اور پہلے مدد کرنے والے ملک کے طور پر کردار کو مضبوط کرنے پر بھی زور دیا گیا ہے۔ اس میں دفاعی سفارت کاری کو خارجہ پالیسی کا اہم ستون بتاتے ہوئے بدلتے عالمی منظر نامے میں امن، استحکام اور ضابطہ پر مبنی نظام میں ہندوستان کا کردار مضبوط کرنے کا نقطہ نظر پیش کیا گیا ہے۔

ترنمول نے بنگال میں امن و امان کی صورتحال پر صدر اور گورنر سے ملاقات کا وقت مانگا

کولکاتا، (یواین آئی) مغربی بنگال میں کولکاتا کے کیمک اسٹریٹ واقع ترنمول کانگریس کے دفتر میں مبینہ توڑ پھوڑ کے چند گھنٹوں بعد ترنمول کانگریس نے صدر جمہوریہ دروپدی مرمو اور گورنر آر۔ این۔ روی کو خط لکھ کر ریاست میں بگڑتی ہوئی مبینہ امن و امان کی صورتحال کا معاملہ اٹھایا۔ پارٹی کی کالی گھاٹ شاخ نے جمعرات کو صدر اور گورنر کو خط لکھ کر ملاقات کا وقت مانگا، تاکہ ریاست میں مبینہ طور پر بگڑتی ہوئی قانون و انتظام کی صورتحال اور بھارتیہ جنتا پارٹی کی قیادت والی ریاستی حکومت کی جانب سے پولیس کے اختیارات کے مبینہ غلط استعمال پر تبادلہ خیال کیا جا سکے۔ ترنمول کے ذرائع کے مطابق پارٹی دونوں آئینی سربراہان کی توجہ ان واقعات کی جانب مبذول کرانا چاہتی ہے جن سے مغربی بنگال میں قانون کی حکمرانی پر سوالات اٹھتے ہیں۔ پہلا واقعہ 30 مئی کو پیش آیا تھا، جب ترنمول رہنما ابھیشیک بنرجی سونار پور میں ہلاک ہونے والے پارٹی کارکن کے گھر جا رہے تھے۔ الزام ہے کہ ان پر جسمانی حملہ کیا گیا اور ان پر انڈے پھینکے گئے۔ اس کے بعد پارٹی نے مہوا موئترا اور سوگت رائے سمیت ترنمول رہنماؤں اور منتخب نمائندوں سے متعلق اسی طرح کے واقعات کا بھی ذکر کیا۔ پارٹی نے ان واقعات کو ریاست میں امن و امان کی بگڑتی صورتحال کا ثبوت قرار دیا۔

12 لاکھ میں ہائی کورٹ، 90 لاکھ میں SDM!

اگرہ میں سرکاری نوکری کے نام پر کروڑوں کی دھوکہ دھی کا الزام

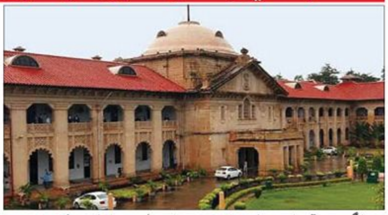

آگرہ : 3 ستمبر(پی این ایس) نوجوان سرکاری نوکری حاصل کرنے کے لیے برسوں محنت کرتے ہیں لیکن آگرہ میں نوکری دلانے کے نام پر لاکھوں روپے بٹورنے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔کھیرا گڑھ تحصیل سے وابستہ راجیش بگھیل پر مختلف لوگوں سے سرکاری نوکری کا وعدہ کر کے پیسے لینے کا الزام ہے۔ شکایت کے بعد اب کئی متاثرین سامنے آئے ہیں۔معاملہ سنگین ہے کیونکہ الزامات میں ایس ڈی ایم کی نوکری کے لیے 90 لاکھ روپے اور ہائی کورٹ میں نوکری کے لیے تقریباً 12 لاکھ روپے لینے کا الزام ہے۔ایک اور متاثرہ کا دعویٰ ہے کہ اس نے تقرری کا لیٹر ملنے کے بعد آلودگی کنٹرول بورڈ میں ملازمت اور تربیت کے لیے 12 لاکھ روپے ادا کیے تھے۔ پربل پرتاپ کا الزام ہے کہ اس نے اپنے بھائی کو ہائی کورٹ میں نوکری دلانے کے لیے تقریباً 12 لاکھ روپے ادا کیے، لیکن اسے نوکری نہیں ملی۔ یوگیندر کے مطابق ان کے بیٹے کو آلودگی کنٹرول بورڈ میں نوکری دلانے کے نام پر ان سے 12 لاکھ روپے لیے گئے۔ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ تقرری نامہ جاری ہونے کے بعد انہیں تقریباً تین ماہ کی تربیت بھی فراہم کی گئی، لیکن ملازمتیں نہیں دی گئیں۔ متاثرین کا دعویٰ ہے کہ ان سے ضلع پنچایت، آلودگی کنٹرول بورڈ، ہائی کورٹ اور دیگر سرکاری عہدوں پر نوکریوں کا وعدہ کیا گیا تھا۔ جعلی تقرری لیٹر فراہم کرنے اور سرکاری محکموں کے ہیڈ کوارٹر لے جا کر اعتماد قائم کرنے کے الزامات بھی لگائے گئے ہیں۔

آگرہ سرکاری نوکری گھوٹالہ میں ایک بڑا موڑ اس وقت سامنے آیا جب کھیرا گڑھ کے بی جے پی ایم ایل اے بھگوان سنگھ کشواہا کے بھائی وجے پال بگھیل کا معاملہ سامنے آیا۔ الزام ہے کہ راجیش بگھیل سے ان کے بیٹے کے لیے سرکاری نوکری کے لیے رابطہ کیا گیا، رقم ادا کی گئی اور ایم ایل اے کے بھتیجے کو ہاتھرس کے ایک سرکاری محکمے میں تربیت بھی دی گئی۔ اس رابطہ کے ذریعے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ راجیش کا موبائل نمبر دوسرے لوگوں کے ساتھ شیئر کیا گیا تھا، اور ان سے بھی رابطہ کیا گیا تھا۔ متاثرین کے مطابق نوکریوں کے نام پر رنگداری کے الزامات سامنے آئے ہیں۔ کچھ لوگوں نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ ملزمان کے خلاف پہلے ہی مختلف تھانوں میں مقدمات درج ہیں۔ یہ بھی سامنے آیا ہے کہ راجیش بگھیل ایک پرائیویٹ ڈگری کالج کے پرنسپل کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ متاثرین کا الزام ہے کہ اس شناخت اور اعتماد کا استعمال لوگوں کو نوکری کی پیشکش کی آڑ میں پھنسانے کے لیے کیا گیا۔ تفتیش اب جعلی تقرری خطوط، مالیاتی لین دین، سرکاری محکمے کے ناموں کے استعمال اور مبینہ نیٹ ورک میں ملوث دیگر افراد کے کردار کی جانچ پر توجہ مرکوز کرے گی۔ متاثرین نے معاملے کی غیر جانبدارانہ اور اعلیٰ سطحی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔

رام مندر ٹرسٹ کے نئے سی ای او نے پہلی میٹنگ میں کی شرکت

جتیندر مشرا نے کہا کہ مجھے ابھی اپنے کام کو سمجھنے کی ضرورت

ایودھیا: 3 ستمبر(پی این ایس) شری رام جنم بھومی تیرتھ کھیتر اٹرسٹ کے نومنتخب سی ای او اور ریٹائرڈ ایئر مارشل جتیندر مشرا جمعرات کو ایودھیا پہنچے۔ انہوں نے کارسیوک پورم کے دفتر میں ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری گووند دیو گیری، خزانچی مہیش بھاگ چندکا، اور ٹرسٹ کے رکن مدن موہن پانڈے کے ساتھ بند دروازوں کے پیچھے ملاقات کی۔ اس کے بعد انہوں نے باضابطہ طور پر ٹرسٹ آفس میں خزانچی مہیش بھاگ چندکا کی موجودگی میں سی ای او کا کام کاج سنبھالا۔ جنرل سکریٹری گووند دیو گیری نے مبارکباد پیش کی۔ ہندوستانی فضائیہ سے ایئر مارشل کے طور پر ریٹائر ہونے کے بعد جتیندر مشرا کو شری رام جنم بھومی تیرتھ کھیتر اٹرسٹ کے سی ای او کی اہم ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ ٹرسٹ کے اس فیصلے کو مندر کے احاطے کے ہموار اور نظم وضبط کے لیے اہم سمجھا جاتا ہے۔ اپنے وسیع فوجی تجربے کی وجہ سے، ان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ٹرسٹ کے انتظامی سسٹم میں نظم و ضبط اور بہتر تال میل برقرار رکھیں گے۔ عہدہ سنبھالنے کے بعد جتیندر مشرا نے کہا کہ آج ان کی پہلی میٹنگ تھی۔ میٹنگ کے دوران انہوں نے ٹرسٹ کے عہدیداران اور ممبران کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور سب سے تعارف کروایا۔ وہ اگلے چار سے پانچ دن ٹرسٹ کے آپریشنز، سسٹمز اور ذمہ داریوں کو سمجھنے میں گزارے گا۔ اس کے بعد وہ اپنی ذمہ داریاں پوری طرح نبھائیں گے۔ اپنی زندگی کے سفر کو یاد کرتے ہوئے، انہوں نے کہا، "میں نے 17 سال کی عمر میں دیوریا میں اپنا گاؤں چھوڑا اور تقریباً 60 سال تک ملک کی خدمت کی۔ اب بھگوان شری رام نے مجھے دوبارہ رام مندر اور رام بھکتوں کی خدمت کرنے کا موقع دیا ہے۔"

جینے کا مزہ اور ہے مرنے کا مزہ اور ☆ سرکارِ دو عالم کے مدینے کی ہوا اور

ارباب دبستانِ امروہہ کی جانب سے نعتیہ محفل منعقد

امروہہ (سید شیبان قادری) ارباب دبستانِ امروہہ کے زیر اہتمام ایک نعتیہ محفل انیس امروہوی کے مکان محلہ نوبت خانہ میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت ڈاکٹر ناصر امروہوی نے فرمائی۔ حاجی رئیس امروہوی مسند پر جلوہ افروز رہے۔ نظامت نوجوان شاعر سید شیبان قادری نے کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ محفل میں مقامی شعراء نے نعتیہ کلام پیش کرتے ہوئے خوب داد وتحسین حاصل کی۔ شعراء کے منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

خدا کا اور مرا محبوب ایک ہے ناصرؔ
سو کوئے یار میں اک دن خدا ملے گا مجھے
(ڈاکٹر ناصر امروہوی)

بیارِ عشقِ فخرِ دو عالم بھی خوب ہے
آنکھوں کو کھول دیتا ہے طیبہ کے نام سے
(سید شیبان قادری)

جینے کا مزہ اور ہے مرنے کا مزہ اور
سرکار دو عالم کے مدینے کی ہوا اور
(انیس احمد)

آپس کے اختلاف سبھی ختم کیجئے
کچھ تو لحاظ کیجئے اُن کے پیام کا
(نازش مصطفی)

خدا کا لطف و کرم اُس پہ عام ہو جائے
رسولِ پاک کا جو بھی غلام ہو جائے
(مہربان امروہوی)

جو بھی کرے گا دل سے اطاعت حضورؐ کی
محشر میں پائے گا وہ شفاعت حضورؐ کی
(فیض عالم)

ان کے علاوہ محمد قاسم، نواب انصاری وغیرہ نے بھی کلام پیش کیا۔ محفل میں بڑی تعداد میں لوگ موجود رہے۔ پروگرام کے اختتام پر ملک میں امن و امان کی دعا کرائی۔

مختلف اسکولوں کے کھلاڑیوں نے انڈر 14 بوائز کیٹیگری میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا

دیوبند (ڈاکٹر فیروز خان) سرودے تائیکوانڈو چیمپئن شپ کے تیسرے دن مختلف شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اسکول کیمپس انٹرنیشنل اسکول کے کرتویہ راوت، لوٹس ویلی کے ارنو جین نے اپنے حریفوں کو شکست دے کلوگرام وزن کے زمرے میں دی ملینیم اسکول گیان پبلک اسکول دیوبند میں جاری نارتھ زون-1 اسکولوں کے کھلاڑیوں نے انڈر 14 بوائز کیٹیگری میں میں منعقدہ 30 کلوگرام وزن کے زمرے میں ریان انٹرنیشنل اسکول کے ادویت اوستھی اور ادھیان اسکول کر فائنل تک رسائی حاصل کی۔ انڈر 17 کے 78 کے اجے کلیریا، پی این ایس اریہنت اسکول کے راگھو ورما، کھیتان پبلک اسکول کے آدتیہ گرگ، دھرم سماج بال مندر اسکول کے شیوانش اروڑہ، پر گیان پبلک اسکول کے ورون جین، پرسیڈیم پبلک اسکول کے آدتیہ سنگھ اور سرودے گیان پبلک اسکول کے نونیت نے فائنل میں جگہ بنائی۔ سرودے گیان پبلک اسکول دیوبند کے پرنسپل روپیش سینی نے کہا کہ اسپورٹس مین شپ جیت کے جذبے سے بڑھ کر ہے۔ انہوں نے تمام کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی بھی کی۔ اجس دوران اسکول کا تمام اسٹاف موجود تھا۔

بزرگ صوفی خواجہ سلطان انجم خلوص کا نمونہ تھے

سلطان انجم ہمیشہ دلوں کو جوڑتے اور رشتے نبھاتے رہے!

سہارنپور (احمد رضا) گزشتہ روز "نیشنل انٹیگریشن اینڈ ویلفیئر سوسائٹی" کے زیر انتظام سہارنپور کے قابل قدر قابل احترام بزرگ شاعر، صوفی، قلندر، عالم دین اور مبلغ خواجہ سلطان انجم کے انتقال پر ملال پر ایک تعزیتی اجتماع کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت درگاہ ناصریہ کے سجادہ نشین خواجہ سلمان ناصری نے فرمائی اور نظامت کے فرائض خرام سلطان نے انجام دیئے اجتماع کا اغاز خواجہ شایان حسن ناصری نے سورہ فتح اور سورہ اخلاص کی تلاوت کے ساتھ کیا استاد شاعر دانش کمال نے کہا کہ خواجہ سلطان انجم کی شخصیت کسی بھی تعارف کی محتاج نہیں آپ نیک سیرت خوش اخلاق اور کردار کے سچے پکے تھے آپکی زندگی کے ساٹھ سال عوام کی فلاح وبہبودگی کے ساتھ ساتھ عوام کی خدمت میں گزر گئے خواجہ سلطان انجم کی خدمات کو ہم بھلا نہیں سکتے، بعد ازاں دانش کمال نے بارگاہ خداوندی میں حمد پاک پیش کی۔ حمد باری ہے کوئی کھیل نہیں اے دانش ایک گوشے پہ بھی لکھوں تو زمانے لگ جائیں حمد شریف کے بعد ماہر فنِ عروض فیاض ندیم نے نعتیہ کلام سنایا۔۔

کہہ کر مجھے بلاتے ہیں سب عاشق رسول
ذرے کو مل گئی ہے سند آفتاب کی

اس موقع پر خلد آشیانی خواجہ سلطان انجم کے 55 سال سے عزیز ترین دوست علمی برادر اور مرید خاص اسکالر انل یادو نے کہا خواجہ کا لقب ان کی شخصیت کے عین مطابق تھا خواجہ کوئی ذات یا برادری نہیں، بلکہ جو شخص روحانیت اور مذہب کی بلندیوں کو حاصل کر لے، وہی اس عظیم لقب کا حقیقی حق دار ہوتا ہے خواجہ صاحب نے اپنے چال چلن، کردار اور طرزِ زندگی سے اس بات کو ثابت کر دکھایا آپ ایک ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے ایک ہی وجود میں بیک وقت ان، ایک مصنف، ایک شاعر، ایک مفکر، ایک بہترین سرپرست، خوش مزاج وبذلہ سنج انسان، روحانی جستجو رکھنے والا اور محبت کی راہ کا مسافر بی غرض کیا گیا کہا جائے! وہ محض ایک فرد نہیں تھے، ایک یونیورسٹی بھی نہیں، بلکہ ایک ملٹی ورسٹی تھے، جس میں علم، فکر، ادب، روحانیت، محبت اور زندگی کے بے شمار پہلو سمٹ آئے تھے خواجہ سلطان صاحب کے پیر بھائی صوفی صابر علی عثمانی نے کہا کہ "خواجہ سلطان انجم کی اپنی شخصیت محبت، اخلاص اور انسان دوستی کا حسین امتزاج تھی ان کی گفتگو میں علم کی روشنی اور دل میں مخلوقِ خدا کے لئے بے پناہ درد تھا وہ رشتوں کو نبھانے اور دلوں کو جوڑنے کا ہنر خوب جانتے تھے"! سہارنپور کے نمائندہ استاد شاعر بلال سہارنپوری نے کہا کہ خواجہ سلطان انجم ادب، روحانیت اور انسانی قدروں سے ان کی وابستگی ان کی زندگی کا نمایاں وصف تھی۔

بچوں کی تعلیم اور تربیت میں اردو اور اردو کے اخبار کا اہم کردار ہوتا ہے: پروفیسر صغیر افراہیم

شعبۂ اردو میں سی سی ایس یونیورسٹی میں "اردو کی پرائمری تعلیم صورت حال اور امکانات" موضوع پر آن لائن پروگرام کا انعقاد

میرٹھ 03 /ستمبر 2026ء بچہ اگر گھر کے ماحول میں ہے تو اس کے ماحول کو خوشگوار کرنے میں اردو کا اہم رول ہے۔ گھر کا ماحول اگر اردو کا بن جائے تو یہ ایک تہذیب کو بڑھاوا دینا ہوگا۔ اردو کا اخبار منگانا بھی ضروری ہے۔ بچوں کی تعلیم اور تربیت میں اردو اور اردو کے اخبار کا اہم کردار ہوتا ہے۔ والدین بھی اردو کے لیے مایوس نہیں ہوتے۔ وہ بھی اسکول کے پرنسپل سے آکر نہیں کہتے کہ ہمارا بچہ اردو میں کمزور کیوں ہے۔ اسکول والوں پر بھی ہم اعتراض نہیں کر سکتے۔ وہ اردو کے لیے جتنا کر رہے ہیں ٹھیک ہے۔ کیونکہ اگر ہم سنجیدہ نہیں ہیں تو اسکول والوں کو بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بچوں کے والدین اردو کے لیے فکر مند نہیں ہوتے۔ ہمارے بچے مسجد میں قرآن کا ترجمہ، انگریزی میں پڑھتے ہیں مگر اردو میں انہیں دلچسپی نہیں ہے۔ ہمیں قوم کے درد کو محسوس کرنا ہوگا۔ ملک کی آزادی سے قبل بے شمار اردو میڈیم اسکول تھے مگر اب غائب ہیں۔ یہ الفاظ تھے معروف ادیب و ناقد پروفیسر صغیر افراہیم کے جو شعبۂ اردو اور ایوسا کے اشتراک سے منعقد پروگرام بعنوان "اردو کی پرائمری تعلیم: صورت حال اور امکانات" میں اپنی صدارتی تقریر کے دوران ادا کر رہے تھے۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز سعید احمد سہارنپوری نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ پروگرام کی سرپرستی معروف ناقد و افسانہ نگار اور صدر شعبۂ اردو پروفیسر اسلم جمشید پوری نے فرمائی اور صدارت کے فرائض معروف ادیب و ناقد پروفیسر صغیر افراہیم نے انجام دیے۔ مہمان خصوصی کے بطور محمد طیب [پرنسپل جے ایس جونئر ہائی اسکول، غازی پور] اور مہمان اعزازی کے بطور مرزا منہاج الدین، وسیم احمد، محمد عمران اور جاوید علی [اسسٹنٹ ٹیچر [نے شرکت فرمائی۔ مقرر کے بطور ایوسا کی صدر پروفیسر ریشما پروین بھی موجود رہیں۔ استقبالیہ کلمات سیدہ مریم الہٰی، نظامت عرفان عارف]جموں [اور شکریے کی رسم ڈاکٹر ارشاد سیانوی نے ادا کی۔ ایوسا کے سکریٹری ڈاکٹر ارشاد سیانوی نے کہا کہ اردو کی پرائمری تعلیم آج کا ایک اہم موضوع ہے جو عصر حاضر میں، مدرسوں، اسکولوں اور زبان کی ترقی سے جڑا ہوا ہے۔ پرائمری سطح پر اردو تعلیم کے سامنے آج بہت سے مسائل اور میلانات ہیں۔ ان مسائل کے ساتھ بہت سی تبدیلیاں بھی دیکھنے کو مل رہی ہیں۔ بہت سے مسائل جیسے اردو اساتذہ کی کمی، جدید اردو کی پرائمری کتب کا نہ ہونا، روزگار سے اردو کا نہ جڑنا ہونا وغیرہ ہیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ کچھ سہولیات بھی ہیں مثلاً خوبصورت ڈیزائن اور تصاویر کے ساتھ اردو کی پرائمری کتب منظر عام پر آ رہی ہے۔ ذاتی مدارس اور اسکولوں میں دینی تعلیم اور اردو زبان کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ اس موقع پر معروف ادیب و ناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری نے موضوع کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ آج کے پروگرام کا موضوع بڑا اہم اور منفرد ہے۔ تعلیم کا بنیادی کام پرائمری کے اساتذہ کرتے ہیں۔ میری خود کی ابتدا پرائمری اسکول سے ہوئی۔ میں نے پرائمری ادارہ میں 150 روپے کی تنخواہ پر خود کام کیا ہے۔ ہم اعلیٰ تعلیم والوں کا پرائمری تعلیم والوں سے کوئی رابطہ نہیں ہے جو ایک بڑی کمی ہے۔ اردو کے درخت کی جڑ سے سینچا ہوں تو پرائمری تعلیم پر زور دینا ہوگا۔ آج بہت سے مسائل ہیں جو اردو کے فروغ میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ آج کل اردو میں اعلیٰ تعلیم والے کم ہیں۔ اردو زبان کا مقصد دلوں کو ملانا ہے۔ دیگر زبانوں کی طرح اردو بھی روز گار دیتی ہے۔ سرکاری اور پرائیویٹ اسکولوں میں اردو کی بقا کے لیے ہم سب کو غور کرنا چاہئے۔ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے محمد طیب نے کہا کہ اردو کی کمی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اردو کا استاد ہونے کے باوجود اردو کا اخبار تک نہیں منگاتے اور نہ ہی اردو کی نشست و دیگر پروگراموں کا انعقاد کرتے ہیں۔ میں ایسے اردو اساتذہ سے درخواست کرتا ہوں جو اردو کی روزی روٹی سے جڑے ہوئے ہیں انہیں اردو سکھانا، پڑھانا اور اردو کے فروغ کے لیے کام کرنا چاہئے۔ وسیم احمد نے کہا کہ جو ہمارا نصاب ہے اس میں اردو کو خاص طور سے شامل کر کے اردو پڑھوانے کی کوشش کریں۔ ہماری درسی کتابیں آسانی سے مہیا نہیں ہوتیں۔

سابق وزیر اور شکار پور کے رکن اسمبلی انل شرما کی آبائی گاؤں میں آخری رسوم ادا

بلندشہر 3 ستمبر۔ زبیر شاد شکار پور سے بی جے پی کے رکن اسمبلی اور سابق وزیر انل شرما کی جمعرات کو ان کے آبائی گاؤں سورجاؤلی میں سرکاری اعزاز کے ساتھ آخری رسومات ادا کی گئیں۔ عوامی نمائندوں، حامیوں اور بی جے پی کارکنان سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے ان کے آخری دیدار کیے اور خراجِ عقیدت پیش کیا۔ 63 سالہ انل شرما سال 2023 سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھے اور دہلی کے ایک اسپتال میں ان کا علاج چل رہا تھا۔ بدھ کی دوپہر انہوں نے آخری سانس لی۔ بدھ کی دیر شام ان کا جسدِ خاکی بلندشہر میں واقع ان کی رہائش گاہ پر لایا گیا، جہاں ان کے جسدِ خاکی کو ترنگے میں لپیٹا گیا۔ بعد ازاں انہیں آبائی گاؤں سورجاؤلی لے جایا گیا۔ جسدِ خاکی گاؤں پہنچنے کی اطلاع ملتے ہی رات سے ہی حامیوں اور پارٹی کارکنان کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ آخری دیدار کے لیے لوگوں کی بڑی بھیڑ جمع رہی۔ تقریباً ساڑھے 11 بجے ان کی آخری یاترا گاؤں کے انٹر کالج کے میدان میں پہنچی، جہاں ان کے بیٹے کش شرما نے چتا کو مکھاگنی دی۔ آخری رسومات میں بڑی تعداد میں لوگ شریک ہوئے جن میں بی جے پی کے علاقائی صدر صاحب سنگھ، ضلع کے انچارج وزیر سریندر سنگھ دلیر، کابینی وزیر جے ویر سنگھ، جنگلات و ماحولیات کے وزیر ڈاکٹر ارون سکسینہ، سابق وزیر ٹرانسپورٹ اشوک کٹاریہ، قانون ساز کونسل کے رکن اشونی تیاگی، سابق ریاستی وزیر چندر موہن سنگھ، راجیہ سبھا رکن سریندر ناگر، رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر بھولا سنگھ، انوپ شہر کے رکن اسمبلی سنجے شرما، خورجہ کی رکن اسمبلی میناکشی سنگھ، ضلع پنچایت صدر ڈاکٹر انتل تیوتیا، بی جے پی ضلع صدر وکاس چوہان، ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش، ایس ایس پی دنیش کمار سنگھ، سی او سٹی پرکھر پانڈے، سی او خورجہ شوبھت کمار سمیت بڑی تعداد میں سیاسی وسماجی شخصیات اور مختلف طبقات کے لوگ موجود رہے۔

سیدہ امداد فاطمہ بنت حاجی شبیر حسین کربلائی مرحوم کی مجلس بیسواں کا اہتمام

دیوبند (ڈاکٹر فیروز خان) درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کا حکم، فرشتوں کا عمل اور مومنین کے لیے دنیا و آخرت میں بے شمار رحمتوں، برکتوں اور درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے، ایک ذرود دنیا وَمَا فِیہَا (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سب) سے بہتر اور دونوں جہان کے لئے کافی ہے۔ ثواب اس کا طاعاتِ ہزار سالہ (ہزار سال کی عبادت) کے ثواب سے زیادہ اور رتبہ اس کا اکثر عباداتِ بدنیہ اور مالیہ اور قولیہ سے اعلیٰ ہے، اور یہ فضل وعنایت اس اُمتِ بابرکت پر، اس صاحبِ دولت کے بدولت ہے، صلی اللہ علیہ وسلم ورنہ ہم کب لائق اس عنایت اور مستحق اس کرامت کے تھے۔" انہوں نے بتایا کہ قرآن شریف کی تلاوت، ذکر، درود شریف غرض یہ کہ ہر قسم کی نفلی بدنی اور مالی عبادات کا ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے۔ درود شریف بھی ایک عبادت ہے، لہٰذا اس کا بھی ایصالِ ثواب مرحومین کو کرنا جائز ہے۔ ان خیالات کا اظہار حجۃ الاسلام مولانا سید عزادار حسین دہلوی نے دیوبند کے قریبی گاؤں گھنگھی میں واقع عزاخانہ ابو طالب میں سیدہ امداد فاطمہ بنت حاجی شبیر حسین کربلائی مرحوم کی مجلس بیسواں میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ درود شریف پڑھنے کا ثواب خود پڑھنے والے کو، اس کی اولاد کو اور اس کی اولاد کی اولاد تک کو ملتا ہے، مولانا سید عزادار حسین نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے درودِ پاک کی فضیلت اور اس کے فیوض و برکات کے حوالے سے متعدد روایات اور واقعات منقول ہیں، ایک روایت کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سائل آیا تو آپ نے درود شریف پڑھ کر اس کے ہاتھ پر پھونک ماری، جس سے اسے باطنی سکون اور فیض حاصل ہوا۔ انہوں نے سیدہ امداد فاطمہ کی موت کو سید مہدی حسن نقوی اور ان کے خاندان کے لئے بڑا صدمہ قرار دیتے ہوئے بتایا کہ حضرت علی سمیت تمام صحابہ کرام نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس سے بے پناہ محبت کرتے تھے اور آپ پر کثرت سے درود وسلام بھیجنے کو اپنے لیے باعثِ نجات اور قربِ الٰہی کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ انہوں نے مومنین کو صبر کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اللہ ہی کا ہے جو کچھ اس نے لے لیا اور جو کچھ دیا وہ بھی اسی کا ہے، اور اس کے یہاں ہر چیز کا وقت متعین ہے، آپ صبر کریں اور ثواب کی امید رکھیں۔ آخیر میں مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کیا گیا۔ اس دوران سید عیسی رضا نقوی، سید مہدی حسن نقوی، سید حسن سعید نقوی، سیش میثم رضا، ماسٹر سید حسن علی، سید ضامن عباس اور سید محمد سعید سمیت بڑی تعداد میں مومنین موجود تھے۔

میڈیا رپورٹ کے بعد انتظامیہ حرکت میں

چیف ویٹرنری افسر نے سلطان پور گھوش کی وسیع گؤشالہ کا معائنہ کیا

فتح پور۔ مسلسل ہونے والی موسلا دھار بارش کے باعث ایرایاں ترقیاتی بلاک کے سلطان پور گھوش میں واقع مستقل وسیع گؤشالہ زیرِ آب آگئی تھی۔ گؤشالہ کے احاطے میں کئی فٹ تک پانی جمع ہونے کی خبر میڈیا میں نمایاں طور پر شائع ہونے کے بعد انتظامیہ اور محکمۂ حیوانات کے افسران حرکت میں آئے اور موقع پر پہنچ کر حالات کا جائزہ لیا۔ جمعرات کو چیف ویٹرنری افسر ڈاکٹر وید برت گنگوار نے ایرایاں کے بلاک ڈیولپمنٹ افسر اشوک کمار سنگھ کے ہمراہ سلطان پور گھوش کی وسیع گؤ شالہ کا موقع پر معائنہ کیا۔ اس دوران انہوں نے بارش اور پانی جمع ہونے کے بعد گؤ شالہ میں موجود مویشیوں کی صورتحال کا جائزہ لیا۔ افسر نے ان کے صحت، خوراک، پینے کے پانی اور علاج معالجے سے متعلق انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ پانی جمع ہونے کے بعد گؤ شالہ میں موجود بیشتر مویشیوں کو دوسری گؤ شالاؤں میں منتقل کیا گیا ہے، جبکہ کچھ کمزور اور بیمار مویشیوں کا علاج جاری ہے۔ حکام کے مطابق صحت میں بہتری آنے کے بعد ان مویشیوں کو بھی دوسری گؤ شالاؤں میں منتقل کیا جائے گا۔ چیف ویٹرنری افسر نے بھادر واقع نندی گؤ شالہ میں منتقل کیے جانے والے مویشیوں کا بھی معائنہ کیا۔ انہوں نے متعلقہ ملازمین اور افسران کو مویشیوں کی باقاعدہ نگرانی کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ بارش اور پانی جمع ہونے کے باعث مویشیوں کی صحت پر کسی قسم کا منفی اثر نہ پڑے، اس کے لیے خصوصی احتیاط برتی جائے۔ بیمار اور کمزور مویشیوں کی شناخت کر کے ان کا بروقت اور بہتر علاج یقینی بنانے کی بھی ہدایت دی گئی۔ معائنے کے دوران گؤ شالہ احاطے میں صفائی ستھرائی سمیت دیگر انتظامات کا بھی جائزہ لیا گیا۔ چیف ویٹرنری افسر نے موجود ملازمین کو گؤ شالہ میں صفائی کا خصوصی خیال رکھنے اور پانی جمع ہونے سے پیدا ہونے والی مشکلات سے نمٹنے کے لیے ضروری اقدامات کرنے کی ہدایت دی۔ واضح رہے کہ مسلسل ہونے والی شدید بارش کے باعث سلطان پور گھوش کی مستقل گؤ شالہ میں بڑے پیمانے پر پانی جمع ہو گیا تھا۔ گؤ شالہ کی صورتحال کے بارے میں میڈیا میں خبر شائع ہونے کے بعد محکمۂ حیوانات کے افسران نے موقع پر پہنچ کر حالات کا جائزہ لیا اور مویشیوں کی حفاظت و صحت کے حوالے سے ضروری ہدایات جاری کیں۔ معائنے کے دوران ایرایاں کے اے پی او پریم دت نرمل، سلطان پور گھوش کے گرام پنچایت سکریٹری سمیت کمار اور مختلف محکموں کے ملازمین و صفائی کارکن موجود رہے۔

اترپردیش میں بارش نے مچائی تباہی

چترکوٹ: 3 ستمبر (پی این ایس) اترپردیش میں شدید بارش اور نیپال میں ندیوں سے پانی چھوڑنے کی وجہ سے اترپردیش میں ندیوں کی پانی کی سطح تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ ادھر چترکوٹ میں بارش کی وجہ سے ایک کچے مکان کی دیوار گر گئی جس کے نتیجے میں ایک باپ اور اس کے دو معصوم بچوں کی المناک موت ہو گئی جبکہ ایک ماں بیٹی شدید زخمی ہو گئی۔ حادثے کے بعد درد کی چیخیں سن کر گاؤں والوں نے زخمیوں کو ملبے سے نکال کر ضلع اسپتال میں داخل کرایا۔ اطلاعات کے مطابق بدھ کی رات بھرتی کوپ تھانہ علاقہ کے تحت برج گاؤں میں ایک پہاڑی کے دامن میں بنے کچے مکان کی دیوار اچانک گر گئی۔ حادثے کے وقت کللو یادو (32) اور اس کے دو معصوم بچے ملبے تلے دب گئے۔ پانچ سالہ بیٹا انش اور ایک سالہ بیٹی کالی موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ شور سن کر پڑوسی اور گاؤں والے جائے وقوعہ پر پہنچے اور سب کو باہر نکالا لیکن تب تک تین افراد کی موت ہو چکی تھی۔ اس دوران متوفی کللو یادو کی بیوی کنتا دیوی (30) اور چار سالہ بیٹی انشیکا کو نازک حالت میں ملبے سے نکالا گیا۔ ضلع میں مسلسل بارش اور اس طرح کے واقعات نے دیہی علاقوں کے لوگوں کو خوفزدہ کر دیا ہے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس اور انتظامی اہلکار بھی جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ زخمی ماں بیٹی کو فوری طور پر ضلع اسپتال بھیج دیا گیا، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ صدر کے ایس ڈی ایم اجے کمار نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا۔ صدر ایس ڈی ایم اجے یادو نے بتایا کہ مسلسل بارش کی وجہ سے پہاڑیوں سے پانی اندر آیا جس سے مکان کی دیوار گر گئی۔ حادثے میں تین افراد جاں بحق، جب کہ دو زخمی ہو گئے۔ متاثرہ خاندان کو قدرتی آفات ریلیف (NDRF) پروگرام کے تحت مالی امداد ملے گی۔ صدر کے ایم ایل اے انیل پردھان نے اس واقعہ پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مسلسل بارش کی وجہ سے ضلع کی صورتحال تشویشناک ہے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ پر زور دیا کہ متاثرہ خاندان کی ہر ممکن مدد کی جائے۔

بلندشہر میں اغوا اور قتل کے مجرم کو عمر قید اور 27 ہزار روپے جرمانے کی سزا

آپریشن کنوکشن کے تحت پولیس کی مؤثر پیروی سے عدالت کے فیصلے کا متاثرین خیر مقدم کیا

بلندشہر 3 ستمبر۔ زبیر شاد بلندشہر میں اغوا اور قتل کے ایک معاملے میں مجرم دکش چودھری کو جمعرات کی شام ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج (اے ڈی جے-2) منوج کمار سنگھ کی عدالت نے عمر قید کی سزا سناتے ہوئے مجرم پر 27 ہزار روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا۔ واضح ہو کہ یہ معاملہ سال 2023 کا ہے۔ کوتوالی نگر علاقے کے محلہ سرائے گھاسی کے رہنے والے دکش چودھری ولد امت کمار پر شہر کی رہنے والی پریتی سنگھ کے بھتیجے کیشو گوئل کو اغوا کرنے کے بعد قتل کرنے کا الزام تھا۔ اس سلسلے میں 12 جولائی 2023 کو کوتوالی نگر تھانے میں مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ پولیس نے تفتیش مکمل کر کے 31 جولائی 2023 کو عدالت میں چارج شیٹ داخل کی تھی۔ اترپردیش کے پولیس ڈائریکٹر جنرل کی ہدایت پر چلائے جا رہے 'آپریشن کنوکشن' کے تحت اس مقدمے کو نشان زد کیا گیا تھا۔ مانیٹرنگ سیل کی جانب سے مقدمے کی مسلسل نگرانی کرتے ہوئے عدالت میں مؤثر پیروی کی گئی۔ پولیس کے مطابق سرکاری وکیل سریندر پال سنگھ اور وجے کمار شرما، مانیٹرنگ سیل کے انچارج انسپکٹر پنکج رائے، پیروکار کانسٹیبل اومکار اور کورٹ محرر خاتون ہیڈ کانسٹیبل سنیتا سنگھ کی مؤثر پیروی کے نتیجے میں عدالت نے دکش چودھری کو مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید اور 27 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے۔

عوامی مسائل کے حل میں لاپرواہی برداشت نہیں کی جائے گی

جنتا درشن میں عوام کی شکایات سننے کے بعد وزیر شہری ترقیات اے کے شرما نے فوری اور معیاری ازالے کی ہدایات دیں

لکھنؤ:03 ستمبر۔شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔ شرما نے آج اپنی رہائش گاہ پر ایک جنتا درشن کا انعقاد کیا، جس میں ریاست کے مختلف اضلاع سے تعلق رکھنے والے شکایت کنندگان کی شکایات کو سنجیدگی سے سنا گیا۔سماعت کے دوران لوگوں نے وزیر کو مختلف مسائل سے آگاہ کیا، جن میں تبادلہ، بجلی کے بل کی درستگی، بجلی کے کنکشن، بجلی کی صلاحیت میں اضافہ، پینے کا پانی، رہائش، پانی کا ذخیرہ، اور سڑک کی تعمیر شامل ہیں۔وزیر جناب اے کے شرما نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ عوامی سماعت کے دوران موصول ہونے والی شکایات کے بروقت، معیاری اور موثر حل کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ عوامی مسائل کا حل حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ کسی شکایت کو غیر ضروری طور پر زیر التوا نہ رکھا جائے اور ہر معاملے میں قواعد کے مطابق فوری کارروائی کی جائے۔ انہوں نے صارفین پر زور دیا کہ وہ بجلی کے کنکشن، بل درست کرنے، استعداد کار میں اضافے اور بجلی کی دیگر خدمات کے حوالے سے غیر ضروری مشکلات کا سامنا نہ کریں۔ شکایات کو شفافیت اور حساسیت کے ساتھ حل کیا جانا چاہیے۔وزیر مسٹر شرما نے شہری ترقیات کے محکمے کو ہدایت دی کہ وہ شہری اداروں میں بجلی کی فراہمی کے لیے محکمہ بجلی کی طرف سے مختص اور بھیجے گئے فنڈ، اس کے سلسلے میں مکمل کیے گئے کام اور باقی کاموں کی مکمل رپورٹ فراہم کرے۔ انہوں نے عہدیداروں سے کہا کہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ مختص شدہ فنڈ کو تفویض کردہ کاموں کے لئے موثر طریقے سے استعمال کیا جائے اور زیر التوا کاموں کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جائے۔ مسٹر اے کے شرما نے کہا کہ عوامی مسائل کو محض کاغذی کارروائی کے ذریعے حل نہیں کیا جانا چاہئے بلکہ اس کا فائدہ فرد کو ہونا چاہئے۔انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ شکایات کے حل کا باقاعدگی سے جائزہ لیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ شکایت کنندگان کو اپنے مسائل کے حل کے لیے بار بار دفاتر کا چکر نہ لگانا پڑے۔

عوام کو کسی بھی حالت میں تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے: وزیر اے کے شرما

لکھنؤ:03 ستمبر۔شہری ترقی اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔شرما نے برسات کے موسم میں پانی نکاسی کے انتظامات کا جائزہ لینے کے لیے لکھنؤ کے آشیانہ علاقے میں نالے کا اچانک معائنہ کیا۔ معائنہ کے دوران انہوں نے پانی جمع ہونے کے مسئلے کے فوری حل اور نالے کی مناسب صفائی اور نکاسی کو یقینی بنانے کے حوالے سے ضروری ہدایات جاری کیں۔وزیر جناب اے کے شرما نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ بارش کے موسم کے پیش نظر پانی جمع ہونے کا خطرہ والے علاقوں میں جنگی بنیادوں پر مہم شروع کر کے پانی کی نکاسی کو یقینی بنایا جائے۔نالوں اور گٹروں کی باقاعدگی سے صفائی کی جائے ۔ انہوں نے کہا کہ بارش کے موسم میں پانی جمع ہونے کی وجہ سے عوام کو سفر یا روزمرہ کے کاموں میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں ہونا چاہئے۔اس مقصد کے لیے میونسپل کارپوریشن اور متعلقہ محکموں کے افسران کو چاہیے کہ وہ باقاعدگی سے علاقے کا دورہ کریں تا کہ صورت حال کی نگرانی کی جاسکے اور ضرورت کے مطابق فوری کارروائی کی جائے۔وزیر شرمانے عہدیداروں کو واضح ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا کہ پانی بھرنے کی صورت میں فوری اور موثر کارروائی کی جانی چاہئے۔انہوں نے کہا کہ وہ خود ان علاقوں کا دوبارہ معائنہ کریں گے۔ اگر دوسرے معائنہ کے دوران پانی نکاسی کے مناسب انتظامات ناکافی پائے گئے اور غفلت پائی گئی تو متعلقہ حکام کو جوابدہ ٹھہرایا جائے گا اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔انہوں نے کہا کہ حکومت کی ترجیح اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ریاست کے شہری علاقوں میں شہریوں کو بہتر اور ہموار سہولیات تک رسائی حاصل ہو۔ پانی جمع ہونے، گندگی اور پانی نکاسی جیسے مسائل کے حل میں کسی بھی سطح پر غفلت برداشت نہیں کی جائے گی۔انہوں نے حکام پر زور دیا کہ وہ علاقے کی صورتحال پر مسلسل نظر رکھیں اور فوری اور موثر کارروائی کو یقینی بنائیں۔

بیما سکھیوں کی اجتماعی کمیشن کے بطور 2.3 کروڑ روپے سے زیادہ کی آمدنی

نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کی قیادت میں خواتین کی اقتصادی بااختیاریت کو نئی رفتار ملی

لکھنؤ: 03 ستمبر۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ کی قیادت اور رہنمائی میں، ریاستی حکومت دیہی خواتین کی اقتصادی بااختیار بنانے، مالی شمولیت اور خود انحصاری کو فروغ دینے کے لیے مسلسل موثر اقدامات کر رہی ہے۔اس سلسلے میں، LIC بیمہ سکھی پروگرام خواتین کے لیے باعزت ذریعہ معاش اور خود روزگار کے حصول کے لیے ایک طاقتور ذریعہ کے طور پر ابھرا ہے۔سیلف ہیلپ گروپس (SHGs) سے وابستہ خواتین کو LIC کے ساتھ جوڑ کر بیمہ سکھی کے طور پر تربیت دی جارہی ہے اور ملازمت دی جارہی ہے، اس طرح ان کے خاندان اور معاشرے کی معاشی ترقی میں نمایاں طور پر حصہ ڈالا جا رہا ہے۔نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ ریاستی حکومت کا مقصد نہ صرف خواتین کو اسکیموں سے استفادہ کنندہ بنانا ہے بلکہ انہیں ترقی کے عمل میں حصہ دار اور لیڈر بنانا بھی ہے۔LIC بیمہ سکھی پروگرام اسی سوچ کا نتیجہ ہے، دیہی خواتین کو مالی طور پر بااختیار بنانا اور انہیں مالی بیداری فراہم کرنا۔نائب وزیر اعلیٰ نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ ریاستی حکومت کی خواتین پر مبنی اسکیمیں اور خود مدد گروپوں کی مضبوط شراکت سے اتر پردیش میں خواتین کی اقتصادی بااختیاریت میں مزید تیزی آئے گی اور دیہی معیشت کو نئی طاقت ملے گی۔ریاستی دیہی روزی روٹی مشن سے موصول ہونے والی معلومات کے مطابق، پروگرام کے تحت اب تک 5000 سے زیادہ درخواستیں موصول ہوئی ہیں، جن میں سیلف ہیلپ گروپس کی 1000 سے زیادہ خواتین کامیابی کے ساتھ LIC بیمہ سکھیوں کے طور پر خدمات انجام دے رہی ہیں۔ اس پہل میں بی سی سکھیوں، بینک سکھیوں، اور دیگر کمیونٹی کیڈروں کو ترجیح دی گئی ہے، تاکہ دیہی علاقوں تک بیمہ خدمات کو پھیلانے میں ان کے تجربے، سماجی اعتماد، اور کمیونٹی کے روابط کو زیادہ سے زیادہ بڑھایا جا سکے۔ریاستی دیہی روزی روٹی مشن کے مشن ڈائریکٹر جناب ارون کمار نے کہا کہ اپنی لگن، محنت اور بہترین کام کے ذریعے بیمہ سکھیوں نے صرف چھ مہینوں میں 3.2 کروڑ سے زیادہ کا اجتماعی کمیشن حاصل کیا ہے۔ یہ کامیابی اس بات کا ثبوت ہے کہ اگر خواتین کو مواقع، تربیت اور مناسب پلیٹ فارم مہیا کیا جائے تو وہ معاشی ترقی کے لیے ایک طاقتور قوت بن سکتی ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ بیما سکھی پروگرام کے ذریعے دیہی خواتین اضافی آمدنی اور باعزت روزگار حاصل کر رہی ہیں، ساتھ ہی ساتھ دیہی خاندانوں میں انشورنس اور مالی تحفظ کے پیغام کو مؤثر طریقے سے پھیلا رہی ہیں۔ آج بیمہ سکھیاں نہ صرف اپنے خاندانوں کی معاشی حالت کو مضبوط کر رہی ہیں بلکہ مالی خواندگی، سماجی بیداری اور خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے تحریک بن کر اپنے گاؤں میں ایک نئی شناخت بھی قائم کر رہی ہیں۔

UPTET 2026 کے نتائج سے متعلق نمائندگی اب صرف ای میل کے ذریعے ہوگی قبول

امیدوار 10 ستمبر تک کمیشن کے ای میل پر اپنی نمائندگی بھیجیں

لکھنؤ:03 ستمبر۔اتر پردیش ایجوکیشن سروس سلیکشن کمیشن نے 26 اگست 2026 کو اعلان کردہ ٹیچر اہلیت ٹیسٹ (UPTET-2026) کے نتائج کے بارے میں امیدواروں کی طرف سے اپنی شکایات/اعتراضات کے لیے جمع کرائی جانے والی نمائندگی کے حوالے سے ایک اہم نوٹس جاری کیا ہے۔کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر پرشانت کمار نے بتایا کہ دلچسپی رکھنے والے امیدوار اب 10 ستمبر 2026۔ تک کمیشن کے ای میل پر اپنی نمائندگی بھیج سکتے ہیں۔کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر پرشانت کمار نے بتایا کہ یہ انتظام کمیشن کے نوٹیفکیشن نمبر 1898/48/(2026)/27-Exam/2026، مورخہ 1 ستمبر 2026 کے مطابق کیا گیا ہے۔انہوں نے واضح کیا کہ آج سے کمیشن کا دفتر اس سلسلے میں کسی بھی آف لائن نمائندگی کو قبول نہیں کرے گا۔ امیدواروں کو آخری تاریخ تک اپنی نمائندگی صرف ای میل کے ذریعے جمع کرانا ہوگی۔کمیشن نے امیدواروں سے اپیل کی ہے کہ وہ مقررہ طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے اپنی نمائندگی مقررہ مدت کے اندر جمع کرائیں، تاکہ موصول ہونے والی نمائندگیوں پر قواعد کے مطابق ضروری کارروائی کی جا سکے۔

تالاب میں ڈوبے نوجوان کی دوسرے دن ملی لاش

گاؤں میں ماتم، پنچ نامہ کے بعد پوسٹ مارٹم کے لیے لاش بھیجی گئی

لکھنؤ۔ کاکوری تھانہ علاقے کے ریوری گاؤں میں بدھ کی شام تالاب پار کرتے وقت ڈوبنے والے نوجوان کی لاش جمعرات کو تالاب سے برآمد ہوگئی۔ لاش ملتے ہی گاؤں میں ماتم چھا گیا اور اہلِ خانہ کا رو رو کر برا حال ہے۔ملی اطلاع کے مطابق، پیارے لال یادو کے 35 سالہ بیٹے ببلو یادو بدھ کی شام تقریباً سوا چھ بجے گاؤں کے تالاب کو پار کر رہے تھے۔اسی دوران اچانک وہ پانی میں ڈگمگا گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے گہرے پانی میں غرق ہو گئے۔ آس پاس موجود لوگوں نے شور مچا کر بچانے کی کوشش کی، لیکن تب تک ببلو تالاب میں غائب ہو چکے تھے۔ببلو یادو چار بھائیوں میں تیسرے نمبر پر بتائے جا رہے ہیں اور غیر شادی شدہ تھے۔ان کے بڑے بھائیوں میں سریندر یادو، بیریندر یادو اور ابھے یادو شامل ہیں۔واقعے کی اطلاع ملتے ہی کاکوری انسپکٹر ستیش چندر راٹھور موقع پر پہنچ گئے تھے اور ایس ڈی آر ایف، فائر سروس کی ٹیموں کے ساتھ مقامی غوطہ خوروں کو بلا کر تلاشی مہم شروع کرا دی گئی تھی۔ دیر رات تک امدادی ٹیم نے پوری طاقت لگا کر ببلو کو تلاش کرنے کی کوشش کی، لیکن اندھیرا گہرا ہونے کے باعث ریسکیو مہم روکنا پڑی۔ رات بھر اہلِ خانہ اور گاؤں والے امید کے سہارے تالاب کے کنارے ڈٹے رہے۔ جمعرات کی صبح ایک بار پھر تلاشی مہم شروع کی گئی، جس میں ببلو کی لاش تالاب سے برآمد کر لی گئی۔لاش ملتے ہی موقع پر موجود اہلِ خانہ کا رو رو کر برا حال ہو گیا اور پورے گاؤں میں سوگ کی لہر دوڑ گئی۔ پولیس نے پنچایت نامہ کی کارروائی مکمل کرنے کے بعد لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ پولیس کے مطابق، پورے معاملے میں ضابطے کے مطابق مزید قانونی کارروائی کی جائے گی۔

عصمت چغتائی نے لفظوں کو نئی معنویت عطا کی: پروفیسر صابرہ حبیب

بزم اردو کے زیر اہتمام یوپی پریس کلب میں عصمت چغتائی فن اور شخصیت پر ایک روزہ سمینار

لکھنؤ۔ بزم اردو لکھنؤ کی جانب سے اردو کی مشہور فکشن نگار عصمت چغتائی کے فن اور شخصیت کے عنوان سے یوپی پریس کلب میں ایک روزہ سمینار کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت بزم کی صدر پروفیسر صابرہ حبیب نے کی۔ مہمان خصوصی کے طور پروفیسر فاطمہ رضوی نے شرکت کی۔ جبکہ نظامت کے فرائض ڈاکٹر پروین شجاعت نے انجام دیے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے جمشید فاروقی نے کیا۔ بزم کی صدر پروفیسر صابرہ حبیب نے استقبالیہ کلمات میں بزم کی کارکردگی پر روشنی ڈالی اور مہمان خصوصی کا مختصر تعارف پیش کیا ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ عصمت چغتائی ایک ایسی فنکارہ تھیں جنھوں نے ایسے موضوعات پر بھی بے باکی کے ساتھ قلم اٹھایا، جس پر بات کرنا بھی شرفا باعث ننگ وعار سمجھتے تھے، انھوں نے عصمت کے افسانوں کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ عصمت چغتائی نے اپنے تخلیقی ہنر سے لفظوں کو نئے معانی عطا کئے۔ ان کے فن کی خوبی یہ ہے کہ اس کی معنویت وقت کے ساتھ کبھی ماند نہیں پڑی، بلکہ جیسے جیسے وقت گذرتا جاتا ہے ان کے فن کی معنویت مزید روشن ہوتی جاتی ہے۔ مہمان خصوصی پروفیسر فاطمہ رضوی نے کہا کہ عصمت کی شخصیت اور ان کے فن کا صرف ایک ہی پہلو نہیں ہے جو مشہور کر دیا گیا۔ان کے فن کو سمجھنے کے لئے ان کی شخصیت کو گہرائی سے سمجھنا ہوگا۔انھوں نے خاص طور سے منٹو کی ایک تحریر کے حوالے سے کہا کہ جب منٹو نے ان سے لحاف افسانے کے بارے میں کچھ سوال کئے تو عصمت جھینپ گئیں۔اور پھر لکھا کمبخت وہ بھی ایک عورت ہی نکلی۔

کھن کھن جی گرلس پی جی کالج میں شعبہ اردو کی صدر پروفیسر ریشماں پروین نے عصمت کے ناول ایک قطرہ خون پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کربلا کو بنیاد بنا کر لکھے گئے عصمت کے اس اہم ناول کو ناقدین نے وہ توجہ نہیں دی جس کا یہ ناول متقاضی تھا۔اس کی وجہ میں سمجھتی ہوں کہ عصمت کے ناقدین بھی لحاف کے اثر سے پوری طرح نکل نہیں سکے۔ مجھے حیرت ہے کہ اس بڑے تخلیقی کام کا کہیں اتنا تذکرہ کیوں نہیں ہوا۔انھوں نے کہا کہ یہ عصمت اور اردو تنقید دونوں کا المیہ ہی کہا جائے گا کہ انہیں صرف لحاف کی مصنفہ کے حوالے سے دیکھا گیا۔ناظم پروگرام ڈاکٹر پروین شجاعت نے موضوع کا تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج کا یہ سمینار خاص طور سے اس لئے منعقد کیا گیا ہے کہ ہم دیکھیں کہ کیا عصمت چغتائی کا فن عہد حاضر میں بھی اسی معنویت کا حامل ہے جتنا کہ ان کے عہد میں تھا۔اس کے لئے اگر ایک طرف سینئر اہل قلم کو مدعو کیا گیا ہے تو دوسری طرف نئے لکھنے والے اور طلبہ کو بھی اس سمینار میں مدعو کیا گیا ہے کہ وہ عصمت کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بزم کی صدر عائشہ صدیقی نے اپنی گفتگو میں کہا کہ عصمت کی بے باکی کو منفی نگاہ سے دیکھا گیا۔ بے باک ہونا کوئی بری بات نہیں ہے بلکہ بے شرم ہونا بری بات ہے،اور عصمت بے شرم نہیں تھیں، جو دیکھتی تھیں وہی لکھتی تھیں،انھوں نے سماج کے ناسوروں پر انگلی رکھی۔ پرویز ملک زادہ نے کہا کہ عصمت نے اپنے معاصرین سے الگ اپنی راہ منتخب کی۔ ہم صرف انھیں ایک بے باک فکشن نگار کہہ کر اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ضرورت ہے ان افسانوں اور ناولوں کا صحیح تجزیہ کیا جائے تاکہ نئی نسل ان کے فن سے روشناس ہو سکے اور کی قدر و قیمت کو سمجھ سکے۔

ان کے علاوہ صبیحہ طاہر، نسرین حامد اور عذرا انجم نے بھی عصمت کے فن پر اظہار خیال کیا جبکہ طلبہ میں جمشید فاروقی، منتشاء خاتون، اور آکا شوانی لکھنؤ کے پروگرام پریزینٹر ڈاکٹر محمد سعید اختر وغیرہ نے موضوع کے تعلق سے اپنے گراں قدر مقالات پیش کئے۔ آخر میں شاہانہ سلمان عباسی نے کلمات تشکر ادا کئے۔اس موقع پر خاص طور سے جن محبان ادب نے شرکت کی ان میں ارم قدوائی، ڈاکٹر شمع پروین، سارہ سعید، محترمہ نجمہ نورانی، ڈاکٹر سکندر اصلاحی، ڈاکٹر ہارون رشید، ڈاکٹر جہاں آرا سلیم، اسماء عرفان، اسماء مطلوب، اسماء یعقوب، عمرانہ عظمت، عزرا شہاب، سعیدہ سارہ، شہاب احمد، محمد توفیق، رضا ابرار، شہلا حق، شاہینہ خالد، شمیم نسرین حامد، وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

فرینڈز گروپ ٹرسٹ لوگوں کو اکٹھا کر کے مثبت کام کر رہا ہے: برجیش پاٹھک

لکھنؤ یونیورسٹی میں ایک شاعری سمیلن □ بھائی چارے اور ثقافتی ورثے کے عظیم سنگم کا مظاہرہ کیا گیا

لکھنؤ۔ بدھ کو لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبہ عربی فارسی میں فرینڈز گروپ ٹرسٹ اور زارا ایونٹس کے زیر اہتمام ایک شاندار پروقار تقریب، شاعری سمیلن اور مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا۔ ادب، ثقافت، سماجی تحفظات اور باہمی بھائی چارے سے سرشار اس پروگرام میں ریاست کی سیاسی، سماجی، تعلیمی اور ادبی دنیا کی کئی سرکردہ شخصیات نے شرکت کی۔ مختلف شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دینے والے ہنر مندوں کو اعزاز سے نوازا گیا جبکہ رات گئے تک شاعری سمیلن اور مشاعرہ تالیوں سے گونجتا رہا۔ پروگرام کے مہمان خصوصی اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک تھے۔ انہوں نے کہا کہ فرینڈز گروپ ٹرسٹ لوگوں کو اکٹھا کر رہا ہے اور معاشرے میں مثبت کام کرنے والے ٹیلنٹ کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اعزازات ملنے سے ہنر مندوں کا ولولہ بڑھتا ہے اور انہیں معاشرے میں بہتر کام کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ کے جسٹس سید قمر حسن رضوی نے قومی سمیلن اور مشاعرہ کا چراغ جلا کر افتتاح کیا۔ انہوں نے کہا کہ ادبی اور ثقافتی تقریبات سے معاشرے میں محبت، ہم آہنگی اور بھائی چارے کے جذبے کو تقویت ملتی ہے۔ اس طرح کی تقریبات ہمارے شاندار ثقافتی ورثے کو محفوظ رکھنے اور لوگوں کو ایک دوسرے سے جوڑنے کا ایک موثر ذریعہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب معاشرے کے لوگ ایک دوسرے کی خوشیاں اور غم میں شریک ہوتے ہیں تو ملک کی ترقی ایک نیا رخ اختیار کرتی ہے۔ پروگرام کی صدارت لکھنؤ یونیورسٹی کے وائس چانسلر جے پرکاش سینی نے کی۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی نہ صرف تعلیم کا مرکز ہے بلکہ معاشرے اور ثقافت سے متعلق بات چیت کا ایک اہم پلیٹ فارم بھی ہے۔ شاعری سمیلن اور مشاعرہ جیسی تقریبات نئی نسل کو ادب اور ثقافتی ورثے سے جوڑنے کا کام کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ادب معاشرے کا آئینہ ہوتا ہے اور شاعر اپنی تخلیقات سے معاشرے کے احساسات، مسائل اور امیدوں کا اظہار کرتے ہیں۔ پروگرام سے پہلے تمام مہمانوں نے کیک کاٹ کر سابق ایم ایل سی سراج مہندی کی سالگرہ منائی۔ سراج مہندی نے سب کا شکریہ ادا کیا اور مستقبل میں بھی ایسی تقریبات منعقد کرنے کا وعدہ کیا۔ پروگرام کا افتتاح مہمانوں نے چراغاں کر کے کیا۔ فرینڈز گروپ ٹرسٹ کی صدر مناز سلمان شیخ نے تمام مہمانوں، معززین، شاعروں اور حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ پروگرام میں موجود بہت سے معززین میں ایم پی جگدمبیکا پال، ایم ایل اے رمیش چندر مشرا، ایم ایل اے ڈاکٹر آر کے پٹیل، اشرف خان، اپنا دل (ایس) کے قومی جنرل سکریٹری پپو مالی، اتر پردیش کی پریس ایکریڈیٹیشن کمیٹی کے چیئرمین ہیمنت تیواری، سابق ڈی جی پی رضوان احمد، سابق وزیر نصیر الدین صدیقی، سابق وزیر عبدالعزیز صدیقی، سابق وزیر اعلیٰ عبدالمجید اور دیگر شامل تھے۔ منان، انسار علی، سابق وزیر ندیم جائسی، سریش بہادر سنگھ، راجیش سنگھ، سابق آئی اے ایس افسر پرکاش چند سریواستو، غزل گلوکار تھلیش لکھنوی، ڈاکٹر وویک سریواستو، تمن سنگھ، سردار ممو ہن سنگھ، سردار ترنجیت سنگھ، اور ڈاکٹر روچی شرما۔ ادبی دنیا سے ڈاکٹر ماجد دیوبندی، ڈاکٹر ہریوم، جوہر کانپوری، شبینہ ادیب، اظہر اقبال، ہمانشی بوورا، افضل الہ آبادی، اکھلیش دویدی، اور سرویش استھانہ نے اس موقع پر خصوصی شرکت کی۔ ایوارڈز کی تقریب میں مختلف شعبوں کی قابل ذکر شخصیات جن میں رجنی کانت مشرا، روی پرکاش پانڈے، ڈاکٹر روچی شرما، ہرش وردھن رگھوونشی، واسو اگرہری، راہول شیخ، حسنین قمر "دیپو"، رماپتی تیواری، میانک تیواری، محمد سہیل، محمد شیخ، شکیل احمد، شیخ احمد، ڈاکٹر اجماع، شیخ، احمد، شیخ، احمد، شیخ، احمد اور دیگر شامل تھے۔ دیگر کو سرٹیفکیٹ اور یادگاری نشانات سے نوازا گیا۔

کرامت حسین مسلم گرلز پی جی کالج میں اسٹوڈنٹ انڈکشن پروگرام کا اختتام

لکھنؤ (پریس ریلیز) 3 ستمبر۔ کرامت حسین مسلم گرلز پی۔جی کالج، لکھنؤ نے تعلیمی سیشن 27-2026 کے لیے اپنے جامع اسٹوڈنٹ انڈکشن پروگرام (ایس آئی پی) کا کامیابی کے ساتھ اختتامی پروگرام کالج کے آڈیٹوریم میں 26.9.3 کو منعقد کیا۔ اس پروگرام میں پروفیسر جے وی ویشمپیان، سابق وائس چانسلر، C.S.J.M.U، کانپور، اور U.P.R.T.O.U، پریاگ راج کا مہمان خصوصی کے طور پر خیر مقدم کیا گیا۔ کالج کے مینیجر سید ناوید احمد صاحب، اور پرنسپل، پروفیسر ھما خواجہ کی ہنرمند قیادت میں منعقدہ یہ تقریب IQAC اور کبیر منجری کلب کے تعاون سے منعقد کی گئی، یہ چار روزہ اورینٹیشن پروگرام UGC-fst-acme کی ہدایت کے مطابق طالبات کے لیئے ڈیزائن کیا گیا تھا۔ بی کام، اور ایم اے، کے لیئے ضروری تعلیمی اور ادارہ جاتی معلومات کے ساتھ۔ تقریب میں طالبات کی طرف سے دلکش ثقافتی پروگرام پیش کیے گئے۔ مہمان خصوصی، پروفیسر ویشمپیان نے ایک متاثر کن کلیدی خطبہ دیا، جس نے نوجوان ذہنوں کو تجسس، دیانتداری، اور اپنے مستقبل کے کیریئر کے لیے ایک واضح وژن کے ساتھ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دی۔ پرنسپل، پروفیسر ہما خواجہ نے آنے والے بیچ کو خوش آمدید کہا اور جامع تعلیم، نظم وضبط اور اخلاقی اقدار کے ذریعے نوجوان خواتین کو بااختیار بنانے کی ادارے کی بھرپور میراث پر زور دیا۔ مسز سیما عاقل، IQAC کوآرڈینیٹر، نے اپنے تعلیمی سفر کے دوران کوالٹی ایشورنس، طالبات کے سپورٹ سسٹم، اور نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں میں فعال شرکت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ تقریب کا اختتام حوصلہ افزائی کے الفاظ اور قومی ترانے کے ساتھ ہوا جس میں سال اول کی تمام طالبات نے جوش وخروش سے اور کثیر تعداد میں شرکت کی۔